بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 70

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 22

شرح چندہ

سالانہ 800 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

50 پاؤنڈ یا

80 ڈالر امریکن

یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

21 ؍شوال 1442 ہجری قمری • 3 ؍احسان 1400 ہجری شمسی • 3 ؍جون 2021ء

ارشاد باری تعالیٰ

لَقَدۡ کَفَرَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الۡمَسِیۡحُ ابۡنُ مَرۡیَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ یَّمۡلِکُ مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا اِنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّھۡلِکَ الۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا (سورۃ المائدہ:18)

ترجمہ: یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ تُو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کردے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 ؍مئی 2021 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جب کہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور موت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے اور عمر ایک ناپائیدار شئے ہے پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر میں لگ جاوے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

لالہ کیشو داس صاحب تحصیلدار بٹالہ اتفاق حسنہ سے قادیان میں وارد ہوئے اور حضرت اقدسؑ کی ملاقات کیلئے تشریف لائے اور عرض کیا کہ مجھے فقراء سے ملنے کا کمال شوق ہے۔ اور اسی شوق کی وجہ سے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

بے شک اگر آپ کے دل میں اہلِ دل لوگوں کے ساتھ محبت نہ ہوتی تو آپ ہمارے پاس کیوں آتے اور ایک دنیا دار کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ ایک دنیا سے الگ گوشہ نشین کے پاس جاوے۔ مناسبت ایک ضروری شئے ہے اور اصل تو یہ ہے کہ جب کہ انسان ایک فنا ہونے والی ہستی ہے اور موت کا کچھ بھی پتہ نہیں کہ کب آجاوے اور عمر ایک ناپائیدار شئے ہے پھر کس قدر ضروری ہے کہ اپنی اصلاح اور فلاح کی فکر میں لگ جاوے، مگر میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اپنی دھن میں ایسی لگی ہے کہ اس کو آخرت کا کچھ فکر اور خیال ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ سے ایسے لاپرواہ ہو رہے ہیں گویا وہ کوئی ہستی ہی نہیں ایسی حالت میں جبکہ دنیا کی ایمانی حالت اس حد تک کمزور ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے تاکہ میں زندہ ایمان زندہ خدا پر پیدا کرنے کی راہ بتلاؤں، جیسا کہ خدا تعالیٰ کا عام قانون ہے۔ بہت لوگوں نے جو سعادت اور رُشد سے حصہ نہ رکھتے تھے، خدا ترسی اور انصاف سے بے بہرہ تھے، مجھے جھوٹا اور مفتری کہا اور ہر پہلو سے مجھے دکھ دینے اور تکلیف پہنچانے کی کوشش کی۔ کفر کے فتوے دے کر مُسلمانوں کو بدظن کرنا چاہا اور خلاف واقعہ امور کو گورنمنٹ کے سامنے پیش کر کے اس کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ جھوٹے مقدمات بنائے۔ گالیاں دیں۔ قتل کرنے کے منصوبے کئے۔ غرض کونسا امر تھا جو اُنھوں نے نہیں کیا، مگر میرا خدا ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اُن کی ہر شرارت سے پہلے اُن کے فتنہ اور اس کے انجام کی خبر دی اور آخر وہی ہوا جو اُس نے ایک عرصہ پہلے مجھے بتلایا تھا اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے سعادت، خدا ترسی اور نور ایمان سے حصہ دیا ہے، جنھوں نے مجھے پہچانا اور اُس نُور کے لینے کے واسطے میرے گرد جمع ہو گئے جو مجھے خدا تعالیٰ نے اپنی بصیرت اور معرفت بخشی ہے۔ ان لوگوں میں بڑے بڑے عالم ہیں، گریجویٹ ہیں، وکیل اور ڈاکٹر ہیں، معزز عہدہ داران گورنمنٹ ہے، تاجر اور زمیندار ہیں اور عام لوگ بھی ہیں۔

افسوس تو یہ ہے کہ نااہل مخالف اتنا بھی تو نہیں کرتے کہ ایک حق بات جو ہم پیش کرتے ہیں اس کو آرام سے سن ہی لیں۔ اُن میں ایسے اخلاق فاضلہ کہاں؟

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 299 تا 300، مطبوعہ قادیان 2018)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دفنائے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ

(1337) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالا مرد یا کہا کالی عورت (جس کا قیام مسجد میں تھا) مسجد میں جھاڑو دینا اسکا کام تھا فوت ہو گیا اور اس کے فوت ہوجانے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دی گئی۔ ایک روز آپؐ نے اس کو یاد کیا اور فرمایا: اس کا کیا ہوا؟ لوگو نے اسکے فوت ہونے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے مجھے اسکی خبر کیوں نہ دی؟ انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ (حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے: لوگوں نے اسکی حالت حقیر سمجھی۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے اسکی قبر کا پتہ بتادو۔ (حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے:) پھر آپؐ اس کی قبر پر آئے اور اسکی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسئلہ معنونہ بھی ان مسائل میں سے ہے جن میں اختلاف ہے۔ جمہور نے مطلق جو ازکا فتویٰ دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل سے ثابت ہے مگر امام مالکؒ اور نخعیؒ کے نزدیک یہ جائز نہیں سوائے اس صورت میں کہ کوئی بغیر جنازہ دفنایا گیا ہو۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے صرف وارث اور ان لوگوں کیلئے جو اس کے قریبی رشتہ دار ہیں جائز قرار دیا ہے کیونکہ جنازہ میں شریک ہونا ان پر بطور حق واجب ہے۔

(صحیح بخاری، جلد 2، کتاب الجنائز، مطبوعہ 2006 قادیان)

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)

خطبہ جمعہ فرمودہ 14 ؍مئی 2021ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از نبیوں کا سردار)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

دوسرے دن کا خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2003

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال و جواب

ملکی رپورٹیں و ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کو جس قدر ترقی ملتی ہے اُن کی جلن بڑھتی جاتی ہے مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل کا اطمینان بڑھتا جاتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورہ رعد آیت 29 اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُھُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لوگ مال کماتے ہیں، حکومتیں کرتے ہیں ان کو اچھی اولاد ملتی ہے، اچھی بیویاں ہوتی ہیں، اچھے دوست ملتے ہیں، تجارت میں فائدہ اٹھاتے ہیں، زراعت میں نفع حاصل کرتے ہیں، علم میں کمال حاصل کرتے ہیں، غرضیکہ ہر چیز میں ترقی کرتے ہیں مگر پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا۔ ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دو اور تکلیف دہ خواہشات دل میں پیدا ہوجاتی ہیں اور ہر وقت دل میں یہ احساس رہتا ہے کہ گویا اصل چیز جس کی انہیں خواہش تھی انہیں ابھی نہیں ملی۔ جس طرح کہ ایک بچہ جس کی ماں جدا ہوگئی ہو کبھی کسی کی چھاتی سے لگتا ہے کبھی کسی کی چھاتی سے مگر چین کسی جگہ نہیں پاتا کیونکہ اسے وہ مقصود جس کی اسے تلاش تھی حاصل نہیں ہوا یعنی اس کی حقیقی ماں اس کو نہیں ملتی۔ اسی طرح دنیوی ترقی کرنے والے لوگوں کا حال ہوتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا اس کا بچہ گم ہو گیا تھا۔ وہ جس بچہ کو دیکھتی تھی اسے اپنی چھاتی سے لگا لیتی پیار کرتی اور پھر اسے چھوڑ کر آگے چلی جاتی۔ آخر اس کو اپنا بچہ مل گیا وہ اسے لے کر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو متوجہ کر کے فرمایا کہ جیسے اس عورت کو اپنے بچے کے مل جانے سے خوشی ہوئی ہے اس سے کئی گنا زیادہ اللہ تعالیٰ کو خوشی ہوتی ہے جب اس کا گنہگار بندہ اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کا ایک دوسرا سبق آموز پہلو بیان فرمایا ہے مگر میرا مقصد اس واقعہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اس عورت کو کس قدر تڑپ تھی جب تک اس کا اصلی مقصد نہیں ملا تھا مگر جب مقصود ملا تو اسے اطمینان حاصل ہو گیا۔ یہی حال ہر انسان کا ہے۔ اصلی مقصد کے ملنے کے ساتھ ہی تڑپ دور ہو جاتی ہے اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ پس چونکہ اصل مقصد انسانی پیدائش کا خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہی ہے جب خدا مل جاتا ہے تو کوئی جلن اور تڑپ نہیں رہتی بلکہ اطمینان ہی رہتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کو جس قدر ترقی ملتی ہے اُن کی جلن بڑھتی جاتی ہے مگر جو خدا تعالیٰ کی طرف جاتا ہے اور جس قدر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کے دل کا اطمینان بڑھتا جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنی ذات کی جستجو ہی ہماری زندگی کا اصل مقصد قرار دیا ہے۔ پس جب وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے انسان کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ ہماری ریاستوں کو ہی دیکھو باوجودیکہ ان کی حفاظت گورنمنٹ کے ذریعہ ہے مگر بعض رؤسا کے ڈر کا یہ حال ہے کہ ولایت سے بند ہو کر پانی آتا ہے ان کے سامنے کھولا جاتا ہے پھر بھی پہلے دوسروں کو پلایا جاتا ہے پھر راجہ صاحب پیتے ہیں۔ اسی طرح ان کا کھانا ہے کہ ہزار احتیاطوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اس سے پہلے خود اسی کو کھلایا جاتا ہے جو پکانے والا ہو پھر اس کو ڈاکٹر کھاتا ہے۔ پھر ان کے سامنے پیش ہوتا ہے گویا ہر دم خطرہ ہے اور احتیاط ہوتی رہتی ہے۔ ہر دم بے چینی رہتی ہے۔ مگر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو ہر طرف دشمن ہی دشمن ہیں مگر کوئی خطرہ نہیں۔ اطمینان و سرور ہے۔ دشمن بھی اگر کھانے کی دعوت دیتا ہے تو بے دھڑک چلے جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ایک یہودن عورت نے زہر بھی دے دیا مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کے الہام سے آپؐ کو یہ امر معلوم ہو گیا اور آپؐ اس سے محفوظ رہے۔

باقی صفحہ نمبر 4 پر ملاحظہ فرمائیں

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِی الْعَالَمِ ✿ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

عبداللہ آتھم کیلئے چار ہزار روپے کا بھاری انعام اگر وہ اقرار کرلے کہ اسلامی پیشگوئی کی شوکت سے نہیں ڈرا

قبل ازیں ہم عرض کر چکے ہیں کہ مباحثہ امرتسر مورخہ 22 مئی 1893 تا 5 جون 1893 پندرہ دن تک بمقام امرتسر پادری مارٹن کلارک کی کوٹھی میں ہوا۔ اس مباحثہ کو عیسائیوں نے جنگ مقدس کا نام دیا تھا۔ بظاہر یہ جنگ عبداللہ آتھم اور سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درمیان ہوئی تھی، لیکن فی الحقیقت یہ عظیم الشان جنگ اسلام اور عیسائیت کے مابین تھی اور لوگوں نے اسے اسی نظر سے دیکھا اور سُنا۔ عیسائی بھی اسے اسلام اور عیسائیت کی جنگ ہی سمجھتے تھے۔ چنانچہ اخبار نورافشاں جو ایک عیسائی اخبار تھا اور عیسائیت کا ترجمان تھا لکھتا ہے :

’’مرزا صاحب نے مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور مثیلِ مسیح ہونے کے بارے میں نہیں کیا بلکہ محمدیّت کو مذہبِ حق اور قرآن کو کتاب اللہ ثابت کرنے اور مسیحیت کو ردّ کرنے کے لئے کیا تھا اور وہ پیشگوئی اختتامِ مباحثہ پر انہوں نے محمدیّت ہی کے مذہب حق اور منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی تھی۔‘‘ (نور افشاں ۲۰؍دسمبر ۱۸۹۴ء) (تعارف کتاب انوار الاسلام جلد 9 از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ صفحہ V)

لیکن اسلام اور عیسائیت کی اس جنگ میں مسلمانوں کا کردار بہت ہی افسوسناک رہا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جنگ میں اسلام کو زندہ مذہب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول اور قرآن مجید کو زندہ کتاب ثابت کیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ ’’میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث میں۔‘‘ لیکن مخالف مولویوں نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں اسلام کو ہی شکست خوردہ قرار دے دیا۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پر اعتراضات کئے اور کہا کہ پیشگوئی سچی نہیں نکلی۔ حقیقت یہ ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دُکھ دینے میں یہ مولوی حضرات عیسائیوں سے بھی آگے نکل گئے۔ اس تعلق میں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات ذیل میں پیش کرتے ہیں :

مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کی راہ سے ان کا نام فتحیاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں (یعنی عبداللہ آتھم کا رجوع الی الحق۔ناقل) تو اگر وہ اِس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے جو ہم لکھ چکے ہیں اگر عبداللہ آتھم قسم کھالے تو ہم بلاتوقف ہزار روپیہ بلکہ اب تو دو ہزار روپیہ باضابطہ تحریر لے کر دے دیں گے۔ پھر اگر وہ ایک سال تک فوت نہ ہوا تو جو مولوی لوگ ہمارا نام رکھیں سب سچ ہوگا ورنہ اس تصفیہ سے پہلے جو شخص اس فتح نمایاں کو قبول نہیں کرتا خواہ وہ امرتسری ہے یا غزنوی یا لدھیانوی یا دہلوی یا بٹالوی وہ سراسر ظلم کرتا ہے اور خبردار رہے کہ خدا تعالیٰ کی ظالموں اور کاذبوں پر لعنت ہے۔ جب تک عبداللہ آتھم دو ہزار روپیہ لے کر ایسا دشمن اسلام نہ ہولے اور حضرت مسیح کو خدا سمجھنے کا اقرار نہ کرلے اور پھر اس پر ایک برس بخیر نہ گزر جائے ہم کسی طرح کاذب نہیں ٹھہر سکتے۔ ہمیں اپنے الہام سے خدا تعالیٰ نے جتلا دیا ہے کہ اس نے عظمت اسلام قبول کرکے اور اسلامی پیشگوئی کی وجہ سے اپنے پر ہم وغم لے کر شرط الہامی سے فائدہ اٹھالیا۔ اب اگر بغیر اس امتحان کے کوئی شخص ہمارا نام کاذب رکھے اور ہمیں مغلوب خیال کرے تو وہ کاذب اور موردلعنت اللّٰہ علی الکاذبین ہے اور پاک فطرت سے بے نصیب۔ اس کو چاہئے کہ عبداللہ آتھم کے پاس جاکر ہاتھ پیر جوڑے اور بہت خوشامد کرے کہ وہ شرط مذکورہ کی پابندی سے ہزار روپیہ مجھ سے لیلے اور اس قطعی فیصلہ کے بالمقابل کھڑا ہوجائے **ورنہ میاں عبدالحق غزنوی ہو یا میاں ثناء اللہ یا سعد اللہ یا غلام رسول یا کوئی اور ہو خوب یاد رکھیں کہ مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کی راہ سے ان کا نام فتحیاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں۔** چاہئے کہ اب بھی سمجھ جائیں اور یقیناً اور غور کرکے دیکھ لیں کہ اس بحث میں عیسائی مغلوب ہوئے ہیں۔ ان کے فریق پر خدا تعالیٰ نے ہر طرح سے آفت اور ذلت ڈالی چنانچہ اس فریق میں سے ایک پادری صاحب تو فوت ہوگئے اور دو مرمر کے بچے اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑگیا جس رسہ سے وہ اپنی گردنوں کو چھوڑا نہ سکے۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 25)

نیم عیسائیوں یعنی معاند و مخالف مسلمانوں کی گری ہوئی حرکت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ تک نہیں مرسکا اور مارے خوشی کے صبر نہ کرسکے آخر اشتہار نکالے اور اپنی عادت کے موافق بہت کچھ ان میں گند بکا اور اس ذاتی بخل کی وجہ سے جو میرے ساتھ تھا اسلام پر بھی حملہ کیا کیونکہ میرے مباحثات اسلام کی تائید میں تھے نہ میرے مسیح موعود ہونے کی بحث میں۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 24)

آپؑ فرماتے ہیں : **ہمیں آہ کھینچ کر کہنا پڑا کہ مخالف مولویوں نے مجھے دروغ گو ثابت کرنے کیلئے اللہ اور رسول کی عزت کا ذرہ خیال نہ کیا** اور میرا مغلوب ہونا اس بحث میں تسلیم کرلیا اور اس صریح نتیجہ سے کچھ بھی نہ ڈرے جو مغلوب ہونے کی حالت میں فریق مخالف کے ہاتھ میں آتا ہے اور جب میاں ثناء اللہ وسعد اللہ وعبدالحق وغیرہ نے عیسائیوں کا غالب ہونا مان لیا تو پھر کیوں یہ لوگ اپنے اشتہاروں میں عیسائیوں کے حال پر افسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام کی تکذیب کے لئے یہ حجت قرار دی۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 24)

ایسے مباحثہ میں کیا کبھی کوئی پادری مسلمانوں کے ساتھ ہوا؟ پھر یہ کیسے مولوی ہیں جو اسلام اور عیسائیت کی جنگ میں عیسائیوں کیساتھ ہوگئے؟

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

کیا کبھی تم نے سنا کہ کسی ایسے مباحثہ میں کہ جسکی حمایت میں عیسائی مذہب کو کوئی زد پہنچتی ہو یا کسی فرد کی نظر میں اس مذہب کی بیخ کنی ہوتی ہو کوئی پادری تمہارے ساتھ ہوگیا ہو بلکہ وہ تو باوجود صدہا اندرونی اختلافات کے اپنی ہوا نکلنے نہیں دیتے۔ **پھر تم پر افسوس کہ تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں پادریوں کی وہ حمایت کی اور اہل حق کو وہ گالیاں دیں جسکی نظیر کسی قوم میں نہیں پائی جاتی۔** سو اب بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ توبہ کرو اور پاک دل اور بے لوث نظر کے ساتھ اس پیشگوئی کو دیکھو اور تمام امور کو یک جائی نظر سے تصور میں لاکر وہ سچی رائے ظاہر کرو جو تمہاری پہلی جلد بازیوں کا کفارہ ہوجائے۔ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 277)

مسلمان رسول اللہؐ کو کون سا منہ دکھائیں گے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت کے لئے اپنا منہ کالا کیا۔ **کیا یہی منہ کل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائیں گے** جن کے دین کی تکذیب کے لئے ناحق بے موجب وہ شریک ہوئے۔ کیا وہ قسم کھا سکتے ہیں کہ ان کے نزدیک آتھم ہی سچا ہے۔ ایسے معرکہ کے مطالبہ میں آتھم کا قسم نہ کھانا ایک قسم کی موت تھی جو اس پر وارد ہوگئی۔ اور وہ بیّنہ کے ساتھ بے شک ہلاک ہوگیا اور جو بار ثبوت اس کے ذمہ تھا وہ اس سے سبکدوش نہ ہوسکا اور جسمانی موت بھی شوخی کے بعد ٹل نہیں سکتی لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ۔ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 285)

اے شریر مولویو! مسلمانوں کو تم نے کافر بنایا! عیسائیوں کو تم نے سچا ٹھہرایا

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اے شریر مولویو! اور ان کے چیلو...... تمہاری حالت پر افسوس اگر تم اس سے پہلے مرجاتے تو کیا اچھا ہوتا۔ مسلمانوں کو تم نے کافر بنایا! عیسائیوں کو تم نے سچا ٹھہرایا اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائی اور آخر ہر ایک بات میں جھوٹے اور روسیہ نکلے۔ کیا ایسا کرنا عقل یا شرافت یا ایمان کا کام تھا۔ (ضیاء الحق رُخ جلد 9 صفحہ 291)

اگر ہمارے مولویوں اور اخبار نویسوں میں کچھ بھی دیانت اور حمایت دینی کا جوش ہوتا تو وہ ایسی بے ثبوت تہمت پر اسکو (یعنی آتھم کو۔ناقل) پکڑ لیتے اور سمجھ جاتے کہ اس مکار دُنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے کہ تا اس خوف کو جس کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا ان تاویلوں سے پوشیدہ کرلے۔ **لیکن یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانہ درندوں کی طرح اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔** (ایضاً صفحہ 296)

اے ہماری قوم کے اندھو نیم عیسائیو کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی۔ کیا حق بجانب آدمی کی وہ نشانیاں ہیں جو آتھم صاحب ظاہر کررہے ہیں یا یہ نشانیاں جو ان پُرہیبت اور متواتر اشتہارات سے روشن ہورہی ہیں۔ کیا یہ **استقامت** کسی جھوٹے میں آسکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ اس کیساتھ نہ ہو۔ اور اگر یہ کہو کہ یہ سب سچ مگر نشان کون سا ظاہر ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس پیشگوئی کے قوی اثر نشان کے طور پر ضرور فریق مخالف پر پڑے اور جیسا کہ شکست خوردہ لوگوں کا حال ہوتا ہے یہی برا حال اس جنگ مقدس میں ان کو پیش آیا اور چاروں صورتیں ذلت اور تباہی کی ان کو پیش آگئیں۔ اور ہنوز بس نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں بس نہیں کرونگا جب تک اپنے قوی ہاتھ کو نہ دکھلاؤں اور شکست خوردہ گروہ کی سب پر ذلت ظاہر نہ کروں۔ (انوار الاسلام صفحہ 113)

مولویوں اور جاہل مسلمانوں نے بھی آتھم کے مُردہ کو ہلانا چاہا لیکن وہ ہل نہ سکا

آتھم کی موت میں تاخیر سے عیسائیوں نے پورے ہندوستان میں خوب شور وغوغا کیا۔ یہودی مسلمان بھی

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ۞ کآخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

عوام الناس تو شاید کم علمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ واقعہ میں احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں

ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکتے رہے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ٹپکیں گے

یہ لوگ مخالفت اسی لیے کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں، یہ مخالفت بعض غلط فہمیوں کے نتیجہ میں ہے

تم ساری دنیا کو چند دن کیلئے دھوکا دے سکتے ہو یا تم کچھ لوگوں کو ہمیشہ کیلئے دھوکا دے سکتے ہو

لیکن تم ساری دنیا کو ہمیشہ کیلئے دھوکا نہیں دے سکتے، سچائی آہستہ آہستہ کھل کر سامنے آجاتی ہے

پس ہمارا کام دعا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے اور یہی بہترین ذریعہ ہے جو اِنْ شَاءَ اللّٰہ تعالیٰ ہمیں کامیابی بھی عطا فرمائے گا

ہمارا کام یہی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے اپنے خیالات اور اپنے احساسات کو صاف رکھیں

ان کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے، اور یہ زمانے کے امام کو ماننے اور پہچاننے والے بن جائیں

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 ؍مئی 2021ء بمطابق 14 ؍ہجرت 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

گزشتہ دنوں ایک مولوی صاحب سوشل میڈیا پر فرما رہے تھے کہ دنیا میں کہیں بھی فساد اور لڑائی ہو رہی ہے اسکی وجہ قادیانی ہیں بلکہ فلسطین کے فساد کی بھی وہ ذمہ داری قادیانیوں پہ، احمدیوں پہ ڈال رہے تھے۔ اور پھر آگے جس طرح ان لوگوں کا طریقہ کار ہے، جس طرح عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ اس لیے احمدیوں کے ساتھ یہ سلوک کرو، وہ سلوک کرو اور ان کو قتل کرنا، ان کو مارنا ہر چیز جائز ہے۔ بہر حال یہ ان کا طریقہ ہے یہ ان کی باتیں ہیں اور جب سے احمدیت کی ابتدا ہوئی ہے یہی باتیں یہ لوگ کرتے رہے ہیں جو ائمۃ الکفر کہلاتے ہیں۔ لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ان کی یہ خرافات سن کر، دل آزاری والی باتیں سن کر اور نہ صرف یہ باتیں بلکہ ان کی عملی کوششیں بھی دیکھ کر، ان کا بھی سامنا کر کے صبر اور دعا سے تم نے کام لینا ہے۔ یہ ائمۃ الکفر ہیں جنہوں نے معصوم مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط باتیں پھیلا کر بھڑکایا ہوا ہے۔ عوام الناس تو شاید کم علمی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ واقعہ میں احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لیے ان کے ساتھ یہ سلوک ضرور ہونا چاہیے، جو مولوی کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے۔ یہ تو عوام الناس کی، عامۃ المسلمین کی حالت ہے لیکن جو علم رکھنے والے مولوی ہیں اور حقیقت میں علم رکھتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اسکی کوئی ٹھوس بنیاد نہیں ہے اور صرف یہ لوگ فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ ان کے منبر سلامت رہیں اور ان کو کوئی ان کی جگہ سے نہ ہلائے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔ ہمارا کام تو جیسا کہ میں نے کہا دعا کرنا ہے اور جیسا کہ میں نے عید کے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ دشمن کیلئے بھی دعا کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 96)

ہم تو دعا کرنے والے ہیں اور دعا کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ مخالفت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے شروع ہے۔ آپؑ پر بھی حملے کیے جاتے تھے۔ آپؑ کی باتیں سننے کیلئے آنے والوں پر بھی حملے کیے جاتے تھے۔ بعض لوگ جو ویسے ہی جلسوں میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں کہتے کیا ہیں۔ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ مان بھی لیں گے لیکن ان مولویوں کو خطرہ ہوتا تھا کہ اگر انہوں نے حضرت مرزا صاحبؑ کی، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سن لیں تو یہ لوگ ان کی بیعت کر لیں گے۔ ان کو پتہ تھا کہ سچائی ان کے ساتھ ہے اس لیے روکتے تھے، نہ صرف روکتے تھے بلکہ حملے بھی کرتے تھے لیکن اس کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان لوگوں کیلئے دعا ہی کی جو روکنے والے تھے اور اس طرح سختیاں کرنے والے تھے۔ یہ دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو باوجود مخالفت کے جماعت میں شامل ہوئے اور اب تک ہو رہے ہیں۔ پس ہم تو مولوی کے اس بیان کے باوجود بھی کوئی فضول گوئی کرنے یا ان کی زبان کو استعمال کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم تو اس کے باوجود دعا ہی کرتے رہیں گے اور جیسا کہ ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ ٹپکیں گے۔ عوام الناس کیلئے، عامۃ المسلمین کے لیے ہم ان لوگوں کی سخت باتیں سننے کے بعد بھی دعا کرتے ہیں۔ ان کی تکلیفوں پر ہمیں تکلیف ہوتی ہے اور اس کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہی ہے۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی یہی تھا کہ ان کے یہ ظلم بھی غلط فہمی کی وجہ سے ہیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ہیں جس کا یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ عمل کریں یا نہ کریں لیکن دعویٰ ضرور ہے اس لیے ان کیلئے بددعا نہیں کرنی۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں ابھی بچہ تھا۔ لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دعوت سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ آپ جب بازار سے گزر رہے تھے تو لوگ چھتوں پر کھڑے ہو کر آپ کو گالیاں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مرزا دوڑ گیا۔ مرزا دوڑ گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ شاید کسی جلسہ میں تقریر میں فساد ہوا تھا تو وہاں سے واپس آ رہے تھے۔ بہر حال کہتے ہیں اسی اثنا میں مَیں نے ایک بڈھے کو دیکھا جس کا ایک ہاتھ کٹا ہوا تھا اور تازہ تازہ ہلدی لگی ہوئی تھی۔ لگتا تھا کہ ہاتھ کو کٹے بھی ابھی کچھ تھوڑا عرصہ ہی ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بڈھا بھی اپنا تندرست ہاتھ کٹے ہوئے ہاتھ پہ مارتا جاتا تھا اور پنجابی میں کہہ رہا تھا کہ مرزا نٹھ گیا۔ مرزا نٹھ گیا۔ کہتے ہیں میں اس وقت اپنی عمر کے لحاظ سے حیران ہوتا تھا کہ آخر یہ کیوں کہتا ہے کہ مرزا نٹھ گیا۔ ایسا کیا واقعہ ہو گیا ہے؟ مجھے تو کوئی ایسی بات سمجھ نہیں آئی۔ پھر صرف اس لیے کہ مخالفت تھی اور مولویوں نے لوگوں کو بھڑکایا ہوا تھا اور جوان کے دل میں آتی تھی وہ کہتے رہتے تھے چاہے بات کا پتہ ہو یا نہ پتہ ہو۔ بس بات کرنی تھی کر دی۔

اسی طرح ایک اَور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ لاہور شہر میں جا رہے تھے تو پیچھے سے کسی نے حملہ کیا اور آپ گر گئے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ ٹھوکر لگی لیکن گرے نہیں تھے۔ (سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 442) اسی طرح لوگوں کو پتھراؤ کرتے بھی حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ہم نے دیکھا۔ پتھراؤ بھی کرتے تھے۔

غرض ان دنوں میں مخالفت بڑے زوروں پر تھی اور قدرتی طور پر جماعت کے بعض دوستوں کو بھی غصہ آ جاتا تھا کہ آخر یہ لوگ بلاوجہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا گو کہ ابھی تک کی معلومات کے مطابق یہ الہام اَور کسی روایت میں تو نہیں ملا لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے یہی فرمایا ہے کہ یہ الہام تھا۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر تو ہے کہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار کآخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 182)

یعنی اے ہمارے مامور! یہ مسلمان جو تمہیں گالیاں دیتے ہیں، اگر یہ الہاماً ہے تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ پھر

بھی تُو ان کا لحاظ کر۔ آخر یہ تمہیں کیوں گالیاں دیتے ہیں، تمہیں مارنے کیوں دوڑتے ہیں اور تم پر حملہ آور کیوں ہوتے ہیں؟ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہی تمہیں مارتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ اس لیے ان کا لحاظ رکھنا بڑا ضروری ہے۔ جس عشق کی وجہ سے یہ مار رہے ہیں، وہ جس وجہ سے مار رہے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں اس لیے اس غلط فہمی کی وجہ سے ہو یا جو بھی وجہ ہے تم ان کا لحاظ کرو۔ بد دعا نہ کرو۔

غرض ہماری جو مخالفت ہوتی ہے تو تمہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے پیچھے کیا بات ہے۔ کیا یہ لوگ جو ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری چائے جو ہے وہ شراب سے بھی بدتر ہے اور شراب پینا جائز ہو سکتا ہے لیکن احمدیوں کی چائے پینی جائز نہیں ہو سکتی۔ حضرت مصلح موعودؓ یہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پتہ لگ جائے کہ میرے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جو شعلہ جل رہا ہے وہ ان کے لاکھوں لاکھ کے اندر بھی نہیں جل رہا تو آپؓ نے فرمایا وہ فوراً تمہارے، احمدیوں کے قدموں میں گر جائیں گے۔ یہ لوگ مخالفت اسی لیے کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں۔ یہ مخالفت بعض غلط فہمیوں کے نتیجہ میں ہے۔

پھر اپنی تفصیل بیان کرنے کے بعد آپؓ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ اگر لوگ مخالفتیں کرتے ہیں اور مجھے یا بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو یا تمہیں برا بھلا کہتے ہیں تو جماعت کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تمہارے بھائی ہیں اور کسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ پس تم بجائے ناراض ہونے کے دعائیں کرو اور ان مخالفت کرنے والوں کو اصل حقیقت سے واقف کرو۔ جب تم انہیں اصل حقیقت سے واقف کر دو گے تو انہیں پتہ لگ جائے گا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن نہیں بلکہ آپؐ کے سچے عاشق ہیں اور وہی لوگ جو ہمیں مارنے پر آمادہ ہیں ہماری خاطر مرنے کیلئے تیار ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از بھیرہ کی سرزمین میں ایک نہایت ایمان افروز تقریر، انوار العلوم جلد 22 صفحہ 84 تا 86)

بہر حال ہمیں اپنے مخالفین کیلئے دعا کرنی چاہیے جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی ہمیں سکھایا ہے کہ دعائیں کرو۔ انہی میں سے قطراتِ محبت ٹپکتے ہیں، انہی میں سے لوگ ایمان لائیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا یعنی اوپر کی منزل میں رہتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مکان کے نچلے حصہ میں رہتے تھے کہ ایک رات نچلے حصہ سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِزہ کی وجہ سے چلّاتی ہے۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کر رہے تھے اور آپؑ کہہ رہے تھے کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اسکی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا! اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ دوسری جگہ واقعہ تو یہی ہے لیکن حوالہ یہ ہے کہ ساتھ کی کوٹھڑی میں تھے اور دروازے سے آواز آ رہی تھی۔ بہر حال واقعہ یہی بیان ہوا ہے جو آپؓ بیان کر رہے ہیں۔ آپؑ دعا کر رہے تھے کہ اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا؟ اب دیکھو طاعون وہ نشان تھا جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ طاعون کے نشان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں سے بھی پتہ لگتا ہے لیکن جب یہ طاعون آتی ہے تو وہی شخص جس کی صداقت کو ظاہر کرنے کیلئے وہ آتی ہے خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا؟ پس مومن کو عام لوگوں کیلئے بد دعا نہیں کرنی چاہیے کیونکہ وہ انہی کے بچانے کیلئے کھڑا ہوتا ہے۔ عام لوگوں کو بچانا ہی ایک مومن کا کام ہے۔ اگر وہ ان کیلئے بد دعا کرے گا تو بچائے گا کس کو؟ پھر تو مر گئے سارے اگر دعا قبول ہوتی ہے۔

احمدیت قائم ہی اس لیے ہوئی ہے کہ وہ اسلام کو بچائے۔ احمدیت قائم ہی اس لیے ہوئی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بچائے۔ انسان کی عظمت انہیں واپس دلائے۔ پس جن لوگوں کو اعلیٰ مقام پر پہنچانے کیلئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ان کیلئے ہم بد دعا کیسے کر سکتے ہیں؟ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آخر تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کی غیرت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے اپنے الہام میں وہی فرمایا کہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار   کآخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

اس میں خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کو مخاطب کرتے ہوئے آپؑ کے منہ سے کہلاتا ہے۔ آپؓ نے بھیرہ میں غالباً یہ تقریر کی تھی اس میں فرمایا تھا۔ اس شعر کو بیان کرتے ہوئے یہ دوبارہ ایک اَور واقعہ ہے۔ پہلے اَور واقعہ تھا۔ لاہور کا تھا، یہ بھیرے کا ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل کو مخاطب کرتے ہوئے آپؑ کے منہ سے کہلاتا ہے کہ اے میرے دل! تُو ان لوگوں کے خیالات اور جذبات اور احساسات کا خیال رکھا کر تا ان کے دل میلے نہ ہوں۔ یہ نہ ہو کہ تُو تنگ آ کر بد دعا کرنے لگ جائے۔ آخر ان کو تیرے رسولؐ سے محبت ہے اور وہ اسی محبت کی وجہ سے ہے جو انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ تجھے گالیاں دیتے ہیں، یہ جو گالیاں تجھے دیتے ہیں وہ اسی وجہ سے ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ان کو محبت ہے۔ یہ اس کی وجہ ہے۔ یہی اصل چیز ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے ایک حصہ ناواجب مخالفت کر رہا ہے لیکن ایک حصہ محض ان کے جال میں پھنس گیا ہے۔ اس لیے وہ ہماری مخالفت کرتا ہے۔ اور پاکستان میں تو جو اکثریت ہے یا دنیا کے اَور ملکوں میں بھی وہ ان کے جال میں پھنسی ہوئی ہے۔ گویا ان کی مخالفت ہمارے آقاؐ کی محبت کی وجہ سے ہے۔ جب ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے ہیں تو وہ کہیں گے کہ یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے والے ہیں۔ ان کی مدد کرو۔ یہ دن ضرور آئے گا۔ ان شاء اللہ۔ آخر غلط فہمیاں کب تک جائیں گی!

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک انگریز مصنف ہے اس نے لکھا ہے کہ تم ساری دنیا کو تو صرف چند دن کیلئے دھوکا دے سکتے ہو، کچھ لوگوں کو ہمیشہ کیلئے دھوکا دے سکتے ہو۔ بالکل ٹھیک ہے لیکن تم ساری دنیا کو ہمیشہ کیلئے دھوکا نہیں دے سکتے۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ سو فیصد لوگ چند دن کیلئے گمراہ ہو جائیں یا دس آدمی ہمیشہ کیلئے گمراہ ہو جائیں لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ساری دنیا ہمیشہ کیلئے گمراہ ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے۔ سچائی آہستہ آہستہ کھل کر سامنے آ جاتی ہے اور اب یہی ہم دیکھتے ہیں کہ وہی لوگ جو لوگوں کے دھوکے میں آئے، لوگوں کی باتیں سنیں آخر کار انہی میں سے احمدی ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تعداد جو بڑھ رہی ہے وہ کہاں سے بڑھ رہی ہے؟ انہی لوگوں میں سے بڑھ رہی ہے جو پہلے مخالفین کے ساتھ تھے۔

(ماخوذ از خطبات محمود، جلد 33، صفحہ 221 تا 223، خطبہ جمعہ فرمودہ 18/جولائی 1952ء)

پس یہ مخالفت ان شاء اللہ ایک روز ختم ہو جائے گی اور انہی میں سے لوگ آ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہوں گے۔ کئی لوگ مجھے بھی لکھتے ہیں۔ آج کل بھی لکھتے ہیں کہ مخالفت کے بعد جب ہمیں کہا گیا کہ دعا کرو یا لٹریچر پڑھو۔ جب ہم نے دعا کی اور لٹریچر پڑھا تو حقیقت کھلی اور اب ہم بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہو گئے ہیں اور یہ ہمیشہ سے چلتا چلا آ رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس بارے میں لکھا ہوا ہے باقی خلفاء نے بھی لکھا ہوا ہے کہ بہت سارے لوگ اس طرح خطوط میں لکھتے تھے اور آج بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔

پس اگر یہ مولوی ہمارے خلاف بیان دیتے ہیں تو اس ذریعہ سے آج کل جتنا احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور خاص طور پر اس طبقہ میں جہاں ہماری طرف سے پیغام پہنچنا مشکل تھا تو یہ ہمارا کام کر رہے ہیں اور یہ ہمارے فائدہ کیلئے ہے۔ دعا تو ہم ان کے لیے بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ! اگر ان میں کوئی بھی شرافت کی رمق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور انہیں سمجھ آ جائے لیکن عوام الناس کیلئے، عامۃ المسلمین کیلئے، زیادہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے چنگل سے نجات دے۔

بہر حال یہ ہمارے فائدے کیلئے مخالفت کرتے ہیں ایسی ایسی جگہوں پر احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے جہاں پہلے نہیں پہنچتا تھا۔ یا ہمارے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تھا اور پھر ان میں سے بعض لوگ خود رابطہ بھی کرتے ہیں۔ پس ہمارا کام دعا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے اور یہی بہترین ذریعہ ہے جو اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی بھی عطا فرمائے گا۔ ہمارا کام یہی ہے کہ ایک مسلمان کیلئے اپنے خیالات اور اپنے احساسات کو صاف رکھیں۔ ان کیلئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے اور یہ زمانے کے امام کو ماننے اور پہچاننے والے بن جائیں۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (البقرہ: 154)

ترجمہ: اَے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔

یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

طالب دعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا (الفرقان: 64)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں

اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں ''سلام''۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

آپؐ کو اس قدر اطمینان کیوں تھا؟ اسی وجہ سے کہ آپؐ نے ایک ایسی ہستی سے تعلق قائم کیا ہوا تھا جو غیب کو جانتی ہے اور اس سے جب کسی کا تعلق ہو جاتا ہے تو وہ اپنے غیب سے بندے کو بھی حسب ضرورت حصہ دیتا رہتا ہے۔ پس اس سے تعلق رکھنے والا مطمئن رہتا ہے۔ دینی ترقی میں اطمینان کی زیادتی اور دنیوی ترقی میں عدم اطمینان کی زیادتی کی ایک روحانی وجہ بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیوی ترقی جس قدر انسان کو حاصل ہوتی ہے اسکا مال زیادہ سے زیادہ مشتبہ ہوتا جاتا ہے اور دوسرے لوگوں کا حصہ اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوتا جاتا ہے۔ لیکن دینی ترقی کی یہ صورت نہیں۔ دینی ترقی میں انسان کس قدر بھی ترقی کرے وہ اپنا ہی حصّہ لیتا ہے دوسروں کا حصہ نہیں مارتا۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں دوسری جگہ اشارہ ہے کہ مومن کو جنت ملتی ہے جسکی کیفیت یہ ہے کہ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ (آل عمران رکوع: 14) یعنی جنت کی تمام لمبائی چوڑائی ہر مومن کو حاصل ہوگی۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ ہر مومن بقدر ذوق و استعداد اس سے فائدہ حاصل کر رہا ہوگا۔ پس روحانی ترقی میں کسی کا حق مارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور چونکہ مومن کسی کا حق نہیں مارتا اسکا دل مطمئن ہوتا ہے اور اسکی روح پر گناہ اور حق تلفی کا بوجھ نہیں ہوتا۔

(تفسیر کبیر، جلد 3، صفحہ 416 تا 417، مطبوعہ 2010 قادیان)

نبیوں کا سردار ﷺ

(از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اللہ تعالیٰ پر توکل

اللہ تعالیٰ پر توکل کا یہ حال تھا کہ جب ایک شخص نے اکیلا پا کر آپ پر تلوار اُٹھائی اور آپ سے پوچھا اب کون تم کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ اُس وقت باوجود اس کے کہ آپ بے ہتھیار تھے اور بوجہ لیٹے ہوئے ہونے کے حرکت بھی نہیں کر سکتے تھے۔ آپ نے نہایت اطمینان اور سکون سے جواب دیا ''اللہ'' یہ لفظ اس یقین اور وثوق سے آپ کے منہ سے نکلا کہ اُس کافر کا دل بھی آپ کے ایمان کی بلندی اور آپ کے یقین کے کامل ہونے کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا اور اُس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ جو آپ کو قتل کرنے کیلئے آیا تھا آپ کے سامنے مجرموں کی طرح کھڑا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں انکساری کی یہ حد تھی کہ جب آپ سے لوگوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللہ! آپ تو اپنے عمل کے زور سے خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کر لیں گے تو آپ نے فرمایا نہیں! نہیں!! میں بھی خدا کے احسان سے ہی بخشا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کوئی شخص اپنے عملوں سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ میں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللہ! کیا آپ بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا میں بھی اپنے اعمال کے زور سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہاں خدا کا فضل اور اُس کی رحمت مجھے ڈھانک لے تو یہی ایک صورت ہے پھر آپ نے فرمایا اپنے کاموں میں نیکی اختیار کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہیں تلاش کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی موت کی خواہش نہ کیا کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو زندہ رہ کر اپنی نیکیوں میں اَور بھی بڑھ جائے گا اور اگر بد ہے تو زندہ رہ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق مل جائے گی۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ حالت تھی کہ جب ایک وقفہ کے بعد بادل آتے تو آپ اپنی زبان پر بارش کا قطرہ لے لیتے اور فرماتے دیکھو! میرے ربّ کی تازہ نعمت!

جب مجلس میں بیٹھتے تو استغفار کرتے رہتے اور یوں بھی اکثر استغفار کرتے تا کہ آپ کی اُمت اور آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والے خدا تعالیٰ کے غضب سے بچے رہیں اور اُسکی بخشش کے مستحق ہو جائیں ہر وقت خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونے کی یاد کو تازہ رکھتے چنانچہ جب آپ سوتے تو یہ کہتے ہوئے سوتے بِاسْمِكَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ۔ اے خدا تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں مروں اور تیرا ہی نام لیتے ہوئے میں اُٹھوں، اور جب آپ صبح اُٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں جس نے مرنے کے بعد ہم کو زندہ کیا اور پھر ہم اپنے ربّ کے سامنے جانے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے قرب کی اتنی خواہش تھی کہ ہمیشہ آپ دعا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَّفَوْقِيْ نُوْرًا وَّتَحْتِيْ نُوْرًا وَّ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا یعنی اے میرے ربّ! میرے دل میں بھی اپنا نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے اُوپر بھی تیرا نور ہو اور میرے نیچے بھی تیرا نور ہو اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور میرے پیچھے بھی تیرا نور ہو اور اے میرے ربّ! میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ کی وفات کے قریب مسیلمہ کذاب آیا اور اس نے کہا اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے حاکم مقرر کر دیں تو میں ان کا متبع ہو جاؤں گا۔ اُس وقت اُس کے ساتھ ایک بہت بڑی جمعیت تھی اور جس قوم سے وہ تعلق رکھتا تھا وہ قوم سارے عرب کی قوموں سے تعداد میں زیادہ تھی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مدینہ میں آنے کی خبر ملی تو آپ اُس کی طرف گئے۔ ثابت بن قیس بن شماس آپ کے ساتھ تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ اُس قافلہ تک آئے اور مسیلمہ کذاب کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں اَور صحابی بھی جمع ہو گئے اور آپ کے اِردگرد کھڑے ہو گئے۔ آپ نے مسیلمہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم یہ کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اپنے بعد مجھے اپنا خلیفہ مقرر کر دیں تو میں اس کی اتباع کرنے کیلئے تیار ہوں، لیکن میں تو خدا کے حکم کے خلاف یہ کھجور کی شاخ بھی تم کو دینے کیلئے تیار نہیں۔ تمہارا وہی انجام ہوگا جو خدا نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اگر تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاؤں کاٹ دے گا اور میں تو دیکھ رہا ہوں کہ خدا نے جو کچھ مجھے دکھایا تھا وہی تمہارے ساتھ ہونے والا ہے۔ پھر فرمایا میں جاتا ہوں جو باتیں کرنی ہیں میری طرف سے ثابت بن قیس بن شماس کے ساتھ کرو۔ یہ کہہ کر آپ واپس تشریف لے آئے۔ حضرت ابوہریرہؓ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی نے آپ سے پوچھا یَا رَسُوْلَ اللہ! آپ نے یہ کیا فرمایا ہے کہ جو مجھے خدا نے دکھایا تھا میں تجھے ویسا ہی پاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے ہاتھ میں دو کڑے ہیں۔ میں نے اُن کڑوں کو دیکھ کر ناپسند کیا۔ اُس وقت مجھے خواب میں ہی وحی نازل ہوئی کہ میں ان پر پھونکوں۔ جب میں نے پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے اِس کی یہ تعبیر کی کہ دو جھوٹے مدعی میرے بعد ظاہر ہوں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا یہ آخری زمانہ تھا۔ عرب کی سب سے بڑی اور آخری قوم آپ کی فرمانبرداری کرنے کیلئے تیار تھی اور صرف اتنی شرط کرتی تھی کہ اس کے سردار کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیں۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ذاتی بڑائی کا کوئی بھی خیال ہوتا تو ایسی حالت میں کہ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی آپ کیلئے کچھ بھی مشکل نہ تھا کہ آپ عرب کی سب سے بڑی قوم کے سب سے بڑے سردار کو اپنی جانشینی کی امید دلاتے اور سارے عرب کے اتحاد کا راستہ کھول دیتے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی اپنا نہیں سمجھتے تھے وہ اسلامی امارت کو اپنی ملکیت کب قرار دے سکتے تھے۔ آپ کے نزدیک اسلامی امارت خدا کی امانت تھی اور وہ امانت جوں کی توں خدا تعالیٰ ہی کے سپرد ہونی چاہئے تھی۔ پھر وہ جس کو چاہے دوبارہ سونپ دے۔ پس آپ نے یہ تجویز حقارت سے ٹھکرا دی اور فرمایا بادشاہت تو الگ رہی خدا کے حکم کے بغیر میں کھجور کی ایک شاخ بھی تم کو دینے کیلئے تیار نہیں۔

جب بھی اللہ تعالیٰ کا آپ ذکر فرماتے آپ کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جسم کے اندر کی طرف سے بھی اور باہر کی طرف سے بھی کُلّی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت نے قابو پا لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت میں آپ کو سادگی اس قدر پسند تھی کہ مسجد میں جس پر کوئی فرش نہیں تھا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا آپ نماز پڑھتے اور دوسروں کو پڑھواتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ بارش کی وجہ سے چھت ٹپک پڑتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گارے اور پانی سے لت پت ہو جاتا مگر آپ برابر عبادت میں مشغول رہتے اور آپ کے دل میں ذرا بھی احساس پیدا نہ ہوتا کہ اپنے جسم اور کپڑوں کی حفاظت کی خاطر آپ اُس وقت کی نماز ملتوی کر دیں یا کسی دوسری جگہ پر جا کر نماز پڑھ لیں۔

اپنے صحابہ کی عبادتوں کا بھی آپ خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق جو نہایت ہی نیک اور پاکیزہ خصائل کے آدمی تھے آپ نے فرمایا عبداللہ بن عمرؓ کیسا اچھا آدمی ہوتا اگر تہجد بھی باقاعدہ پڑھتا جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس دن سے تہجد کی نماز باقاعدہ شروع کر دی۔

اسی طرح لکھا ہے کہ ایک دفعہ آپ رات اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور فرمایا کیا تہجد پڑھا کرتے ہو؟ (یعنی وہ نماز جو آدھی رات کے قریب اُٹھ کر پڑھی جاتی ہے) حضرت علیؓ نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہ! پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت کسی وقت ہماری آنکھ بند رہتی ہے تو پھر تہجد رہ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا تہجد پڑھا کرو اور اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور راستہ میں بار بار کہتے جاتے تھے وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۔ یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ انسان اکثر اپنی غلطی تسلیم کرنے سے گھبراتا ہے اور مختلف قسم کی دلیلیں دے کر اپنے قصور پر پردہ ڈالتا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ بجائے اِس کے کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ یہ کہتے کہ ہم سے کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے اُنہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا تعالیٰ کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں اور اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ لیکن باوجود اللہ تعالیٰ کی اِس قدر محبت رکھنے کے آپ تصنع کی عبادت اور کہانت سے سخت نفرت کرتے تھے۔ آپ کا اصول یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے جو طاقتیں انسان کے اندر پیدا کی ہیں اُن کا صحیح طور پر استعمال کرنا ہی اصل عبادت ہے۔ آنکھوں کی موجودگی میں آنکھوں کو بند کر دینا یا اُن کو نکلوا دینا عبادت نہیں بلکہ گستاخی ہے ہاں اُنکا بد استعمال کرنا گناہ ہے۔ کانوں کو کسی آپریشن کے ذریعے سے شنوائی سے محروم کر دینا خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے۔ ہاں لوگوں کی غیبتیں اور چغلیاں سننا گناہ ہے۔ کھانے کو ترک کر دینا خودکشی اور خدا تعالیٰ کی گستاخی ہے ہاں کھانے پینے میں مشغول رہنا اور ناجائز اور ناپسندیدہ چیزوں کو کھانا گناہ ہے۔ یہ ایک عظیم الشان نکتہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا اور جسے آپ سے پہلے اور کسی نبی نے پیش نہیں کیا۔ اخلاقِ فاضلہ نام ہے طبعی قویٰ کے صحیح استعمال کا۔ طبعی قویٰ کو مار دینا حماقت ہے، ان کو ناجائز کاموں میں لگا دینا بدکاری ہے، ان کا صحیح استعمال اصل نیکی ہے یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا اور یہ خلاصہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا اور آپ کے اعمال کا۔ حضرت عائشہؓ آپ کی نسبت فرماتی ہیں مَاخُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَ هُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کبھی ایسا موقع پیش نہیں آیا کہ آپ کے سامنے دو راستے کھلے ہوں تو آپ نے ان دونوں راستوں میں سے جو آسان رستہ ہو اُسے اختیار نہ کیا ہو بشرطیکہ اُس آسان راستہ کے اختیار کرنے میں کوئی گناہ کا شائبہ نہ پایا جائے۔ اگر گناہ کا کوئی شائبہ پایا جاتا تو آپ اس راستہ سے تمام انسانوں سے زیادہ دور بھاگتے تھے۔

یہ کیسا لطیف اور کیسا اعلیٰ درجہ کا چلن ہے دنیا کو دھوکا دینے کیلئے لوگ کس طرح بِلا وجہ اپنے آپ کو دُکھوں اور تکلیفوں میں ڈالتے ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو دُکھوں اور تکلیفوں میں ڈالنا خدا تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ کیلئے کوئی بے فائدہ کام نہیں کیا جاتا۔ اُن کا اپنے آپ کو دکھوں اور تکلیفوں میں ڈالنا لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے ہوتا ہے۔ اُن کی اصل نیکی چونکہ بہت کم ہوتی ہے وہ جھوٹی نیکیوں سے لوگوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں اور اپنے عیبوں کو چھپانے کیلئے لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود تو خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور حقیقی نیکی کا حصول تھا۔ آپ کو ایسی تصنع اور بناوٹی نیکیوں کی کیا ضرورت تھی۔ اگر دنیا آپ کو نیک سمجھتی تو بھی اور اگر آپ کو نیک نہ سمجھتی تو بھی آپ کیلئے ایک سی بات تھی۔ آپ تو صرف یہ دیکھتے تھے کہ میرا خدا مجھے کیا سمجھتا ہے اور میرا اپنا نفس مجھے کیسا پاتا ہے۔ خدا اور اپنے نفس کی شہادت کے بعد اگر بنی نوع انسان بھی سچی شہادت دیتے تو آپ اُن کے شکر گزار ہوتے تھے اور اگر وہ کج آنکھوں سے دیکھتے تو آپ اُن کی بینائی کی کمی پر افسوس کرتے مگر اُن کی رائے کو کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔ (باقی آئندہ)

(نبیوں کا سردار ﷺ، صفحہ 270 تا 277، مطبوعہ قادیان 2014ء)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(305) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ جب میں لدھیانہ میں تھا اور چہل قدمی کیلئے باہر راستہ پر جا رہا تھا تو ایک انگریز میری طرف آیا اور سلام کہہ کر مجھ سے پوچھنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا آپ کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ میں نے کہا ''ہاں'' اس پر اس نے پوچھا کہ وہ کس طرح کلام کرتا ہے؟ میں نے کہا اسی طرح جس طرح اس وقت آپ میرے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ اس پر اس انگریز کے منہ سے بے اختیار نکلا ''سبحان اللہ'' اور پھر وہ ایک گہری فکر میں پڑ کر آہستہ آہستہ چلا گیا۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ اُس کا اس طرح سبحان اللہ کہنا آپ کو بہت عجیب اور بھلا معلوم ہوا تھا۔ اسی لئے آپ نے یہ واقعہ بیان کیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میں جب حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کو دیکھتا ہوں تو دل سرور سے بھر جاتا ہے۔ بھلا جس طرح یہ شیر خدا کا مردِ میدان بن کر گرجا ہے کسی کی کیا مجال ہے کہ اس طرح اسی میدان میں بقائمی ہوش وحواس افترا کے طور پر قدم دھرے اور پھر لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ۔ لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ (الحاقة: 45 تا 47) کے وعید کی آگ اسے جلا کر راکھ نہ کر دے، مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خدائی قانون میں ہر جرم کی الگ الگ سزا ہے اور لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا کے ماتحت صرف وہی شخص سزا پا سکتا ہے جو خدائے خالق و مالک کی طرف جسے وہ ذات وصفات ہر دو میں اپنی ذات وصفات بلکہ جمیع مخلوقات سے واضح طور پر غیر اور ممتاز و متباین یقین کرتا ہو، بطریق افترا بقائمی ہوش وحواس الفاظ معیّنہ کی صورت میں کوئی قول یا اقوال منسوب کر کے اس بات کا دعویٰ شائع کرے کہ یہ کلام خدا نے مجھے الہام کیا ہے اور وہ خدائی کلام کو خود اپنے کلام اور خیالات سے ہر طرح ممتاز و متباین قرار دیتا ہو۔ یعنی کسی خاص مقام یا خاص حالت یا خاص قسم کے دل کے خیالات کا نام الہام الٰہی رکھنے والا نہ ہو اور نہ خود خدائی کا دعوٰے دار بنتا ہو جیسا کہ نیچریوں یا برہم سماجیوں یا بہائیوں کا خیال ہے۔ اگر یہ شرائط جو آیت لَوۡ تَقَوَّلَ سے ثابت ہیں مفقود ہوں تو خواہ ایک شخص تئیس سال چھوڑ کر دو سو سال بھی زندگی پائے وہ لَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا کے وعید کے ماتحت سزا نہیں پائے گا۔ گو وہ اور طرح مجرم ہو اور دوسری سزائیں بھگتے جیسا کہ مثلاً وہ شخص جو خواہ ساری عمر چوری یا دھوکہ یا فریب یا اکل بالباطل وغیرہ کے جرائم میں ماخوذ ہو کر ان جرموں کی سزائیں پاتا رہا ہو، اگر وہ ڈاکہ زن نہیں ہے تو وہ کبھی بھی ڈاکہ کے جرم کی سزا نہیں پا سکتا۔ **فَافۡهَمۡ۔**

(306) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ کسی بحث کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کسی مخالف نے کوئی حوالہ طلب کیا اس وقت وہ حوالہ حضرت کو یاد نہیں تھا اور نہ آپ کے خادموں میں سے کسی اور کو یاد تھا لہٰذا شماتت کا اندیشہ پیدا ہوا مگر حضرت صاحب نے بخاری کا ایک نسخہ منگایا اور یونہی اسکی ورق گردانی شروع کر دی اور جلد جلد ایک ایک ورق اسکا الٹانے لگ گئے اور آخر ایک جگہ پہنچ کر آپ ٹھہر گئے اور کہا کہ لو یہ لکھ لو۔ دیکھنے والے سب حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کسی نے حضرت صاحب سے دریافت بھی کیا جس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ جب میں نے کتاب ہاتھ میں لے کر ورق اُلٹانے شروع کئے تو مجھے کتاب کے صفحات ایسے نظر آتے تھے کہ گویا وہ خالی ہیں اور ان پر کچھ نہیں لکھا ہوا اسی لئے میں ان کو جلد جلد الٹاتا گیا آخر مجھے ایک صفحہ ملا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ وہی حوالہ ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا کہ سوائے اس جگہ کے کہ جس پر حوالہ درج تھا باقی تمام جگہ آپ کو خالی نظر آئی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّل سے اس روایت کے سننے کے بعد ایک دفعہ خاکسار نے ایک مجمع میں یہ روایت زیادہ تفصیلی طور پر مفتی محمد صادق صاحب سے بھی سنی تھی۔ مفتی صاحب نے بیان کیا کہ یہ واقعہ لدھیانہ کا ہے اور اس وقت حضرت صاحب کو غالبًا نون ثقیلہ یا خفیفہ کی بحث میں حوالہ کی ضرورت پیش آئی تھی۔ سو اوّل تو بخاری ہی نہیں ملتی تھی اور جب ملی تو حوالہ کی تلاش مشکل تھی اور اعتراض کرنے والے مولوی کے سامنے حوالہ کا جلد رکھا جانا ازبس ضروری تھا۔ اس پر آپ نے بخاری اپنے ہاتھ میں لے کر اسکی ورق گردانی شروع کر دی اور چند چند صفحات کے بعد فرماتے تھے کہ یہ لکھ لو۔ اس جلدی کو دیکھ کر کسی خادم نے عرض کیا کہ حضور ذرا اطمینان سے دیکھا جاوے تو شاید زیادہ حوالے مل جاویں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں بس یہی حوالے ہیں جو میں بتا رہا ہوں۔ ان کے علاوہ اس کتاب میں کوئی حوالہ نہیں کیونکہ سوائے حوالہ کی جگہ کے مجھے سب جگہ خالی نظر آتی ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آدمی اللہ کا ہو کر رہے پھر وہ خود حقیقی ضرورت کے وقت اس کیلئے غیب سے سامان پیدا کر دیتا ہے اور اگر اس وقت تقدیر عام کے ماتحت اسباب میسر نہ آسکتے ہوں اور ضرورت حقیقی ہو تو تقدیر خاص کے ماتحت بغیر مادی اسباب کے اسکی دستگیری فرمائی جاتی ہے بشرطیکہ وہ اس کا اہل ہو۔ مگر وہ شخص جس کی نظر عالم مادی سے آگے نہیں جاتی اس حقیقت سے نا آشنا رہتا ہے، مولانا رومی نے خوب فرمایا ہے:

فلسفی کو منکر حنانہ است
از حواسِ انبیاء بیگانہ است

اس واقعہ کے متعلق پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بذریعہ تحریر خاکسار سے بیان کیا کہ ''یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے مباحثہ تھا اور مَیں اس میں کاتب تھا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرچوں کی نقل کرتا تھا۔ مفتی محمد صادق صاحب نے جو یہ بیان کیا ہے کہ غالبًا حضرت صاحب کو نون ثقیلہ یا خفیفہ کی بحث میں حوالہ کی ضرورت پیش آئی تھی اس میں جناب مفتی صاحب کو غلطی لگی ہے کیونکہ مفتی صاحب وہاں نہیں تھے۔ نون خفیفہ و ثقیلہ کی بحث تو دہلی میں مولوی محمد بشیر سہسوانی ثم بھوپالوی کے ساتھ تھی اور تلاش حوالہ بخاری کا واقعہ لدھیانہ کا ہے۔ بات یہ تھی کہ لدھیانہ کے مباحثہ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے بخاری کا ایک حوالہ طلب کیا تھا۔ بخاری موجود تھی لیکن اس وقت اس میں یہ حوالہ نہیں ملتا تھا۔ آخر کہیں سے **توضیح تلویح** منگا کر حوالہ نکال کر دیا گیا۔ صاحبِ توضیح نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بخاری میں ہے۔''

اور اسی واقعہ کے متعلق شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بذریعہ تحریر خاکسار سے بیان کیا کہ: ''روایت نمبر 306 میں حضرت حکیم الامت خلیفة المسیح اوّلؓ کی روایت سے ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اور حضرت مکرمی مفتی محمد صادق صاحب کی روایت سے اسکی مزید تصریح کی گئی ہے۔ مگر مفتی صاحب نے اُسے لدھیانہ کے متعلق بیان فرمایا ہے اور نونِ ثقیلہ والی بحث کے تعلق میں ذکر کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ مفتی صاحب کو اس میں غلطی لگی ہے۔ لدھیانہ میں نہ تو نونِ ثقیلہ یا خفیفہ کی بحث ہوئی اور نہ اس قسم کے حوالہ جات پیش کرنے پڑے۔ نونِ ثقیلہ کی بحث دہلی میں مولوی محمد بشیر بھوپالوی والے مباحثہ کے دوران میں پیش آئی تھی۔ اور وہ نون ثقیلہ کی بحث میں اُلجھ کر رہ گئے تھے اور جہاں تک میری یاد مساعدت کرتی ہے اس مقصد کیلئے بھی بخاری کا کوئی حوالہ پیش نہیں ہوا۔ الحق دہلی سے اسکی تصدیق ہوسکتی ہے۔ دراصل یہ واقعہ لاہور میں ہوا تھا۔ مولوی عبد الحکیم صاحب کلانوری سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ''محدثیّت اور نبوّت'' پر بحث ہوئی تھی۔ یہ مباحثہ محبوب رائیوں کے مکان متصل لنگے منڈی میں ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیّت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بخاری کی اس حدیث کا حوالہ دیا جس میں حضرت عمرؓ کی محدثیّت پر استدلال تھا۔ مولوی عبد الحکیم صاحب کے مددگاروں میں سے مولوی احمد علی صاحب نے حوالہ کا مطالبہ کیا اور بخاری خود بھیج دی۔ مولوی محمد احسن صاحب نے حوالہ نکالنے کی کوشش کی مگر نہ نکلا۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود نکال کر پیش کیا۔ اور یہ حدیث صحیح بخاری پارہ 14 حصہ اوّل باب مناقب عمرؓ میں ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال النَّبِیُّ صلّی اللہ علیہ وسلم قد کان فِیۡمَن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یُکَلَّمُوۡنَ من غیر ان یکونوا انبیاءَ فَاِنۡ یَکُ مِنۡ اُمَّتِی مِنۡھُمۡ اَحَدٌ فَعُمَر۔ جب حضرت صاحب نے یہ حدیث نکال کر دکھا دی تو فریق مخالف پر گویا ایک موت وارد ہوگئی اور مولوی عبد الحکیم صاحب نے اسی پر مباحثہ ختم کر دیا۔''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مندرجہ بالا روایتوں میں جو اختلاف ہے اس کے متعلق خاکسار ذاتی طور پر کچھ عرض نہیں کرسکتا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ ہاں اس قدر درست ہے کہ نونِ ثقیلہ والی بحث دہلی میں مولوی محمد بشیر والے مباحثہ میں پیش آئی تھی۔ اور بظاہر اس سے بخاری والے حوالہ کا جوڑ نہیں ہے۔ پس اس حد تک تو درست معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ دہلی والے مباحثہ کا نہیں ہے۔ آگے رہا لاہور اور لدھیانہ کا اختلاف، سو اس کے متعلق مَیں کچھ عرض نہیں کرسکتا۔ نیز خاکسار افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ اس وقت جبکہ سیرۃ المہدی کا حصہ سوم زیرِ تصنیف ہے پیر سراج الحق صاحب نعمانی فوت ہو چکے ہیں۔ پیر صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق روایات کا ایک عمدہ خزانہ تھے۔

(307) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** خاکسار کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کے ذبح کرنے کی ضرورت پیش آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور اس کام کو کرنے والا نہ تھا اس لئے حضرت صاحب اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ ڈالی جس سے بہت خون بہہ گیا اور آپ توبہ توبہ کرتے ہوئے چوزہ کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ چوزہ کسی اور نے ذبح کیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کی عادت تھی کہ جب کوئی چوٹ وغیرہ اچانک لگتی تھی تو جلدی جلدی توبہ توبہ کے الفاظ منہ سے فرمانے لگ جاتے تھے۔ دراصل جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ عموماً کسی قانون شکنی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ خواہ وہ قانون شریعت ہو یا قانون نیچر یعنی قانون قضاء وقدر یا کوئی اور قانون، پس ایک صحیح الفطرت آدمی کا یہی کام ہونا چاہئے کہ وہ ہر قسم کی تکلیف کے وقت توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور یہی مفہوم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہنے کا ہے جس کی کہ قرآن شریف تعلیم دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ کبھی جانور وغیرہ ذبح نہ کئے تھے اس لئے بجائے چوزہ کی گردن کے اپنی انگلی پر چھری پھیر لی اور یہ نتیجہ تھا اس بات کا کہ آپ قانون ذبح کے عملی پہلو سے واقف نہ تھے۔ واللہ اعلم۔

پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے بذریعہ تحریر خاکسار سے بیان کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عصر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ بائیں ہاتھ کی انگلی پر پٹی پانی میں بھیگی ہوئی باندھی ہوئی تھی۔ اس وقت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس سے پوچھا کہ حضور نے یہ پٹی کیسے باندھی ہے؟ تب حضرت اقدس علیہ السّلام نے ہنس کر فرمایا کہ ایک چوزہ ذبح کرنا تھا ہماری اُنگلی پر چُھری پھر گئی۔ مولوی صاحب مرحوم بھی ہنسے اور عرض کیا کہ آپ نے ایسا کام کیوں کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس وقت اور کوئی نہ تھا۔

(308) **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ چند احباب نے حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ یہ جو مشہور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ رہتا تھا یہ کیا بات ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہر وقت تو بادل کا سایہ رہنا ثابت نہیں اگر ایسا ہوتا تو کوئی کافر کافر نہ رہتا۔ سب لوگ فوراً یقین لے آتے کیونکہ ایسا معجزہ دیکھ کر کون انکار کرسکتا تھا دراصل سنت اللہ کے مطابق معجزہ تو وہ ہوتا ہے کہ جس میں ایک پہلو اخفاء کا بھی ہو اور فرمایا کہ ہر وقت بادل کا سایہ رہنا تو موجب تکلیف بھی ہے علاوہ ازیں اگر ہر وقت بادل کا سایہ رہتا تو کیوں گرمی کے وقت حضرت ابو بکرؓ آپ پر چادر تان کر سایہ کرتے اور ہجرت کے سفر میں آپؐ کیلئے کیوں سایہ دار جگہ تلاش کرتے؟ ہاں کسی خاص وقت کسی حکمت کے ماتحت آپ کے سر پر بادل نے آکر سایہ کیا ہو تو تعجب نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ بھی ایسا واقعہ ہوا تھا پھر آپ نے وہ واقعہ سنایا جو بٹالہ سے قادیان آتے ہوئے آپ کو پیش آیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ واقعہ حصہ اول میں درج ہو چکا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

2002-2003ء کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا مختصر تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

2002-2003ء میں کیوبا میں جماعت کا نفوذ ہوا، گزشتہ 19 سالوں میں 85 نئے ممالک میں جماعت کا قیام ہوا، پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں 518 نئی جماعتوں کا قیام، 226 مساجد اور 281 تبلیغی مراکز کا اضافہ، جماعت کی طرف سے طبع شدہ مکمل تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 ہوگئی ہے، اس سال قنلان زبان میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کا ترجمہ شائع ہوا، مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کے قیام، تعمیر مساجد، مشن ہاؤسز و تبلیغی مراکز کا قیام

دنیا بھر میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں نمائشوں، بکسٹالز وبک فیئرز، احمدیہ چھاپہ خانوں، عربک ڈیسک، چینی ڈیسک، فرنچ اور بنگلہ ڈیسک کے علاوہ نصرت جہاں سکیم، پریس اینڈ پبلی کیشنز ڈیسک، تحریک وقف نو، ایم.ٹی.اے کی نشریات کے پھیلاؤ، دیگر ٹیلی ویژن اور ریڈیو پروگراموں اور احمدیہ ویب سائٹ کی مساعی، ہومیو پیتھک اور ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمت خلق اور ان کے نیک اثرات سے متعلق اعداد و شمار اور ایمان افروز کوائف

احمدی ڈاکٹرز کو جماعت کے اسپتالوں میں خدمت کیلئے عارضی وقف کی خصوصی تحریک

مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات، مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی، مخالفین کے عبرتناک انجام، داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا، نو احمدیوں کی استقامت، رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت اور مالی قربانی میں اضافہ کے نہایت درجہ ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاری فرمودہ تحریکات، خطبات، تقاریر، مجالس عرفان وغیرہ کی تدوین و اشاعت کے کام کیلئے ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان

اسلام آباد (ٹلفورڈ Surrey) میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 37ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 26 جولائی 2003ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ- اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-
وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورۃ النحل: 19)

اس کا ترجمہ ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آج کے دن اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو دورانِ سال جماعت احمدیہ پر ہوئے اور جیسا کہ یہ آیت بھی اشارہ کر رہی ہے یقیناً ہم اُن فضلوں کا احاطہ نہیں کر سکتے جو اللہ تعالیٰ مسلسل جماعت احمدیہ پر کر رہا ہے اور بارش کے قطروں سے بھی زیادہ وہ فضل ہیں۔ بہرحال کچھ رپورٹ تیار ہے اُسکے مطابق وہ میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔

نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس وقت تک دنیا کے 176 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ الحمدللہ۔ اور گزشتہ اُنیس (19) سالوں میں جب 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اور لندن تشریف لائے اس وقت سے باوجود اس کے کہ مخالفین نے جماعت کو مٹانے کیلئے، نابود کرنے کیلئے پورا زور لگایا، ایڑی چوٹی کا زور لگایا اللہ تعالیٰ نے 85 نئے ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے۔ الحمدللہ

اِمسال جو نیا ملک احمدیت میں داخل ہوا ہے وہ کیوبا (Cuba) ہے۔ اِس ملک میں احمدیت کا آغاز دہلی انڈیا کے ایک دوست مفیض الاسلام صاحب کے ذریعہ ہوا ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ بھی کس طرح راستے کھولتا ہے۔ یہ اپنے کام کی غرض سے وہاں گئے اور دورانِ قیام تبلیغی رابطے کیے اور مرکز کو ان لوگوں کے ایڈریسز بھجوائے۔ چنانچہ اِن ایڈریسز پر سپین مشن کے ذریعہ سپینش زبان میں لٹریچر بھجوایا گیا اور اِن لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھا گیا اور الحمدللہ وہاں 14 افراد بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں اور انہوں نے فارم بھجوائے ہیں۔ ملک کے دارالحکومت ہوانا (Hawana) میں یہ بیعتیں ہوئی ہیں۔

اِسی طرح دو اور ملک ایسے ہیں گو وہاں جماعت کا قیام تو نہیں ہوا لیکن جماعت اِن ملکوں میں داخل ہو چکی ہے۔ اِن میں سے ایک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس کو جزیرہ مارٹینک (Martinique Island) میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ جزیرہ ٹرینیڈاڈ کے شمال میں واقع ہے اور فرانس کے زیرِ تسلط ہے۔ فرانس سے 6/افراد پر مشتمل وفد اِس جزیرہ کے تبلیغی دورہ پر گیا۔ امیر صاحب فرانس خود بھی اس وفد میں شامل تھے۔ کہتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قیام کے دوران ملک کے دس شہروں میں چار ہزار پمفلٹس تقسیم کیے اور گیارہ تبلیغی نشستیں لگائیں۔ ایک ریڈیو پر اِن کا ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کا لائیو (Live) پروگرام نشر ہوا۔ پروگرام کے آخر پر احباب نے اِس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ ریڈیو سٹیشن کے اندر بھی تبلیغ شروع ہوگئی اور سوال و جواب کی مجلس لگ گئی۔ اِن سب پروگراموں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو پھل عطا کیے اور اس طرح اس جزیرہ میں بھی جماعت کا نفوذ ہو گیا ہے۔ اور ایک دفعہ جب نفوذ ہو جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جماعت بھی قائم ہو جاتی ہے اور اُمید ہے کہ اگلے سال قائم ہو جائے گی۔

دوسرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کو سالِ رواں میں پیرو (Peru) میں ایک بیعت کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ یہ ملک ساؤتھ امریکہ میں ہے۔ یہاں ایک نومبائع ہیں اور اُن کے بھائی جرمنی میں مقیم ہیں اور لمبے عرصہ سے احمدی ہیں یہ اِن کو ملنے کیلئے جرمنی آئے تھے اور اپنے قیام کے دوران جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں احمدیت قبول کر کے واپس گئے ہیں اور اب وہاں اپنے عزیزوں میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اُمید ہے کہ امسال یہاں بھی جماعت جرمنی کی کوششوں سے مزید بیعتیں ہوں گی اور آئندہ سال یہ ملک بھی ان ممالک کی فہرست میں شامل ہو جائے گا جہاں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

مختلف ممالک میں نئی جماعتوں کا قیام

اِسکے علاوہ ملکوں میں بھی نئی جماعتوں کے قیام عمل میں آئے ہیں۔ پاکستان کو مَیں اِن میں شمار نہیں کرتا۔ جو نئی جماعتیں پاکستان کے علاوہ دنیا میں مختلف ممالک میں قائم ہوئی ہیں اُن کی تعداد 518 ہے۔ اِن 518 کے علاوہ 452 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ اِس طرح اِمسال مجموعی طور پر 1060 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔

الحمدللہ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں ہندوستان سرِفہرست ہے۔ یہاں اِمسال 220 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ ماشاء اللہ۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر کینیا (Kenya) ہے جہاں 76 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ پھر بورکینا فاسو میں 44، کانگو میں 40، نائیجیریا میں 24، آئیوری کوسٹ میں 22، غانا میں 16 اور سینیگال میں 12 نئی جماعتیں دورانِ سال قائم ہوئی ہیں اور سیرالیون میں باوجود نامساعد حالات کے وہاں کے ملکی حالات کافی خراب ہیں، 14 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں اور گیمبیا میں گزشتہ پانچ سالوں میں جماعت کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے 39 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس طرح دیگر ایسے مزید 17 ممالک ہیں جن میں سے کسی میں ایک، کسی میں دو اور کسی میں تین سے زائد جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ الحمدللہ

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

اِس کے علاوہ نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد ہیں۔ بہت سارے ایسے امام ہیں جو جماعت میں جب شامل ہوتے ہیں تو اپنی مساجد سمیت ہی، اپنے پیروکاروں سمیت ہی جماعت میں شامل ہوتے ہیں اور وہ مسجد بھی جماعت کو مل جاتی ہے۔ اِس سال جو مساجد جماعت میں تعمیر ہوئیں یا ائمہ کے ذریعہ سے ملیں اُن کی تعداد 226 ہے۔ جن میں سے 121 مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں اور 105 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

ہجرت کے 19 سالوں میں اب تک کل 13,291 مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔ مساجد کے ضمن میں خدا تعالیٰ کا ایک خاص تحفہ یہ ہے کہ اس تعداد میں سے 11,472 مساجد اپنے اماموں سمیت اور مقتدیوں سمیت گاؤں کے گاؤں احمدی ہونے کی وجہ سے عطا ہوئی ہیں۔

دورانِ سال مساجد کی تعمیر کا قدرے تفصیلی جائزہ اس طرح ہے کہ:

- امریکہ میں ڈیلس میں، شہر میں ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے اور اس وقت تین بڑے شہر شکاگو، ولنگبورو (Willingboro) اور ہیوسٹن میں مساجد زیر تعمیر ہیں۔ اس کے علاوہ ڈیٹرائٹ میں پانچ ایکڑ کا پلاٹ برائے مسجد و تبلیغی مرکز خریدا گیا ہے۔
- کینیڈا میں امسال ٹورانٹو کے نواحی علاقے بریمپٹن میں جماعت کو ایک نہایت اہم شاہراہ پر تقریباً اڑھائی ایکٹر زمین برائے مسجد خریدنے کی توفیق ملی ہے۔
- یورپین ممالک میں جرمنی میں سو مساجد کے منصوبہ کے تحت اِس سال دو مزید مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اسکے علاوہ اُنہوں نے 8 مقامات پر مساجد کی تعمیر کیلئے پلاٹ خرید لیے ہیں۔
- اَلبانیا میں اس سال بڑی خوب صورت اور وسیع مسجد بیت الاوّل کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔
- برطانیہ، لندن میں مسجد بیت الفتوح اپنی تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد ہے اکثر لوگوں نے دیکھی ہوگی۔ اس کے علاوہ بریڈفورڈ میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔ مسجد کی تعمیر کی منظوری اُنہیں مل چکی ہے۔
- ہندوستان میں دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 27 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں کی مساجد کی کل تعداد 25 ہے۔

بنگلہ دیش میں نومبائعین نے وقارِ عمل کے ذریعہ ایک مسجد کی تعمیر مکمل کی ہے۔

انڈونیشیا میں امسال جماعت کو 24 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے اور انڈونیشیا کی جماعت کی یہ عادت ہے اور یہ رِواج ہے اور اِن کی قربانی بھی بہت ہوتی ہے کہ یہ بہت خوبصورت مساجد بناتے ہیں۔ یہاں کی کل مساجد کی کل تعداد 361 ہوچکی ہے۔

کمبوڈیا میں بھی دورانِ سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں کی مساجد کی مجموعی تعداد 17 ہو چکی ہے۔

غانا میں 11 مساجد کا اِضافہ ہے جن میں سے 8 اُنہوں نے تعمیر کی ہیں اور باقی 3 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جماعت غانا کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ بڑی وسیع اور خوبصورت مسجد بناتے ہیں۔ اِن کا انڈونیشیا والا حساب ہے اور اس کا سارا خرچ خود برداشت کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر مرکز سے گرانٹ لی جاتی ہے لیکن اکثر یہ جماعتیں خود ہی برداشت کررہی ہیں۔ انڈونیشیا والے بھی تقریباً خود کرتے ہیں۔

نائیجیریا میں امسال انہوں نے 40 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 21 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی کل تعداد 583 ہے۔

سیرالیون میں 17 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ اِس اضافہ کے ساتھ ان کی مساجد کی کل تعداد 2300 ہو چکی ہے۔

زیمبیا میں جہاں دو سال قبل صرف ایک ہی مسجد تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی مساجد کی تعداد 11 ہوچکی ہے۔

سینیگال میں دورانِ سال 5 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اس طرح اب تک یہاں جماعت کو 84 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ اور اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 251 بنی بنائی مساجد یہاں عطا ہوئی ہیں۔

لائبیریا کو دورانِ سال ایک مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

گیمبیا میں باوجود مخالفت کے 26 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

مڈغاسکر میں Manacara کے علاقہ میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر دورانِ سال مکمل ہوئی ہے۔

دورانِ سال کونگو میں 5، یوگنڈا میں 6 اور تنزانیہ میں 7 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

کینیا کو تین سال قبل 100 مساجد کی تعمیر کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اس وقت تک خدا کے فضل سے اس منصوبہ کے تحت 48 مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور امسال پانچ بڑے شہروں میں مرکزی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔

بورکینا فاسو میں امسال 27 مساجد کا اضافہ ہے۔

بینن میں 7 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ انہیں کوتونو میں بینن جماعت کی سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اسکی تعمیر کا 80% خرچ جماعت کے ممبران نے خود اٹھایا ہے۔

فجی میں جماعت کو گزشتہ سال جماعت تاوِیونی میں جو دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے اور یہاں سے ڈیٹ لائن (Date Line) گزرتی ہے، مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ اسکا نام مسجد بیت الجامع رکھا گیا ہے۔ اس طرح اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ کے فضل سے دنیا کے کنارہ پر بھی جماعت کی مساجد تعمیر ہوچکی ہیں۔

گزشتہ 19 سالوں میں ہماری چند مساجد کو ظالموں نے پاکستان میں شہید کر دیا تھا یا حکومت نے مہر بند کر کے اپنی دانست میں اسلام کی عظیم خدمت سرانجام دی تھی۔ جماعت احمدیہ کو اسکے مقابل پر 13,291 مساجد خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ۔ اور یہ اضافہ اس قربانی کا ہی نتیجہ ہے جو پاکستان میں جماعت نے کی۔ اپنے جذبات کی قربانی بھی کی، اپنے سامنے مسجدوں کو شہید ہوتے دیکھا، ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے کچھ کرنہیں سکتے تھے، مجبور تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہزاروں گنا اضافہ کر کے یہ اپنا فضل فرمایا۔

حمیداللہ ظفر صاحب مبلغ غانا لکھتے ہیں کہ: ایک مخلص احمدی خاتون نے جو خود معذور ہیں ایک مسجد اور دو کمروں پر مشتمل مشن ہاؤس اپنے خرچ پر بنا کر جماعت کو پیش کیا۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس خاتون نے جن کا نام فاطمہ ہے بتایا کہ جب میں چھوٹی تھی تو اپنے والد صاحب اور ایک مبلغ کے ساتھ چندہ کی صندوقچی اٹھائے چندہ لینے کی خاطر لمبے لمبے فاصلے پیدل طے کیا کرتی تھی۔ ہم اس طرح سے چندہ اکٹھا کیا کرتے تھے۔ جہاں میں نے یہ مسجد تعمیر کی ہے یہاں ایک کچی مسجد میرے والد صاحب نے چندہ اکٹھا کر کر کے بنائی تھی۔ وہ بعد میں گر گئی۔ اب اس جگہ اللہ نے مجھے خدا کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ نے خدمتِ دین کے صلہ میں اس بزرگ خاتون کو بے انتہا فضلوں سے نوازا ہے۔ اور یہ چندہ اکٹھا کرنے والی خاتون اب کماسی شہر میں کئی مکانوں کی، کوٹھیوں کی مالک ہیں۔

عکرہ (Accra) میں اَچی موٹا (Achimota) کے مقام پر ایک مخلص خاتون صدیقہ صاحبہ نے ایک خوب صورت مسجد اپنے خرچ پر تعمیر کر کے جماعت کو پیش کی۔ انہوں نے اس مسجد میں پانی، بجلی، قالین، لاؤڈسپیکر وغیرہ کا سارا انتظام مکمل کر کے، Finish کر کے دیا ہے۔ اس سارے انتظام پر ساٹھ ملین سیڈیز لاگت آئی۔ جزاکم اللہ۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ انچارج عبدالخالق صاحب بیان کرتے ہیں کہ: ایفے سرکٹ (Ife circuit) میں ایک دوست الحاجی ہدایت اللہ نے احمدیت قبول کی اور اپنی فیملی کی طرف سے ایک مسجد تعمیر کر کے اسکی چابیاں اور کاغذات ایک تقریب میں جماعت کے حوالہ کیے اور کہا کہ میں احمدی مسلمان ہوں۔ میں نے جماعت احمدیہ کو تمام جماعتوں سے بہتر پایا ہے اس لیے میں نے احمدیت قبول کی اور آج یہ مسجد ان کے حوالہ کرتا ہوں۔ مسجد پر 1.3 ملین نائرہ خرچ آیا۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ اب جماعت احمدیہ اپنے خرچ اس طرح بھی بچاتی ہے کہ وقارِ عمل سے بہت سارے کام کیے جاتے ہیں۔ گاؤں مُوسُوبا (Moussoba) میں جب مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا تو یہ دیکھیں اب اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ گاؤں کے چیف نے تمام گاؤں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہورہا ہے۔ گاؤں کا کوئی مرد مسجد کی تعمیر مکمل ہونے تک کھیتوں میں نہیں جائے گا اور اب اس عرصہ کے دوران گاؤں کی عورتیں تمام اہل خانہ کیلئے کھیتوں میں جائیں گی اور ضروری اشیا لائیں گی۔ یعنی فارمنگ (Farming) جو کام مرد کرتے تھے وہ عورتیں کریں گی اور مرد اس وقت تک کھیتوں میں نہیں جاسکتے، اپنے فارم پر نہیں جاسکتے جب تک مسجد مکمل نہ کرلیں۔ چنانچہ حیران کن طور پر تمام اہالیان گاؤں نے کام کیا اور اڑھائی ہفتہ کے اندر مسجد تیار ہوگئی۔ گو چھوٹی سی مسجد ہے لیکن بہرحال وقارِ عمل سے تیار ہوئی۔

اب مسجدیں جب تعمیر ہورہی ہوتی ہیں تو مخالفت تو ہر جگہ چل رہی ہے۔ کہیں زیادہ ہے کہیں کم ہے۔ افریقہ میں بھی مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈالنے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔

تنزانیہ کے صوبہ مورو گورو کی ایک نئی جماعت ٹنڈیگا (Tindiga) میں مسجد کی تعمیر کا پروگرام بنایا گیا تو علاقے کے مسلمان علماء نے مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کر دیا۔ نومبایعین نے مخالفت کی پروا کیے بغیر مسجد کی تعمیر کا آغاز کر دیا۔ مسجد کی بنیادیں بنا دی گئیں تو ان علماء نے رات کے اندھیرے میں کرائے کے غنڈوں کے ذریعہ مسجد کی بنیادیں گرا دیں۔ اس واقعہ پر مقامی گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ جو شخص بھی اس تخریب کاری میں ملوث پایا گیا اُسے سخت ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد مُلّاں کو مجال نہ ہوئی کہ مسجد کے بارہ میں کوئی بات منہ سے نکال سکیں۔ الحمدللہ کہ اب خدا کے فضل سے وہاں پختہ اور بڑی مسجد بن چکی ہے۔

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ ''ماکامیسرا'' نامی گاؤں کے مقامی چیف اور بعض مخالف لوگوں نے مل کر احمدیہ مسجد کو گرانے کا منصوبہ بنایا اور مسجد کو منہدم کر دیا۔ اس پر عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ مخالفین نے دعائیں کیں، صدقات دیئے اور جانور بھی ذبح کیے تا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو۔ ان کو یقین تھا کہ ایسا ہی ہوگا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ جن لوگوں نے احمدیہ مسجد گرائی ہے وہ ساٹھ روز کے اندر اسکو دوبارہ تعمیر کریں ورنہ نو ماہ جیل کی سزا ہوگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نشان دکھایا کہ جن لوگوں نے مسجد گرائی تھی انہی لوگوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کر کے جماعت احمدیہ کے حوالے کیا۔ یہ واقعہ سارے علاقہ میں ایک نشان بن چکا ہے۔ کم از کم وہاں قانون کی بالادستی اور حاکمیت تو ہے۔ پاکستان میں تو بعض جگہ مساجد گرائی گئیں اور حکومت بھی مخالفین کا ساتھ ہی دیتی ہے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورانِ سال ہمارے تبلیغی مراکز میں 281 کا اضافہ ہوا ہے۔ اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کل تعداد 12,39 ہوچکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرِفہرست ہے جہاں 181 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے پانچ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کیلئے خریدے ہیں۔

بنگلہ دیش میں 11 مقامات پر تبلیغی مراکز کے قیام کیلئے قطعات زمین حاصل کیے گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں دورانِ سال 13 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی کل تعداد 138 ہوجائے گی۔ اسکے علاوہ 17 مقامات پر مخیر احمدی حضرات نے قطعات زمین جماعت کو عطیۂ پیش کیے ہیں۔ جلسہ سالانہ انڈونیشیا 2000ء کے موقع پر حضور رحمہ اللہ نے جماعت انڈونیشیا کو ہدایت کی تھی کہ مستقبل میں اپنے مرکز کیلئے بہت بڑی جگہ حاصل کریں۔ چنانچہ جماعت نے وہاں پہلے Step کے طور پر 34 ہیکٹر زمین خریدی ہے۔ الحمدللہ۔ (34 ہیکٹر کا مطلب ہے تقریباً کوئی 175 ایکڑ)

امریکہ میں ہمارے ایسے تبلیغی مراکز کی تعداد 36 ہے اور کینیڈا میں 10 ہے۔ دورانِ سال نیویارک میں آٹھ لاکھ پچیس ہزار اور ایٹلانٹا جارجیا (Atlanta Georgia) میں دو لاکھ پچیس ہزار ڈالرز کی مالیت کی عمارات بطور تبلیغی مراکز خریدی گئیں۔

گیانا میں جماعتی ضروریات کیلئے مشن ہاؤس سے ملحقہ عمارت بھی خریدی گئی ہے جس سے انشاء اللہ مشن ہاؤس اور مسجد میں توسیع ہوسکے گی۔

غانا میں تبلیغی مراکز کی مجموعی تعداد 167 ہوچکی ہے۔ نائیجیریا میں 16 تبلیغی مراکز کے اضافہ کے ساتھ اب ایسے مراکز کی تعداد 89 ہوگئی ہے۔ دورانِ سال گیمبیا میں 2، تنزانیہ میں 2، کینیا میں 5 اور یوگنڈا میں 21 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔

مڈغاسکر میں پانچ مقامات پر تبلیغی مراکز قائم کیے جاچکے ہیں۔

بوزنیا میں دورانِ سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے تبلیغی مرکز کیلئے تین منزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے جس کا کل رقبہ ڈیڑھ ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت چھ لاکھ اسّی ہزار جرمن مارک میں خریدی گئی ہے۔

دورانِ سال چمکنت قازقستان میں دومنزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس خریدی گئی ہے۔ اس طرح قازقستان میں ہمارے تبلیغی مراکز کی تعداد اب 2 ہوگئی ہے۔

یو.کے (UK) میں نارتھ ایسٹ ریجن میں جماعت کیلئے ایک عمارت تقریباً 93 ہزار پاؤنڈز کی مالیت کی خریدی گئی ہے۔ اس ایک اضافہ کے ساتھ اب یو.کے (UK) کے تبلیغی مراکز کی تعداد اللہ کے فضل سے 19 ہوگئی ہے۔

عموماً اب یہاں بھی جس طرح محسوس ہورہا ہے جگہ کی تنگی ہے اور اگر یہی حال رہا تو آئندہ سال یو.کے (UK) جماعت کو بھی اپنی جلسہ گاہ کیلئے کوئی اور وسیع رقبہ تلاش کرنا پڑے گا۔

دنیا کے تمام ممالک میں ملکی سالانہ جلسوں کیلئے، اجتماعوں کیلئے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعت احمدیہ غانا میں بھی یہ ضرورت بڑی محسوس کی جارہی تھی اور جماعت نے عکرہ (Accra) کے قریب پچیس ایکڑ زمین خریدی تھی۔ اس جگہ کا نام حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''بستان احمد'' رکھا تھا لیکن اللہ کے فضل سے جماعت کی تعداد میں بھی اضافہ ہورہا ہے تو یہ جگہ چھوٹی ہوگئی تھی اور ہماری تو یہ دعا ہوتی ہے کہ جتنی وسیع جگہ ہم خریدتے جائیں وہ چھوٹی ہوتی چلی جائے۔ اب جماعت غانا نے سنٹرل ریجن پومازی (POMADZE) کے مقام پر جلسہ گاہ کیلئے سو ایکڑ زمین خریدی ہے اور حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بھی باغِ احمد رکھا تھا۔ اس زمین پر صفائی کروا کر درخت لگوائے جارہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے اب یہ کچھ عرصہ تک کیلئے کفیل ہوسکے گی۔ اس کے بعد پھر ہوسکتا ہے ان کو دوسو ایکڑ زمین خریدنی پڑے۔ اور اس جگہ پر حالانکہ یہ شہر سے باہر ہے پانی اور بجلی کی فراہمی بھی میسر آگئی ہے اور انشاء اللہ آئندہ جلسے یہیں کیا کریں گے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ غانا کے دورہ پر تشریف لائے تو اکرافو بھی تشریف لے گئے تھے۔ اکرافو وہ جگہ ہے جہاں جماعت احمدیہ غانا کے سب سے پہلے جماعت میں شامل ہونے والے فرد اِس گاؤں کے تھے۔ اس جگہ کے اعزاز کے باعث حضور نے یہاں کوئی یادگار قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ یہاں جامعہ احمدیہ غانا کی نئی عمارت کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ پہلے جامعہ احمدیہ ''سالٹ پانڈ'' میں تھا اور بہت چھوٹی عمارت تھی۔ الحمدللہ کہ اب اکرافو میں اس نئی عمارت کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ کلاس رومز، پرنسپل کا دفتر، ہال، لائبریری کے علاوہ طلبا کیلئے ہوسٹل کی عمارت بھی تعمیر ہوچکی ہے اور سٹاف کیلئے دو بنگلے بھی بن گئے ہیں۔ یہ بہت ہی خوب صورت جگہ ہے اور پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ لوگوں کا غلط خیال ہے کہ افریقہ صحرا ہے اور ریگستان ہے۔ بہت خوب صورت ملک ہیں افریقہ کے۔

اب بعض مرکزی شعبوں کی رپورٹ پیش ہے۔

وکالت اشاعت وتصنیف۔ رقیم پریس ہے۔ عربی

ڈیسک ہے۔ چینی ڈیسک ہے۔ فرنچ ڈیسک ہے۔ بنگلہ ڈیسک ہے۔ مجلس نصرت جہاں۔ پریس اینڈ پبلی کیشنز۔ وقف نو۔ میں ایک ایک کر کے وقت کی رعایت کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا بیان کرتا ہوں۔

شعبہ اشاعت و تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح اسلام میں اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے جو منصوبہ پیش فرمایا تھا اس کی ایک شاخ کتب اور لٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ بھی خوب ثمر آور ہو رہی ہے۔ تمام عالم اسلام میں جماعت احمدیہ وہ واحد مسلم جماعت ہے جو دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلام کے حقیقی پیغام کی اشاعت کر رہی ہے اور اس کی توفیق پا رہی ہے۔ بنی نوع انسان کو اسلام کے محاسن سے آگاہ کر کے ان کیلئے امن و عافیت کا حصار قائم کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حصار میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا لٹریچر اپنے علمی معیار اور پیغام کی صداقت اور قوت اور شوکت کے اعتبار سے پاک اور سعید فطرت دلوں پر غیر معمولی اثر پیدا کرتا ہے اور بہت سارے لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔

قرآن کریم کی اشاعت

سب سے پہلے ہے قرآن کریم کی اشاعت۔ اس میں سب سے زیادہ اور یہ بڑا اہمیت کا حامل ہے۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے قتلان (Catalan) زبان میں پہلی مرتبہ مکمل ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کی سعادت جماعت کو حاصل ہوئی ہے۔ یہ سپین میں بولی جانے والی زبان ہے۔

اس کے علاوہ سپینش، پرتگیزی، فارسی، البانین، اردو اور انگریزی زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے نئے ایڈیشنز نظر ثانی کے بعد شائع ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں برمی زبان میں قرآن کریم کے پہلے دس پارے اور تامل زبان میں مکمل ترجمہ قرآن کریم پریس میں زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ جلدی آجائیں گے۔ اسکے علاوہ تھائی زبان میں پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ جاوانیز (Jevanese) زبان میں جو انڈونیشیا میں بولی جانے والی زبان ہے پہلے دس پاروں کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک طبع شدہ تراجم قرآن کریم کی تعداد 57 ہو چکی ہے۔ ایسے تراجم جو تیار ہو چکے ہیں ان کی نظر ثانی اور عربی آیات کی پیسٹنگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔ انکی تعداد 25 ہے اور یہ مختلف جگہوں کی زبانیں ہیں۔ یہ زیادہ تر افریقہ کی زبانیں ہیں۔ کچھ ازبک اور ماریشس اور لتھوینیا کی بھی ہیں۔

اس وقت گیارہ (11) مزید زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس میں ایک زبان گنی بساؤ کی ہے Balanta، غانا کی ڈگبانی (Dagbani) زبان ہے۔ ڈوگری (Dogri)، ملائشیا کی Dusan، نائیجیریا کی Etsako، فانٹی (Fante) غانا کی۔ عبرانی (Hebrew) اسرائیل کی، کمبوڈیا کی خمیر (Khmer)، لنگالا (Lingala) کونگو (زائر) کی، موری (Maori) نیوزی لینڈ کی، سموئن (Samoan) فجی کی۔

اور اس وقت چھ مزید زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ ایک انڈونیشیا کی زبان ہے، گنی بساؤ کی، قرغستان کی، کردستان کی، بینن کی اور ساؤتھ افریقہ کی۔

قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم میں سے چودہ (14) تراجم ایسے ہیں جن کو اس وقت Revise کیا جا رہا ہے یا Recompose کروایا جا رہا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی

پھر اسلامی اصول کی فلاسفی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک بہت اہم کتاب ہے۔ اس کے مختلف 53 زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں سے چیک ترجمہ امسال جرمنی میں طبع ہوا ہے۔ ان 53 کے علاوہ مزید درج ذیل چار زبانوں میں تراجم تیار کروائے جا رہے ہیں۔ ان میں ہنگیرین، قازاخ اور لوریا (Loria) انڈیا کی زبان ہے۔ اور رومانین۔

دیگر کتب کے تراجم

گزشتہ سال سولہ زبانوں میں 66 کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے تھے۔ اس وقت درج ذیل تفصیل کے مطابق 18 زبانوں میں 139 کتب تیار کروائی جا رہی ہیں۔ اس میں عربی کی 13 ہیں، انگریزی کی 38، گجراتی ایک، ملیالم 8، روسی 4، اردو 10، لنگالا، پولش، ترکی، بوزنین، فرانسیسی، ہندی، برمی، جرمن، قرغز، نیپالی، سواحیلی، ازبک اور اس میں براہین احمدیہ ہر چہار حصص، مسیح ہندوستان میں، آئینہ کمالات اسلام، مواہب الرحمن، الاستفتاء، کشتی نوح وغیرہ بہت ساری کتب ہیں۔

اہل علم اور زبان دانوں کو کتب کے تراجم کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کی تحریک

آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس ضمن میں ایک تحریک بھی کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں زبان دانوں کی کمی نہیں ہے لیکن پتہ نہیں پوری طرح ان سے رابطہ نہیں کیا جاتا یا کہاں سستی ہے، انتظامیہ کی طرف سے یا زبان دانوں کی طرف سے کہ جس تعداد میں لٹریچر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اس تعداد میں ہم لٹریچر مہیا نہیں کر سکتے۔ کتب کے تراجم نہیں کر سکتے۔ تو آج میں ان لوگوں سے جن کی انگریزی زبان اچھی ہے یہ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قلمی جہاد میں شامل ہوں اور مرکز کو اپنے نام پیش کریں تاکہ آپ کو انگریزی زبان میں تراجم کیلئے کچھ کتب مہیا کی جا سکیں اور پھر وہ مکمل کر کے دیں تاکہ جتنی جلدی انکی اشاعت ہو سکتی ہے ہو سکے۔ امید ہے لوگ اپنے آپ کو اس کیلئے پیش فرمائیں گے۔ اہل علم اور زبان دانوں سے یہ درخواست ہے۔

جو جماعت کی طرف سے لٹریچر چھپا، یا چھاپنے لوگوں کی طرف سے اسی ضمن میں کچھ زائد باتیں ہیں۔ اس میں مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔

سپینش ترجمہ قرآن ہے۔ یہ عرصہ سے سٹاک میں ختم ہو چکا تھا، کافی اس کی ڈیمانڈ (Demand) تھی۔ اب مکرم منصور الٰہی صاحب جو مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے بیٹے ہیں انہوں نے اسکی نظر ثانی کی ہے اور اسکو نظر ثانی کے بعد از سر نو تیار کروایا گیا ہے لیکن اس مرتبہ یہ تفسیری نوٹس کے بغیر چھپوایا گیا ہے۔

پھر البانین ترجمہ قرآن مع تفسیری نوٹس ہے۔ اس کی نظر ثانی بھی مکرم زکریا خان صاحب نے کی ہے اور اس کے بعد تشریحی نوٹس کے ساتھ جرمن جماعت نے محنت کر کے اسے تیار کروایا اور چھپوایا ہے۔

پھر فارسی ترجمہ قرآن ہے۔ اس میں بھی بعض غلطیوں کی نشان دہی ہوئی تھی۔ تو مکرم سید عاشق حسین صاحب نے از سر نو ترجمہ کیا ہے اور اس بارہ میں آپ (شاہ صاحب) حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے مختلف آیات کے ترجمہ کے بارہ میں راہنمائی بھی حاصل کرتے رہے، کئی سال کی محنت کے بعد اب یہ ترجمہ چھپ چکا ہے۔

پرتگیزی ترجمہ قرآن۔ یہ بھی ایک عرصہ سے ختم تھا اب از سر نو طبع کروایا گیا ہے۔

ملفوظات اُردو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات پر مشتمل جلدیں ہیں یہ بھی نایاب تھیں۔ ان دس جلدوں کو پانچ جلدوں میں طبع کروایا گیا ہے۔ تو یہ بھی اب میسر ہیں۔

پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی پہلے 52 زبانوں میں ترجمہ چھپ چکا ہے اس سال چیک زبان میں بھی ترجمہ کروایا گیا ہے۔ یہ بھی جرمنی کی جماعت نے طبع کروایا ہے۔

"مسیح ہندوستان میں" اس کا بھی انگریزی ترجمہ پہلے Jesus in India کے نام سے چھپ چکا ہے لیکن حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اس ترجمہ کی از سر نو نظر ثانی کروائی گئی ہے اور یہ ترجمہ کئی سالوں کی محنت سے مکرم چودھری محمد علی صاحب نے تیار کیا ہے اور یہ طبع ہو چکا ہے۔ اس میں مشکل مقامات کی تشریح بھی کی گئی ہے اور بیان شدہ مضامین کی تائید میں اصل کتب کے حوالہ جات بھی Appendix میں دے دیئے گئے ہیں۔ تو انگریزی میں شائع ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں بھی ترجمہ کرنے میں اب انشاء اللہ آسانی رہے گی۔

اسی طرح **"لیکچر لدھیانہ"** کا انگریزی ترجمہ بھی مکرم میاں محمد افضل صاحب سے کروایا گیا تھا جو اب طبع ہو چکا ہے۔ اسلام کی صداقت کے بارہ میں یہ بڑا معرکۃ الآراء لیکچر ہے۔

محضر نامہ۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر بعض بے بنیاد الزامات کے رڈ میں جو محضر نامہ پیش فرمایا تھا اس کا انگریزی ترجمہ بھی تیار ہوا تھا اور اب طبع ہو چکا ہے۔ اس میں چونکہ جماعت کے بنیادی عقائد کا تفصیل سے ذکر ہے اس لیے یہ ہر احمدی کیلئے نہ صرف خود پڑھنا ضروری ہے بلکہ غیروں کو دینے کیلئے مفید ہے۔ اُردو میں پہلے چھپا ہوا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک مضمون تھا: With Love to the Muslims of the World۔ یہ مضمون روس کی ریاستوں کیلئے تحریر فرمایا تھا جو اس سے قبل روسی زبان میں چھپ چکا ہے۔ اب یہ مضمون انگریزی میں طبع کروایا گیا ہے۔ اس میں بھی جماعت احمدیہ کے عقائد کا تفصیلی ذکر موجود ہے اور تبلیغ و تربیت کیلئے مفید ہے۔

بچوں کیلئے بھی چلڈرن بک کمیٹی کی طرف سے مختلف کتب تیار کروائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک ہے: My book about God۔ اس میں خدا تعالیٰ کے متعلق آسان زبان میں بچوں کو مختلف امور سمجھائے گئے ہیں۔ یہ کتاب مکرم چودھری رشید احمد صاحب نے تیار کی ہے۔ اسکی نظر ثانی کے بعد اس کو از سر نو طبع کروایا گیا ہے۔

ایک لیکچر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا An Elementary study of Islam اس کا ڈینش ترجمہ جماعت ڈنمارک نے شائع کیا ہے۔ یہ چھپ چکا ہے۔ پھر جماعت ڈنمارک نے مختلف حوالہ جات پر مشتمل ایک کتاب کا ڈینش ترجمہ کر کے چھپوایا ہے Islam & Terrorism جو موجودہ حالات میں بہت اہم ہے۔ تو یہ بھی ان کی بڑی اچھی کوشش ہے۔

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے **"عرفان الٰہی"** اسکا ترجمہ فرانسیسی میں عبدالرشید انور صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ نے تیار کیا ہے جو چھپ چکا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے اور پانے کیلئے بہت اہم مضمون ہے، بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت امریکہ میں 1991ء کے جلسہ کے موقع پر لجنہ میں خطاب فرمایا تھا، ایک لیکچر انگریزی میں دیا تھا اس کا اردو ترجمہ **"مغربی معاشرہ اور احمدی مسلم خواتین کی ذمہ داریاں"** شائع ہو چکا ہے۔

بہت ساری کتب شائع ہوتی ہیں لیکن اب ایک آدھ کا ذکر کر دوں۔ **سر ظفر اللہ خان صاحب کی یادداشتیں،** یہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے کولمبیا یونیورسٹی والوں کو اپنی یادداشتیں لکھوا رکھی تھیں اور انگریزی میں تھیں اس کا مکرم پرویز پروازی صاحب نے اردو ترجمہ کیا ہے اور یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اور تحدیث نعمت سے ملتی جلتی کتاب ہی ہے۔ **"ڈاکٹر عبدالسلام مسلمانوں کا نیوٹن"** یہ بھی مختلف لوگوں کے تاثرات، زکریا ورک صاحب کینیڈا نے مرتب کی ہے۔

"آئینہ حق نما" داؤد حنیف صاحب نے اور مختلف علماء نے لکھی ہے جو در اصل ایک معاند اسلام کی کتاب "برگ حشیش" کے جواب میں ہے۔ اس میں مختلف اعتراضات کے جوابات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ جماعت کی مجموعی طور پر بھی اور افراد کی جو اس جہاد میں شامل ہیں ان کی کوششوں میں برکت فرمائے اور موثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کا اہم فریضہ ادا کرنے والے ہوں۔ یہ چند کتب کا تذکرہ میں نے کیا ہے ورنہ اس دوران سال متعدد کتب تیار ہو کر مختلف ممالک میں طبع کروائی گئی ہیں اور مختلف وکالتوں میں کام کرنے والے کارکنان اور خدام کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نمائشیں اور بک فیئرز (Book Fairs)

جماعتی لٹریچر اور دیگر مساعی کے ذکر پر مشتمل نمائشیں بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید ذریعہ ہیں۔ اس سال 174 نمائشوں کا اہتمام کیا گیا جن کے ذریعہ اندازاً ایک لاکھ تہتر ہزار (1,73,000) سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

بک سٹالز، بک فیئرز۔ امسال 755 بک سٹالز (Book Stalls) اور بک فیئرز (Book Fairs) میں جماعت نے حصہ لیا جس کے ذریعہ اندازاً پانچ لاکھ تیس ہزار (5,30,000) افراد تک پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ پریس

احمدیہ چھاپہ خانوں کا ذکر بھی کر دوں۔ رقیم پریس اسلام آباد کی زیر نگرانی افریقن ممالک گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں ہمارے پریس کی حالت دن بہ دن زیادہ معیاری ہو رہی ہے اور گزشتہ سال دو ممالک سینیگال اور کینیا کو بھی چھوٹی ڈیجیٹل پرنٹنگ مشینیں بھجوائی گئیں جو نہایت کامیابی سے کام کر رہی ہیں اور ان کا بڑا فائدہ ہو رہا ہے۔

رقیم پریس اسلام آباد سے اس دفعہ 2,29100 کی تعداد میں کتب اور جرائد شائع ہوئے اور افریقہ کے مختلف پریسوں میں سے جو کتب و جرائد شائع ہوئے ان کی تعداد دو لاکھ ستر ہزار ہے۔ گزشتہ سالوں میں 220 ٹن پرنٹنگ کا سامان گیارہ کنٹینرز کے ذریعہ سے افریقہ بھجوایا گیا۔

گیمبیا (Gambia) میں ہمارے پریس نے رنگین طباعت کیلئے ضروری آلات خرید کر اس پر کام شروع کیا ہے۔ یہاں جماعت کی مخالفت بھی ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے گیمبیا میں صرف ہمارے پریس میں یہ سہولت دستیاب ہے اور اب پرنٹرز کو ہمسایہ ملک سینیگال (Senegal) میں اس کام کیلئے نہیں جانا پڑتا۔ اکثر لوگ اب ہمارے پریس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور گیمبیا کے پریس کی عمدہ کارکردگی کو حکومتی افسران نے بھی سراہا ہے۔ تو پریس یونین (Press Union) کے چیئرمین نے ایک تقریب میں کہا کہ احمدیہ پرنٹنگ پریس گیمبیا میں ایک نہایت اعلیٰ پرنٹنگ ادارہ ہے جس کی بدولت ہمارا پرنٹ میڈیا بڑی کامیابی سے چل رہا ہے۔

عربک ڈیسک (Arabic Desk)

پھر عربک ڈیسک ہے۔ اسکے انچارج عبدالمومن

طاہر صاحب ہیں۔ گزشتہ سال جو کتب اور پمفلٹس عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد تقریباً 37 ہے۔ اسکے علاوہ وائٹ پیپر کے جواب میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے 18 خطبات کے تراجم میں سے 9 مزید خطبات امسال طبع ہوئے ہیں۔ اس طرح کل تعداد 13 ہوگئی ہے۔ پندرہ کتب اور پمفلٹس پر نظر ثانی ہو رہی ہے ان کے نام ہیں: کشتیٔ نوح، Revelation Rationality Knowledge and Truth، السیرۃ المطہرۃ، تفسیر کبیر کا عربی زبان میں ترجمہ جس کی پہلی تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں اور چوتھی پر نظرِ ثانی کا کام تقریباً مکمل ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو علیحدہ اور خوبصورت شکل میں طبع کرانے کا بھی پروگرام ہے۔ اس وقت تین کتب آئینہ کمالات اسلام، مَوَاهِبُ الرَّحْمٰن اور اَلْاِسْتِفْتَاء پر کام ہو رہا ہے۔

اسکے علاوہ عربی ڈیسک کی زیرِ نگرانی کبابیر اور عرب ممالک وغیرہ میں چھپنے والی کتب کی تعداد بیس سے زائد ہے جن میں سے تین اس سال چھپی ہیں۔ پھر 13 کتب اور پمفلٹس انٹرنیٹ پر دیئے جا چکے ہیں۔ اسی طرح 2001ء سے رسالہ ''اَلتَّقْوٰی'' بھی دیا جا رہا ہے۔

دمشق کی ایک پبلشنگ کمپنی نے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب : "Islam's response to Contemporary Issues" کے عربی ایڈیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں لکھا تھا کہ آپ کی کتاب پڑھنے سے جو انتہائی خوشی مجھے ہوئی ہے میں اس کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کتاب کے مضمون کو جس تفصیل، ربط اور ترتیب کے ساتھ آپ نے پیش فرمایا ہے وہ دل موہ لینے والا ہے۔ آپ نے اس زرخیز مضمون کے ذریعہ اسلامی علوم میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔ یہ سب چیزیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں اس کتاب کے مضمون کو اپنے اور آپ کے درمیان گفتگو کا نقطۂ آغاز بناؤں اور کوشش کروں کہ میں بھی امن و آشتی کے قیام کی اس کوشش میں کچھ حصہ ڈال سکوں جس کیلئے آپ چاہتے ہیں کہ وہ سب مسلمانوں کا نصب العین ہو۔ میں اس بات کی بھی گواہی دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ کتاب مذکورہ مشکلات کو حل کرنے کیلئے خالص اسلامی مفہوم پیش کرتی ہے جس کی بنیاد اسلامی نصوص اور اسلامی تاریخ پر ہے۔ یہ تحقیقی کتاب بیسویں صدی کے شروع میں نمودار ہونے والے تقاضوں اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اس مرحلہ میں اسلامی نصوص کا اس طرح برمحل استعمال اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ان کے بعد کے مسلمانوں کی تاریخ کو خاص اہمیت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کتاب کا خمیر خالص اسلامی مٹی سے اٹھا ہے۔ میری رائے میں اس کتاب نے اپنے مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔ مجھے تو جماعت احمدیہ میں صحیح اسلام کا چہرہ نظر آرہا ہے۔ جو ذمہ داری اس وقت جماعت احمدیہ نے اٹھائی ہے وہ بہت بڑی ہے۔ آپ لوگ اپنے علم و عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ آپ اسلام کی پوری قوت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور یہ قوت آپ کے اخلاص اور مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں برابر بڑھ رہی ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کا مطالعہ عصرِ حاضر کی روح اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ یہ خلاصہ ہے اس پبلشر کے تبصرہ کا۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک کے تحت بھی قرآن کریم کے چینی زبان میں ترجمہ کے علاوہ جو کتب ترجمہ ہو چکی ہیں ان کی تعداد گیارہ ہے۔ پھر کچھ پمفلٹ شائع ہوئے ہیں۔ چینی ڈیسک کے تحت ایم ٹی اے کیلئے قرآن کریم کے مکمل چینی ترجمہ کی آڈیو ریکارڈنگ کی جا چکی ہے۔ قرآن کریم کے متن کے ساتھ ساتھ چینی ترجمہ و تفسیر کے ساتھ اس کی ریکارڈنگ کی جارہی ہے۔ اسکے علاوہ دس مزید کتب چینی زبان میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے کیلئے ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔ چینی ڈیسک کی طرف سے انٹرنیٹ پر بھی مواد ڈالا جا رہا ہے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کا ترجمہ ڈالا جا چکا ہے۔ اسکے علاوہ سات کتب کا ترجمہ بھی انٹرنیٹ پر ڈالا جا چکا ہے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے اِس کے انچارج عبدالغنی جہانگیر صاحب ہیں۔ مختلف ممالک میں فرنچ زبان میں جن کتب و پمفلٹس کے تراجم کیے جا رہے ہیں فرنچ ڈیسک ان کے ترجمہ کی نظر ثانی کرتا ہے اور ان کتب کی آخری شکل میں شائع ہونے سے پہلے کی تیاری بھی فرنچ ڈیسک کے سپرد ہے۔ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے مختلف پروگراموں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ اور فرنچ زبان میں پروگراموں کی تیاری بھی اس ڈیسک کے سپرد ہے۔ اس ڈیسک کے تحت ''لِقَاءِ مَعَ الْعَرَبِ'' کے 380 پروگراموں کا فرنچ ترجمہ ہو چکا ہے۔ 170 کی تعداد میں مجالس سوال و جواب کا اور ''ترجمۃ القرآن'' کی پچاس کلاسز کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اسی طرح دوسرے جو پروگرام تھے 70 مختلف پروگراموں کا ترجمہ ہوا ہے، جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے 1995ء سے لے کر 2003ء تک تھے۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے اس کے انچارج فیروز عالم صاحب ہیں۔ اس کا سب سے اہم کام ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگراموں کے بنگلہ تراجم کا کام ہے۔ چنانچہ اب تک اس ڈیسک کے تحت حضور رحمہ اللہ کی 150 مجالس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح ترجمۃ القرآن کی 300 کلاسز کا۔ لقاء مع العرب کے 440 پروگراموں کا۔ ہومیوپیتھی کی 200 کلاسز کا۔ علاوہ ازیں پانچ سو کی تعداد میں خطبات کے تراجم بنگلہ زبان میں مکمل ہو چکے ہیں اور ایم ٹی اے پر نشر کرنے کیلئے تیار ہیں۔

نصرت جہاں سکیم

نصرت جہاں سکیم کے تحت اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 36 ہسپتال اور کلینکس (Clinics) کام کر رہے ہیں۔ اسکے علاوہ آٹھ ممالک میں ہمارے 373 ہائر سیکنڈری سکولز اور جونیئر سکولز، پرائمری سکولز اور نرسری سکولز کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک

افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی کافی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کو مَیں یہ بھی ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو اور اگر اس سے اوپر جائیں 6 سال اور 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مَیں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں کہ اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے، دین کی بہت بڑی خدمت ہو گی اور اسکا اجر آپ کو اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک دیتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ

پریس اینڈ پبلیکیشنز ڈیسک

(Press and Publications Desk)

ایک پریس اینڈ پبلیکیشنز ڈیسک (Press and Publications Desk) ہے۔ اس میں بھی چودھری رشید صاحب کی نگرانی میں چار افراد کی ایک ٹیم ہے۔ اسکی 18 ممالک میں فعال شاخیں ہیں۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے کام سرانجام دے رہے ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی دنیا میں جماعت کے افراد کے خلاف کوئی بھی ظلم ہوتا ہے اسکو یہ مختلف ذریعوں سے اخبارات و رسائل تک پہنچاتے ہیں اور اس کا بڑا فائدہ ہے۔

تحریک وقفِ نو

تحریک وقفِ نو۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلسل لوگ اپنے بچوں کو وقفِ نو کیلئے پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل تعداد اب 26,321 ہو چکی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا جماعت کے ساتھ عجیب سلوک ہے کیونکہ لڑکوں کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ باوجود اسکے کہ جیسے عمومی دنیا میں دیکھا جائے اور ملکوں کا جائزہ بھی لیا جائے تو نسبت اس طرح نہیں ہوتی لیکن واقفین نو لڑکوں کی تعداد 17,680 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 8,641۔ اس میں پاکستان کے واقفینِ نَو کی مجموعی تعداد 17,000 ہے جبکہ بیرون پاکستان کی تعداد 9,200 کچھ۔

ایم.ٹی.اے.(M.T.A.) کی نشریات کا پھیلاؤ اور اس کے اثرات

ایم ٹی اے کی نشریات کے پھیلاؤ میں بھی مزید وسعت پیدا ہو رہی ہے اور دورانِ سال جنوبی اور وسطی امریکہ کیلئے ہسپر سیٹ سیٹلائٹ کا یکم دسمبر 2002ء سے نئی سروس کا آغاز ہوا ہے جو ان علاقوں میں Direct to home سروس مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ ایم ٹی اے اب دوسرے عام چینلز کے ساتھ چھوٹی ڈش کے ذریعہ دیکھا جا سکتا ہے۔

گیانا میں جہاں بڑی ڈش دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ایم ٹی اے کی نشریات نہیں دیکھی جا رہی تھیں وہاں اب پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کی نشریات پہنچ رہی ہیں۔

اسی طرح ایشیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جزائر فجی میں ایم ٹی اے کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے جو 23 جون 2003ء سے Asia Sat 3 کے ذریعہ سے اور اب اس میں اس سیٹلائٹ پر برصغیر پاک و ہند کے مقبول عام چینلز ہیں اور انگریزی کے تمام عالمی چینلز بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان علاقوں میں ایم ٹی اے کی رسائی صرف احمدی گھروں تک محدود ہونے کی بجائے عام گھروں میں بھی ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے اب اس سارے علاقے میں مختلف کیبل آپریٹرز کو بھی ایم ٹی اے کی نشریات کیبل پر ڈالنے کا موقع مل جائے گا اور بعض جگہوں میں بعض ملکوں میں یہ ڈالا بھی جا چکا ہے۔ اسی طرح Asia Sat 3 کے ذریعہ جزائر فجی میں جہاں گزشتہ چند سال سے ایم ٹی اے نہیں پہنچ رہا تھا اب پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ الحمدللہ اور آج وہ یہ جلسہ بڑے شوق سے دیکھ رہے ہوں گے۔

پھر امسال ایم ٹی اے کے سٹاف کو ویڈیو لائبریری کیلئے ایک بہت بڑا Database Software تیار کرنے کا موقع ملا ہے جسے اگر باہر سے بنوایا جاتا تو ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتے۔ اس ڈیٹا بیس کے تحت ایم ٹی اے کے تمام پروگرام شامل کر لیے جائیں گے اور ٹیپس کی تلاش اور حوالوں کی تلاش کا کام بھی بہت آسان ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک تصویری لائبریری ترتیب دینے کا کام شروع کیا گیا ہے جس میں نادر و نایاب تصاویر کو Scan کر کے ڈیجیٹل میڈیا میں محفوظ کیا جا رہا ہے۔ ان تصاویر کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال سے ٹھیک کرنے کا کام بھی ہو رہا ہے۔ یہ پرانی نایاب تصاویر ہیں وہ اس طرح ٹھیک ہو جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ تو اس طرح امسال ٹیپس (Tapes) کو ڈیجیٹل میڈیا (Digital Media) پر محفوظ کرنا شروع کیا گیا ہے اور بڑی تیز رفتاری سے پرانی تاریخی ویڈیوز کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔

اس کے چیئرمین ہیں سید نصیر شاہ صاحب اور اس کے بارہ ڈیپارٹمنٹ (Department) ہیں۔ 178 رضا کار ہیں جو روزانہ باری باری چوبیس گھنٹے ٹرانسمیشن (Transmission) کیلئے مختلف طریق سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ محنت، خلوص اور محبت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے کیونکہ آج کل یہ جماعت کا پیغام پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

❁ حامد مقصود عاطف صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ ''آئیوری کوسٹ میں بجلی کے محکمے کے صوبائی ڈائریکٹر الحسن جباتے صاحب کو ایم ٹی اے کا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ میں آج ہی ڈش کو ایم ٹی اے کے رُخ پر موڑتا ہوں۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد یہ صاحب خاکسار کے گھر پہنچے اور کہنے لگے: آج اس فحاشی اور عریانی کے دور میں ہمارے بچوں کا مستقبل صرف اور صرف ایم ٹی اے کے ہاتھوں میں ہے۔ میں اس عظیم خدمت پر جماعت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اب ہمیں کہیں جا کر اسلام سیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسلام ہمارے گھروں میں داخل ہو رہا ہے۔'' الحمدللہ

❁ مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں کہ: بینوے سٹیٹ (Benue) کے دورہ کے دوران خاکسار Makurdi کے علاقے میں ایک مسجد دیکھ کر رُکا۔ یہاں کے امام الحاجی گربا باوا کو خاکسار نے اپنا تعارف کروایا تو کہنے لگے کہ کیا آپ کا ٹی وی سٹیشن بھی ہے؟ مَیں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارا ٹی وی سٹیشن ہے۔ وہ مجھے گھر کے اندر لے گئے۔ وہاں پر حضور رحمہ اللہ کی مجلس سوال و جواب لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ گزشتہ چھ سال سے آپ کا ٹیلی ویژن دیکھ رہے ہیں اور آج کسی احمدی سے میری پہلی ملاقات ہے۔ اس دوران سنٹرل مسجد کے امام اور جماعت نصر الاسلام کے سیکرٹری وغیرہ بھی آ گئے اور علاقہ کی کچھ اور سرکردہ شخصیات بھی آ گئیں اور الحاجی نے بتایا کہ ہم سب اکٹھے ہو کر آپ کا پروگرام دیکھتے ہیں۔ الحاجی گربا جماعت نصر الاسلام ایسٹ نائیجیریا کے چیئرمین اور سپریم کونسل فار اسلامک افیئرز کے ڈپٹی چیئرمین ہیں۔ جماعت نصر الاسلام ہمیشہ جماعت کی مخالف رہی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس قسم کے مخالف عمائدین کو بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم آپ کے امام کے انگریزی کے سوال و جواب اور لقاء مع العرب با قاعدہ سنتے ہیں۔ انڈونیشین اور بنگلہ پروگراموں کی ہمیں سمجھ تو نہیں آتی لیکن ان کی تلاوت اور نظمیں وغیرہ ہمیں بہت اچھی لگتی ہیں۔ اور واقعی یہ بنگلہ اور انڈونیشین کی تلاوت ماشاء اللہ اچھی ہوتی ہے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

اس کے علاوہ دیگر ٹی وی ریڈیو پروگرام ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ممالک کے ٹی وی چینلز پر جماعت کو اسلام کا پُرامن پیغام پہنچانے کی توفیق عطا ہوئی۔ امسال 1022 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ قریباً 1440 گھنٹے وقت ملا اور تین کروڑ بیس لاکھ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو بھی اشاعت اسلام کا ایک مفید اور کارآمد ذریعہ ہے۔ افریقہ میں بالخصوص ریڈیو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے اور دور دور کے علاقوں میں پیغام پہنچانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

بورکینا فاسو ایک غریب ملک ہے۔ یہاں میڈیا کے ذریعہ عوام الناس تک پہنچنے کا مؤثر ذریعہ ریڈیو ہے اور

جماعت اس سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے۔ اس وقت ملک کے 23 بڑے شہروں میں ہفتہ وار 28 گھنٹے کے 29 پروگرام تین مقامی زبانوں میں باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں خصوصی پروگرام پورا مہینہ نشر ہوتے رہے۔ یہاں ریڈیو کے علاوہ دیگر ریڈیو سٹیشن پر 1560 گھنٹے کے پروگرام نشر ہوئے اور اس طرح ملک کے اکثر حصوں تک ہمارا پیغام پہنچا۔

اسکے علاوہ بورکینا فاسو میں جماعت کا ایک ریڈیو چل رہا ہے، ریڈیو اسلامک احمدیہ (Radio Islamic Ahmadiyya) کے نام سے۔ اس سال یہاں بورکینا فاسو کے دوسرے بڑے شہر ''بوبوجلاسو'' میں احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے قیام کی توفیق ملی اور اس میں ملک کی تین زبانوں میں 13 گھنٹے کی نشریات ہوتی ہیں۔ علاقہ کی قریباً ایک ملین آبادی ہے جو اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اب اس احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے 2971 گھنٹے کے 3960 پروگرام نشر ہو چکے ہیں اور یہ عوام میں بڑا Popular ہو رہا ہے۔ اب 13 گھنٹے سے بڑھا کر عوام کے مطالبہ پر اسکی نشریات 17 گھنٹے تک کی جا رہی ہیں۔

❁ مکرم وُدراگو ابراہیم صاحب لکھتے ہیں: ''جب سے ریڈیو شروع ہوا ہے میں نے ایک دن بھی ناغہ نہیں کیا۔ روزانہ نشریات سنتا ہوں۔ یقیناً احمدیت چاروں کونوں میں اسلام پھیلانے آئی ہے۔ آپ دشمن کے مخالفانہ پروپیگنڈہ سے نہ گھبرائیں''۔

❁ جا کیتے زینب لکھتی ہیں کہ: ''میرا دل خوشی اور جوش سے بھرپور ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ یہ ریڈیو ہمیشہ قیامت تک چلتا رہے۔ ریڈیو پر نشریات سن کر پتہ چلا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔'' انہوں نے ریڈیو کیلئے چندہ بھی بھجوایا۔

❁ پھر الحاج گمسورے صاحب لکھتے ہیں کہ: ''ریڈیو پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس پیارے انداز سے کیا جاتا ہے کہ دل خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں لیکن یہ اسلام کی باتیں دل کی گہرائیوں تک پہنچتی ہیں۔

❁ پھر ایک صاحب ہیں وہاں عمر بگایاں صاحب جو انگلش کے پروفیسر ہیں اور پہلے مسلمان تھے اور اسلام سے تقریباً بددل ہو چکے تھے۔ نام کا اسلام ہی ان میں رہ گیا تھا بلکہ اسلام کو برا بھلا بھی کہنا شروع کر دیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ ''پہلے اگر ریڈیو پر کسی مولوی صاحب کی تقریر ہوتی تو میں چینل بدل دیتا تھا یا ریڈیو بند کر دیتا تھا۔ ریڈیو اسلامک احمدیہ اتفاقاً تھوڑا سا سنا تو محسوس ہوا کہ یہ ایک غیر معمولی ریڈیو ہے۔ آہستہ آہستہ اسلام سمجھ آنا شروع ہوا ہے۔'' اب خدا کے فضل سے یہ دوست احمدیت قبول کر چکے ہیں اور ماشاء اللہ بہت مخلص ہیں۔

غانا میں جماعت کے پروگراموں کو نمایاں Coverage ملی ہے۔ ملکی ٹی وی نے 16 گھنٹے پر مشتمل ان کے 53 پروگرام نشر کیے ہیں اور ریڈیو پر 230 گھنٹوں پر مشتمل 440 پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ: ''عیسائی چرچوں نے کوشش کی تھی کہ کسی طرح ٹی وی یہ وقت ان کو دے دے اور انہوں نے ہم سے زیادہ رقم دینے کی آفر بھی کی لیکن ٹی وی کے ادارہ نے ان کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور یہ وقت ہمیں دے دیا۔

گیمبیا (Gambia) میں بھی جماعت کو میڈیا میں غیر معمولی کوریج مل رہی ہے باوجود ساری مخالفت کے۔ صرف گزشتہ ایک سال میں ان کے ہفتہ وار 52 گھنٹوں پر مشتمل 277 پروگرام نیشنل ٹی وی اور ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے ہیں۔

ٹوگو میں دورانِ سال 48 گھنٹوں پر مشتمل ہفتہ وار 104 ریڈیو پروگرام نشر ہوئے ہیں۔

یوگنڈا میں جماعت کو مختلف ریڈیو چینلز پر 314 گھنٹوں پر مشتمل 158 پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی جس کے ذریعہ پانچ ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اس طرح مڈغاسکر میں گیارہ پروگرام مقامی ٹی وی پر اور 20 تین ریڈیو چینلز پر نشر ہوئے۔

گیانا میں جماعت کے ہفتہ وار 52 گھنٹے کے پروگرام ٹی وی پر اور ہفتہ وار 14 گھنٹے کے پروگرام ریڈیو پر نشر ہوئے ہیں۔

سرینام میں جماعت کو دورانِ سال ملکی ٹی وی پر اپنے پروگرام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ تقریباً 22 گھنٹے پر مشتمل 83 پروگرام نشر ہوئے۔

اسی طرح جماعت ہالینڈ کو بھی مقامی ریڈیو سٹیشنز پر پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور ناروے (Norway) کو بھی۔

مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک کے ریڈیو سٹیشنز پر 6,317 گھنٹے پر مشتمل ہمارے 7,395 پروگرام نشر ہوئے ہیں جن کے ذریعہ محتاط اندازے کے مطابق چار کروڑ 37 لاکھ 76 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

اخبارات میں کوریج

اسی طرح امسال 228 اخبارات میں جماعت کے آرٹیکل شائع ہوئے ہیں اور بعض ممالک میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتب سیریز کی صورت میں نمایاں طور پر شائع کی گئی ہیں۔ اس ذریعہ سے اندازاً ایک کروڑ 90 لاکھ 72 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

احمدیہ ویب سائٹ
(Ahmadiyya Website)

پھر جماعت کی ایک ویب سائٹ ہے جو مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کے زیر نگرانی چل رہی ہے۔ اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کو انڈیکس کے ساتھ DVD پر محفوظ کیا ہے یعنی ایسی ڈیجیٹل ڈسک (Digital Disk) جس میں آڈیو، ویڈیو اور ہر قسم کا ڈیٹا (Data) محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اور درج ذیل کتب کا انگریزی ترجمہ آڈیو CDs پر محفوظ کیا ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، پیغام صلح، ہماری تعلیم اور اسی طرح درج ذیل اردو کتب کو بھی آڈیو سی ڈیز پر محفوظ کیا ہے اسلامی اصول کی فلاسفی، لیکچر لاہور، برکات الدعا، ملفوظات۔

اسی طرح مولانا شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ کی آڈیو سی ڈی تیار کی ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کی بھی آڈیو سی ڈی تیار کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ:

1) Islam's Response to Contemporary Issues.
2) Revelation,Rationality, Knowledge and Truth.
3) Christianity a journey from facts to fiction.
4) Murder in the name of Allah.

اسی طرح نظمیں وغیرہ ہیں۔ حضور رحمہ اللہ کی ترجمۃ القرآن کی 65 کلاسیں آڈیو سی ڈی پر آ چکی ہیں اور یہ سارا میٹیریل (Material) وہ کہتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ (Website) پر دستیاب ہے اور درجِ ذیل رسائل بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ ان میں روزنامہ الفضل ربوہ، الفضل انٹرنیشنل لندن، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، رسالہ اَلتَّقْوٰی اور حضور رحمہ اللہ کے گزشتہ دو سالوں کے خطبات اُردو متن اور انگلش ترجمہ کے ساتھ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتب ہیں۔

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق

اب کچھ ذیلی شعبے ہیں۔ ہومیوپیتھک ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ ہے۔ یہ ویب سائٹ بھی انہیں میں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیوپیتھک طریقۂ علاج کو بکثرت فروغ ہو رہا ہے اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانے قائم کیے جا رہے ہیں۔ 55 ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق ایسے 632 چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ اس سال ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ 91 ہزار افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ ان مریضوں میں ایک بھاری تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کی ہے۔ یہ مفت علاج رنگ و نسل اور مذہب کے فرق سے بالا رہ کر کیا جاتا ہے اور محض خلق اللہ کی بھلائی پیش نظر ہوتی ہے۔

مغربی ممالک میں سے انگلستان اور جرمنی اور افریقن ممالک میں سے غانا نے جس منظم طریق سے اس کام کو آگے بڑھایا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ انگلستان میں دورانِ سال 25 ہزار سے زائد افراد کو علاج کی سہولت مہیا کی گئی۔ جرمنی میں 13 ہزار سے زائد مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا۔ غانا میں 23 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور یہاں غانا میں چھوٹے بڑے 31 شفاخانے ہیں۔ اور غانا کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ سارے افریقن ممالک کو ادویات غانا سے بھجوائی جاتی ہیں۔

انڈونیشیا میں بھی 328 چھوٹے بڑے شفاخانے قائم کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح احمدیہ ہومیو ڈسپنسری قادیان ہے جو وقف جدید کی زیرِ نگرانی کام کر رہی ہے اور یہاں بھی دورانِ سال 50 ہزار سے زائد لوگوں کا علاج کیا گیا۔ اسکے علاوہ دو کیمپ ہماچل میں لگائے گئے ہیں جہاں گیارہ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے اور انہیں دوا مہیا کی گئی۔ قادیان کے علاوہ ہندوستان میں بیس سے زائد جگہوں پر ہومیوپیتھک علاج کا انتظام موجود ہے۔

پھر ربوہ میں طاہر ہومیوپیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (Tahir Homeopathic Research Institute) ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر وقار منظور بسرا کی زیرِ نگرانی بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ گزشتہ ایک سال کی رپورٹ کے مطابق یہاں کل 79 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا ہے جن میں سے پچاس ہزار مریضوں کا تعلق ربوہ سے ہے۔ اسکے علاوہ ملک کے طول و عرض سے غیر از جماعت مریضوں کی غیر معمولی تعداد علاج کی غرض سے آتی ہے۔ گزشتہ سال پندرہ ہزار غیر از جماعت مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں اکثریت مزدوروں، کسانوں کی ہی ہوتی ہے لیکن بہت پڑھے لکھے اور تاجر اور اعلیٰ افسران بھی آتے ہیں۔

❁ بینن سے مکرم عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو پچھلے 19 سال سے سنتا تو تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا اس کا علاج انہوں نے حضور کے نسخہ سے کیا جو تین ماہ جاری رہا۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ اس نے بولنا شروع کر دیا ہے۔ الحمدللہ

❁ پھر گیمبیا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایک 55 سالہ شخص کے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ اس کا ایک گردہ اپنی جگہ سے ہل چکا ہے۔ اسے ہومیوپیتھی نسخہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کی۔

❁ فرانس سے مکرمہ نصرت قدسیہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ایک غیر از جماعت خاتون کے ہاں تین بچے پیدائش کے بعد وفات پا چکے تھے۔ ان کا ہومیوپیتھی علاج کیا گیا۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے جو ماشاء اللہ صحتمند ہے۔

❁ پھر گیمبیا سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بانی گاؤں میں ایک خاتون جس کی عمر Late 30s میں تھی اور سات سال سے اس کے ہاں کوئی پیدائش نہ ہوئی تھی۔ وہ دیگر کئی بیماریوں میں بھی مبتلا تھی۔ اس کا علاج کیا گیا اور اب بفضلہٖ تعالیٰ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پورا گاؤں حیرت زدہ ہے کہ اس کے ہاں تو اولاد ہو ہی نہیں سکتی تھی، یہ سب کیسے ہوا؟

❁ ایک غیر از جماعت دوست کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے تھے کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے پہلے کافی علاج کروایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک سال قبل ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک احمدی نے انہیں کہا کہ آپ ہماری جماعت کے کلینک ربوہ سے علاج کروائیں جس پر وہ رضامند ہو گئے۔ علاج شروع ہونے کے بعد جب ان کے ٹیسٹ (Test) کروائے گئے تو رپورٹ پہلے سے بہت بہتر تھی علاج مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ امید سے ہو گئیں اور یکم جولائی 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کے آٹھ سال بعد بیٹا عطا کیا جو بالکل صحتمند ہے۔ الحمدللہ۔

❁ اسی طرح ایک صاحب کی انگلی کٹ کر علیحدہ ہو گئی تھی۔ ہسپتال میں ڈاکٹروں نے کٹی انگلی ٹانکے لگا کر جوڑ دی لیکن کچھ ہی دنوں بعد انگلی کا وہ حصہ جو حادثہ میں کٹ کر علیحدہ ہوا تھا سیاہ ہو گیا اور اس میں گینگرین ہو گئی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ لازماً انگلی کاٹنا پڑے گی۔ وہ طاہر ہومیوپیتھک کلینک میں علاج کیلئے آئے اور مسلسل دو سال تک لمبا علاج جاری رہا اور الحمدللہ کہ اُن کی انگلی بالکل ٹھیک ہو چکی ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزّت میں بڑھاتا ہے، جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

طالب دعا: اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر کسی کو علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہئے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ، کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اسکے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

نادار، ضرورتمند اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورت مند اور یتیموں کی مالی امداد۔ یہ بھی جو خدمت خلق ہے، اِس جہاد میں بھی جماعت احمدیہ مصروف ہے۔ ہندوستان، بنگلہ دیش اور دوسرے غریب ممالک میں ضرورتمندوں کی امداد کیلئے جو رقمیں خرچ کی جا رہی ہیں ان رقموں کا شمار ممکن نہیں ہے۔ بہرحال بہت زیادہ ان میں خرچ ہو رہا ہے۔ افریقن ممالک میں بھی یہ خدمت خلق کا کام بہت زیادہ ہو رہا ہے۔ ہسپتالوں کے ذریعہ سے بھی، سکولوں کے ذریعہ سے بھی اور یہاں موبائل ڈسپنسریاں بھی جاتی ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First)

Humanity First انگلستان بھی خدمت میں کافی نمایاں ہے۔ گزشتہ ایک سال میں قریباً 80 ٹن وزنی امدادی سامان جس میں خوراک، کپڑے اور ادویات، سکولوں کیلئے فرنیچر اور جنریٹر وغیرہ شامل ہیں گیمبیا، سیرالیون اور بورکینا فاسو بھجوایا گیا۔

اب ہیومینٹی فرسٹ نے مستقل نوعیت کے بھی کام شروع کیے ہیں۔ پراجیکٹس (Projects) شروع کیے ہیں۔ اس میں افریقہ کے تین ممالک بورکینا فاسو، گیمبیا اور سیرالیون میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کیلئے پانچ مراکز قائم کیے ہیں۔ غریبوں کیلئے بالکل مفت تعلیم کا انتظام ہے۔ بورکینا فاسو میں دس کمپیوٹرز کے ذریعہ کام شروع کیا گیا تھا اب ان کو چالیس کمپیوٹر مہیا کر دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تین شفٹوں میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

اسی طرح بورکینا فاسو میں عورتوں کیلئے سلائی کا اسکول کھولا گیا ہے اور سلائی سکھانے کے بعد یہاں سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔ پھر اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف ہیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفات سے قبل ایک خطبہ جمعہ میں عراق کے مظلوم عوام کی مدد کیلئے اعلان فرمایا تھا۔ اس کیلئے بھی ایک رقم اکٹھی ہو چکی ہے اور جیسے ہی حالات اس قابل ہوئے، رابطے کیے جا رہے ہیں وہاں انشاء اللہ امداد فراہم کی جاسکے گی اور اس کیلئے پروگرام بنایا جا رہا ہے۔

مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات

اب مختلف شعبوں میں جو جماعتی ترقی ہے اسکے کوائف مختصراً پیش کرتا ہوں۔ مواد تو کافی ہے لیکن مجھے بیچ میں سے چھانٹی کرنی پڑے گی۔

ہندوستان: ہندوستان کی امسال کی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ اُنیس ہزار چھ سو پچیس (119625) ہے۔ 65 اماموں نے بھی احمدیت قبول کی ہے جو احمدیت قبول کر رہے ہیں ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

نگران دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب لکھتے ہیں کہ: ’’ضلع فیروز پور کے گاؤں سنتو والا میں 14 گھر مسلمانوں کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب گھرانے جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔ یہاں کے صدر جماعت بالی شاہ صاحب نے بیان کیا کہ احمدیت میں شامل ہونے سے پہلے وہ خود اور دیگر مسلمان قبروں کے آگے سجدے کرتے تھے بلکہ انکی پوجا کیا کرتے تھے۔ اب احمدیت کی برکت سے ہم یہ سب شرک چھوڑ کر نمازی بن چکے ہیں اور نشہ کی بدترین لعنت سے بھی محفوظ ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ قادیان میں حاضری بھی پچاس ہزار سے اوپر تھی اور یہ حاضری ان کے اب تک کے جلسوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ ہے۔

غیروں کا اعتراف: ہماچل کے سنت بابا فقیر چند جی نے ایک ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر اپنی تقریر میں کہا: ’’غیر احمدی لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ جماعت احمدیہ کے لوگوں سے بہت ملتے ہیں۔ ان کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے پروگراموں میں ان کو بلاتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی مثال سُوئی کی ہے اور تمہاری مثال قینچی کی ہے۔ جماعت احمدیہ لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتی ہے اور تم لوگوں کو ایک دوسرے سے کاٹنے کا کام کرتے ہو۔‘‘

کینیا: کینیا (Kenya) کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کی بیعتوں کی تعداد 1,63,183 ہے۔ امیر صاحب کینیا بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس وقت نیروبی کے مضافات میں 5 نئے علاقوں میں بہترین فعال جماعتیں بن چکی ہیں اور باقاعدہ مالی نظام میں شامل ہو چکی ہیں۔ ان سب جگہوں پر معلمین کا تقرر ہو چکا ہے۔ کیسرانی (Kasrani) کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر بھی مکمل ہو چکی ہے۔ یہ مزید بیان کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے کینیا میں ایسی ایسی جگہوں پر احمدیت کے پودے لگے ہیں جہاں گزشتہ پچاس سال میں احمدیت کا نشان تک نہ تھا اور ایسے علاقوں میں مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جہاں مخالفین احمدیت کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ یہاں پر احمدیہ مساجد بھی تعمیر ہو سکتی ہیں۔ ان علاقوں اور شہروں میں کینیا کے بڑے شہر نکورو (Nakuro) اور ایلڈوریٹ (Eldorot) ہیں جہاں ہمیشہ احمدیت کی مخالفت رہی ہے۔ لیکن اب چند ماہ میں ہزاروں کے حساب سے یہاں بیعتیں ہوئی ہیں اور جماعت کو عظیم الشان مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں سے ایک طرف چند میل کے فاصلہ پر کریچو (Karicho) شہر ہے اور دوسری طرف نواشہ (Newasha) کا شہر ہے (اگر مَیں صحیح تلفظ بول رہا ہوں تو) بہرحال ان علاقوں اور شہروں میں کبھی ایک احمدی نہیں تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعتیں بن چکی ہیں اور نکورو (Nakuro) میں امسال کینیا کا پانچواں کلینک شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

ایتھوپیا: پھر ایتھوپیا۔ اس ملک کو حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ملک اُن ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال جماعت کو میدانِ تبلیغ میں کامیابیاں عطا ہوئی تھیں۔ امسال بھی جماعت کینیا سے تبلیغی وفود یہاں جاتے رہے جہاں تبلیغی پروگراموں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پولیس ان کو پکڑ کر واپس بھجوا دیتی لیکن انہوں نے صبر و ہمت سے اپنا کام جاری رکھا اور ایتھوپیا کی امسال کی بیعتوں کی تعداد 74,000 تک پہنچ چکی ہے۔

ایتھوپیا میں Dida Mega کے مقام پر جماعت کی پہلی مسجد، مسجد بلال کی تعمیر ہو چکی ہے۔ بیشک یہ ایک چھوٹی اور سادہ سی مسجد ہے۔ ابھی ابتدا ہے۔ یہ مسجد انشاء اللہ ارضِ بلال میں آئندہ سینکڑوں ہزاروں مساجد کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

اللہ کرے کہ اس ملک میں بھی پھر سے انصاف پسند اور عقل وفہم رکھنے والے حکمران آئیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھے اور جماعت کی تبلیغ میں کسی قسم کی روک نہ ڈالیں۔

اریٹیریا: جماعت کینیا نے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہاں اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے اور اریٹیریا میں 45,000 بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی ہے۔ یہ کینیا کے سپرد تھا اور بعض نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

جبوتی: جبوتی یہ ملک بھی کینیا جماعت کے سپرد ہے اور امسال جبوتی کی بیعتوں کی تعداد 11,000 تک پہنچی ہے اور کئی نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

تنزانیہ: جماعت تنزانیہ کو دورانِ سال 17,000 سے زائد بیعتوں کی توفیق ملی ہے اور 20 نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ ٹانگا (Tanga) کے ایک گاؤں لُوسانیا (Lusanya) میں اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی سے نوازا ہے۔ ایک تبلیغی جلسے کے بعد جب دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے نمبر دار کھڑے ہوئے اور یہ اعلان کیا کہ ہمیں یہ سب شرائط اور باتیں منظور ہیں اور میں سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس پر گاؤں کے تمام حاضرین نے یکجائی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ گاؤں اُگ وِینو (Ugweno) گاؤں کے قریب ہے جہاں کی اکثریت احمدی ہو چکی ہے۔ اس علاقہ کی گورنمنٹ نے اپنے اجلاس میں پاس کیا تھا کہ آئندہ سے اس گاؤں کا نام ’’احمدیہ اُگ وِینو‘‘ (Ahmadiyya Ugweno) ہوگا۔ چنانچہ مین روڈ پر مسجد کے باہر احمدیہ اُگ وِینو (Ahmadiyya Ugweno) کا بڑا سائن بورڈ (Sign Board) لگا دیا گیا ہے۔

یوگنڈا: جماعت یوگنڈا کو امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 4,400 بیعتوں کی توفیق ملی۔ اور روانڈا میں بھی انہوں نے وفد بھیجا اور 20 بیعتیں وہاں ہوئیں۔

غانا: غانا کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ نو ہزار سے اوپر بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ غانا کو ملکی سطح پر بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا لکھتے ہیں: ’’غانا کی پارلیمنٹ نے ملک میں صلح اور امن کی فضا قائم کرنے کیلئے ایک مصالحاتی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ صدر مملکت غانا نے اس کمیشن کیلئے پورے ملک سے صرف نو افراد کا انتخاب کیا۔ ان میں امیر جماعت احمدیہ غانا کو شامل کیا گیا۔ امیر جماعت غانا واحد مسلمان ہیں جو اس کمیشن میں شامل ہیں اور خدا کے فضل سے یہ امر جماعت احمدیہ غانا کیلئے ایک اعزاز ہے۔ ایک پیراماؤنٹ چیف نے کہا کہ امیر جماعت احمدیہ غانا کی اس کمیشن میں شمولیت سے مجھے اور کئی غانین کو تسلی ہے کہ یہ کمیشن اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہوگا۔

نائیجر: نائیجر کے سلطان آف آگادیس (Agadez) یہاں موجود بھی ہیں۔ ان کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان ہیں اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں (Traditional Rulers) کے پریذیڈنٹ ہیں اور صدرِ مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل ہیں۔ یہ امسال جلسہ سالانہ بینن میں اپنے بارہ رُکنی وفد کے ساتھ دو ہزار پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد بھی ایک ہفتہ بینن میں مقیم رہے اور امیر صاحب بینن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں گئے اور احمدیت کو قریب سے دیکھا۔ نائیجر واپسی سے قبل اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں بیعت کر کے واپس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اپنے بارہ رُکنی وفد کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے اور کہا کہ بینن کے جلسہ میں ہزاروں افراد کو نماز پڑھتے دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔ ہم مسلمان ملک سے آئے ہیں مگر وہاں کبھی بھی اس قدر بڑا اجتماع خالصۃً للہ ہوتے نہیں دیکھا۔

اصغر علی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہم احمدی جماعتوں کے دورے پر تھے۔ ہماری گاڑی کے اوپر لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے جن پر صرف اونچی آواز میں سورہ رحمن کی تلاوت چلتی رہتی ہے۔ ایک گاؤں کے پاس سے گزر کے اپنی ایک احمدی جماعت ’’مدکا‘‘ میں گئے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ راستہ میں پڑنے والے گاؤں ’’بے‘‘ کے نوجوانوں کا ایک بڑا ہجوم سڑک پر کھڑا ہے اور انہوں نے روڈ بلاک کی ہوئی ہے۔ جب ہم نے گاڑی روکی تو سارے ہجوم نے ہمیں گھیر لیا اور سب نے اونچی آواز میں بولنا شروع کر دیا کہ آپ ہمارے پاس کیوں نہیں رُکتے؟ آج ہم آپکو یہاں سے جانے نہیں دیں گے جب تک آپ ہمیں پیغام نہیں دیں گے۔ چنانچہ ان کو احمدیت کا تعارف کروایا۔ وہ سب خاموشی سے سنتے رہے۔ آخر پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم بھی احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر ان کو سمجھایا گیا کہ ایسے نہیں۔ یہاں پر آپ کے امام صاحب ہیں، بادشاہ ہیں اور دیگر بزرگ ہیں آپ ان سے پہلے مشورہ کریں پھر اکٹھے ہو کر کوئی فیصلہ کریں۔ چنانچہ اس پر وہ نوجوان راضی ہو گئے۔ دو دن انہوں نے یہی بات اپنے امام صاحب اور گاؤں کے دیگر افراد کے سامنے رکھی۔ چنانچہ تیسرے دن اس گاؤں کا وفد 35 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہمارے مربی ہاؤس پہنچا اور کہا کہ ہم آپ کو اطلاع دینے آئے ہیں کہ چار ہزار افراد پر مشتمل گاؤں سارے کا سارا بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ یہاں بھی ایک بہت بڑی اور مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

ساوے (Save) کا شہر بینن کے وسط میں ہے۔ یہاں کے کمشنر نے از خود جماعت کے پاس اپنا وفد بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بینن کے وسط میں احمدیت کی مسجد اور ہسپتال موجود ہو اس لیے ہم آپ کو دو ایکڑ زمین دے رہے ہیں۔ کنگ آف ساوے کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے کمشنر کو بلوایا اور کہا کہ جماعت کو دو ایکڑ سے بھی زیادہ زمین دو اور عین شہر کے اندر دو تاکہ اگر 20 یا 25 سال کے بعد بھی جماعت کوئی کام کرنا چاہے تو اس کے پاس یہاں زمین موجود ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ — کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے — مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا — میرا بُستاں کلامِ احمد ہے
ابنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو — اس سے بہتر غُلامِ احمد ہے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

آئیوری کوسٹ: امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں: خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک دیہاتوں میں تبلیغ کے نتیجہ میں کامیابیاں عطا ہوتی رہی ہیں لیکن اب شہروں میں اللہ کے فضل سے کامیابیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ Gagnoa شہر میں ایک پورے محلہ نے احمدیت قبول کی ہے۔ یہ شہر آئیوری کوسٹ کے پانچ بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے بعد کورگو شہر میں بھی نمایاں کامیابی ہوئی ہے اور آبدجان سے قریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک اہم شہر داگو کا ایک محلہ اپنی مسجد، امام اور نمازیوں سمیت احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

لائبیریا: جماعت لائبیریا کو بھی امسال بڑے نامساعد حالات میں کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ابھی وہاں کے حالات بہت خراب اور تکلیف دہ ہیں۔ لوگ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے حالات جلد بدلے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے تین نئے مقامات پر جماعت قائم ہوئی ہے اور ایک ہزار پانچ سو سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور دورانِ سال انہوں نے وقارِ عمل کر کے ایک مسجد تعمیر کی اور اس ایک اضافہ کے ساتھ اب ہماری مساجد کی کل تعداد 177 ہو چکی ہے۔

بورکینا فاسو: اس سال بورکینا فاسو میں 15 مختلف قوموں کے 92,800 سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ دس چیف اور 22 ائمہ نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

ظفر احمد صاحب مبلغ بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ریجن واگا دُوگو کے ایک گاؤں مانسینے (Mansione) میں تبلیغ کا وقت مقرر کیا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام مسلمان مسجد میں بیٹھے تھے اور اس گاؤں کے تمام مشرک ایک سکول میں جمع تھے۔ ہم نے مسجد میں تبلیغ شروع کی تو مشرکوں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ کی تبلیغ صرف مسلمانوں کیلئے ہے؟ آپ اسکول میں آ کر ہمیں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ سب مشرکوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا تو اس گاؤں کے تمام مسلمانوں اور مشرکین نے اسلام قبول کر لیا۔

کونگو: امیر صاحب کونگو (Congo) لکھتے ہیں کہ: ’’وہ علاقے جہاں باغیوں کا قبضہ ہے اور ہمارا جانا ناممکن ہے لیکن وہاں کے باشندے ساتھ والے صوبہ کا ٹانگا (Katanga) میں آ جا سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں 1940ء میں کینیا اور تنزانیہ کے ذریعہ احمدیت کا لٹریچر پہنچا تھا اور لوگوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ اس دفعہ جب ہمارا وفد کاٹانگا (Katanga) کے دورہ پر پہنچا تو ایک بزرگ ابراہیم نامی کو جب یہ علم ہوا کہ یہاں احمدی مبلغ آیا ہے تو وہ ملنے کیلئے آئے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں پوچھنے لگے۔ اپنے ساتھ بیعت فارم اور اس وقت ان کو جو جواب ملا تھا لے کر آئے کہ میری بیعت قبول ہوئی تھی۔ ہم اس وقت سے احمدی ہیں مگر اسکے بعد سے ہم سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ ان کو تفصیل سے بتایا گیا کہ اب ہمارے چوتھے خلیفہ ہیں (حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی کی بات ہے) تو ابراہیم صاحب حضور رحمہ اللہ کی تصویر ساتھ لے کر گئے اور کہنے لگے کہ اب ہم سب ایک وفد بنا کر ملنے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ ایک پرانی جماعت کے ساتھ بھی رابطہ کے سامان پیدا فرما دیئے۔

نائیجیریا: نائیجیریا (Nigeria) میں گزشتہ دو سالوں سے بیعتوں کے حصول میں جو کامیابیاں مل رہی ہیں یہ سلسلہ دورانِ سال بھی جاری رہا۔ اور امسال ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد دو لاکھ چھ ہزار سے اوپر ہے۔ 26 اماموں نے احمدیت قبول کی ہے۔

کیمرون: جماعت نائیجیریا کو ہمسایہ ممالک کیمرون (Cameroon)، چاڈ (Chad) اور ایکواٹوریل گنی (Equatorial Guinea) میں بھی کامیابیاں ملی ہیں۔ کیمرون میں امسال 725 بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں کے مقامی نوجوان جامعہ احمدیہ نائیجیریا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خدمت پر مامور ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعت مستحکم ہو رہی ہے۔

چاڈ: چاڈ (Chad) میں دورانِ سال 213 بیعتیں عطا ہوئی ہیں۔ یہاں گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد 43 تھی۔ یہاں بھی نائیجیریا کے ذریعہ سے ہے۔

ایکٹوریل گنی: ایکٹوریل گنی میں بھی جماعت نائیجیریا کو 18 بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔

سالومن آئی لینڈز: سالومن آئی لینڈز (Solomon Islands)، یہاں ساؤتھ پیسیفک کے جزائر ممالک میں جماعت کو منظم اور مستحکم کرنے کیلئے دو سال قبل جماعت آسٹریلیا کے سپرد چار جزائر ممالک کیے گئے۔ انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے اور سالومن آئی لینڈز میں ایک داعی الی اللہ کو بھجوایا ہے جنہوں نے دو ماہ وہاں کام کیا۔ پرانے احمدیوں کو تلاش کیا، ریڈیو پر اعلان کروائے۔ اس کوشش کے نتیجہ میں اب پچاس افراد پر مشتمل جماعت منظم ہو چکی ہے اور نئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اور جماعت کا قیام بھی عمل میں آ گیا ہے۔ الحمدللہ۔

انڈونیشیا: انڈ نیشیا جماعت کو دورانِ سال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ بعض علاقوں میں مساجد پر حملے ہوئے اور جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں کے گھروں کو لوٹا گیا اور جلایا گیا۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور ایک ہزار سات سو سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی ہے اور پانچ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ بڑی مخلص جماعتیں ہیں یہ انڈونیشیا کی۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش جماعت نے بھی امسال اللہ کے فضل سے نامساعد حالات کے باوجود اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے اور ایک ہزار تین سو سے زائد نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔

یہ چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے ہیں جو لوگوں کے ایمان بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ کھلنا کے علاقہ میں ایک تبلیغی میٹنگ کے دوران ایک غریب آدمی سخاوت جمعدار۔ جو مچھلی پکڑ رہا تھا اپنا کام چھوڑ کر ہماری تبلیغی نشست میں آ گیا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے مچھلی پکڑنے کیلئے جونہی جال پھینکا تو دو بڑی بڑی مچھلیاں اس میں پھنس گئیں۔ تو یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ جہاں کئی ہفتوں سے مجھے اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو وہاں اچانک اکٹھی دو بڑی مچھلیاں جو جال میں آئی ہیں تو ضرور یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔ پس وہ اپنی مچھلیاں لے کر معلمین کے پاس آیا اور ایک مچھلی تحفۃً پیش کر کے اپنا ماجرا سنایا اور بیعت کر لی۔

جرمنی: یورپ میں جماعت جرمنی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ملک اور دیگر سپرد ممالک میں سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ جرمنی میں پندرہ اقوام سے تعلق رکھنے والے 125/افراد نے بیعت کی ہے۔ اسکے علاوہ جرمنی نے بوزنیا (Bosnia)، سلوو ینیا (Slovenia)، ہنگری (Hungary)، کوسووو (Kosovo)، بلغاریہ (Bulgaria)، مالٹا (Malta) اور رومانیہ (Romania) میں بھی تبلیغی میدان میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جماعت جرمنی کو الجیریا اور یمن میں بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ یہاں سے بہت سے مخلص احمدی دوست اِن ممالک میں وقفِ عارضی پر گئے اور اس دوران انہوں نے الجزائر میں 168 اور یمن میں 36 بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق پائی۔

الجزائر میں حالیہ زلزلہ سے متأثر ہونے والے افراد کی جماعت جرمنی نے حسبِ توفیق مدد بھی کی۔ ہنگری میں انہوں نے تبلیغی وفود بھجوائے اور 19 بیعتیں حاصل کی ہیں۔ ان نومبایعین میں ہنگیرین اور افریکان (Africaan) اقوام کے لوگ شامل ہیں۔ کوسووو (Kosovo) میں 13 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اسی طرح سلوو ینیا وغیرہ میں بھی۔

جماعت احمدیہ فرانس نے بھی امسال مختلف شہروں میں 126 تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا ہے اور انہیں اس سال 80 بیعتیں حاصل ہوئی ہیں۔

مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی کے ایمان افروز واقعات

اس ترقی کے ساتھ ساتھ مخالفین کا پروپیگنڈہ بھی جاری رہتا ہے اور اسکے نتیجہ میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہتا ہے۔

۞ بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ نارتھ میں جماعت ’’توئی (Toui)‘‘ میں ہم نومبایعین کی تربیت میں مصروف تھے تو ساتھ والے گاؤں ’’توئی گار‘‘ (Toui Gare) کے کچھ نوجوان خاکسار کے پاس پہنچے، اپنے گاؤں آنے اور تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اگلے دن ہی ان کے محلہ کی مسجد میں پیغام حق پہنچایا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ ہم سب بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن بیعت سے قبل ہم گاؤں کی جامع مسجد میں جائیں گے تا کہ وہاں امام اور باقی لوگ اکٹھے ہوں اور سب مل کر بیعت کریں۔ چنانچہ جامع مسجد میں جلسہ شروع ہوا۔ یہاں کے بڑے امام اور اسکے ساتھی نے احمدیت کے خلاف تقریر کی۔ اس پر یہ نوجوان بول اٹھے کہ تم دونوں امام جھوٹے ہو اور احمدیت سچی ہے، ہم احمدی ہیں۔ یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے۔ اسکے بعد خاکسار نے ان دونوں اماموں سے سرکردہ افراد کی موجودگی میں گفتگو کی اور احمدیت کی اصل حقیقت سے ان کو آگاہ کیا۔ اس پر ان اماموں نے کہا کہ ہم غلطی پر تھے۔ آج ہم نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب دو دن بعد عید آنے والی ہے عید کے دن ہم اجتماعی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کریں گے۔ چنانچہ عید کے دن اس گاؤں کے چھ ہزار افراد نے احمدیت قبول کی جہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعت بن چکی ہے اور ان کے جلسہ کا انعقاد بھی ہو چکا ہے۔

۞ پھر کینیا کے مبلغ جمیل صاحب لکھتے ہیں کہ موہوڈو (Muhudu) نامی گاؤں میں کافی عرصہ سے تبلیغ جاری تھی لیکن صومالی مسلمانوں کی شدید مخالفت نے ہمارے داعی الی اللہ کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیا۔ صومالی مسلمانوں کے ڈر سے مقامی سنّی مسلمان ہماری بات سننے سے انکار کر دیتے تھے۔ چنانچہ جب مقامی لوگوں نے صومالیوں کو شرارتوں میں بڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ صومالیوں کو یہاں سے نکالا جائے اور احمدی جو پُرامن ہیں انہیں یہاں تبلیغ کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ مقامی لوگوں کی دعوت پر ہم وہاں گئے اور بفضل خدا وہاں 54 خاندانوں نے احمدیت قبول کر لی اور اپنی مسجد بھی جماعت کے حوالے کر دی اور دوسری طرف سب نے متفقہ فیصلہ کر کے صومالیوں کو وہاں سے نکال دیا۔

سینیگال: سینیگال کے کاسماس کے علاقہ میں مخالفِ احمدیت ابراہیم صاحب جماعت کے خلاف ہر جلسے میں شریک ہوتے اور جماعت کے خلاف تقاریر بھی کرتے تھے۔ گزشتہ سال ’’سارے بلال‘‘ (ایک جگہ کا نام ہے) اس میں تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہ صاحب بھی پہنچے۔ پروگرام کے آغاز پر ایک احمدی نوجوان نے حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ اس قصیدہ کا جب ترجمہ پیش کیا گیا تو ان پر بہت اثر ہوا۔ بعد ازاں خود ہمارے جلسہ میں تقریر کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میں جماعت کے خلاف ہر جلسہ پر تقریر کیا کرتا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ بتایا گیا تھا وہ کذب اور جھوٹ ہے۔ اصل اسلام تو احمدیت ہی ہے اور آج میں اعلان کرتا ہوں کہ یہی جماعت سچی ہے۔

۞ سینیگال میں ڈاکٹر عمر بلد نے گزشتہ دو سال سے ریڈیو پر اور جلسوں میں جماعت کی شدید مخالفت کی۔ ایک روز وہ ازخود ’’مِصر اگمُر ا‘‘ نامی احمدیہ جماعت کے صدر صاحب کے پاس آئے اور سب کے سامنے اقرار کیا کہ میں آج اس غلط کام سے توبہ کرتا ہوں۔ میں دراصل شیطانوں کے قبضہ میں آ گیا تھا۔ میں نے جان لیا ہے کہ احمدیت کے خلاف پراپیگنڈے سب جھوٹے ہیں۔ میں اپنے کیے پر نادم ہوں مجھے معاف کر دیں۔

۞ اسی طرح کونگو میں ایک تبلیغی ٹیم صوبہ باندوندو کے ایک گاؤں ’’ابیکے (Ibeke)‘‘ پہنچی تو گاؤں کے چیف کو اپنی آمد کی غرض بتائی گئی۔ چیف نے کہا ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ جس وقت اور جہاں چاہیں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ بعد نماز مغرب تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی۔ جب پادریوں کو اس کا علم ہوا تو مختلف فرقوں کے سات پادری اکٹھے ہو کر پروگرام خراب کرنے آئے اور آتے ہی اسلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت ﷺ کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے ...... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔ (ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 156 تا 157، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ تریپور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہر ایک آدمی اگر انصاف اور عقل کو ہاتھ سے نہ دے اور خدا کا خوف مدنظر رکھ کر صادق کو پرکھے تو وہ غلطی سے بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن جو تکبر کرتا ہے اور آیات اللہ کی تکذیب اور ہنسی کرتا ہے اس کو یہ دولت نصیب نہیں ہوتی ہے۔ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 12، ایڈیشن 1984ء)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی۔ ان کے ہر اعتراض کو ردّ کیا گیا۔ جب پادری لاجواب ہو گئے تو شور مچا دیا کہ اب کوئی مزید بات نہ ہوگی۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ لوگوں نے کہا ہمیں اسلام کا آج ہی علم ہوا ہے۔ اس حسین تعلیم کو سنے بغیر نہ جائیں گے۔ پادری ناکام ہو کر واپس چلے گئے اور ہمارا پروگرام بھرپور انداز میں جاری رہا اور اللہ کے فضل سے آخر پر تین ہزار افراد نے قبولِ احمدیت کی توفیق پائی۔

❁ اسی طرح ریجن واگادوگو میں ایک جماعت پالگرے (Palgare) میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تو اجتماع سے کچھ روز قبل مخالف مولوی گاؤں کے امام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ احمدیوں کو اجتماع کرنے سے روک دیں کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اس پر اہل گاؤں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے فضل سے ایک عرصہ سے احمدی ہیں اور احمدیہ جماعت ہماری خوشی غمی میں برابر کی شریک رہی ہے اس لیے ہم ان کو جلسہ کرنے سے نہیں روکیں گے بلکہ ہم دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔ اجتماع کے دن وہ امام بارہ ساتھیوں سمیت اس مقصد سے آئے کہ سوالات کے ذریعہ ماحول کو خراب کر دیں لیکن جلسہ کی کارروائی اور سوال و جواب کی مجلس سے اس قدر متأثر ہوئے کہنے لگے کہ ''ہمیں تو بالکل اور ہی بتایا گیا تھا لیکن آج حقیقت کھل گئی ہے اور ہم احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں''۔ کم از کم ان لوگوں میں انصاف ہے، عقل ہے، سمجھ ہے، فراست ہے۔

❁ امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک لوکل مبلغ ابوبکر باندا صاحب تبلیغ کیلئے ایک گاؤں نانا (Nana) گئے تو لوگوں کو اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ امام صاحب نے لوگوں کو جمع ہونے کیلئے کہا لیکن ایک مخالف نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہرگز ان کا پیغام نہیں سننا۔ اس حرکت کی وجہ سے زیادہ لوگ جمع نہ ہوئے۔ بہرحال تبلیغی پروگرام ہوا اور کچھ لوگوں نے احمدیت قبول کی۔ اگلی دفعہ جب ہمارے معلم وہاں گئے تو معلوم ہوا کہ وہی مخالف اور اسکی بیوی سخت بیمار ہیں، کوئی علاج کامیاب نہیں ہو رہا۔ جب اسکے پاس گئے تو اُس نے معافی مانگی اور سخت ندامت کا اظہار کیا اور مخالفت سے توبہ کی اور سارے گاؤں کو اکٹھا کیا گیا، تبلیغ ہوئی اور سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہو گیا۔ الحمدللہ۔

مخالفین کے عبرتناک انجام کے واقعات

اب چند واقعات مَیں پیش کرتا ہوں کہ جو روکیں ڈالنے والے لوگ ہیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے یا ان کو کس طرح اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔

❁ صوبہ ٹانگا (Tanga) کے علاقہ مسینٹے میں جب جماعت کو کامیابیاں حاصل ہوئیں تو مخالف علماء نے اکٹھے ہو کر نو احمدیوں کو دھمکایا اور انہیں مقامی مسجد سے بے دخل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو احمدی ثابت قدم رہے۔ جماعت نے اپنی مسجد بنائی تو اس تعمیر میں رکاوٹ کیلئے اجتماعی بددعائیں کی گئیں اور اس علاقہ کے ایک شخص نے کالے جادو کے ذریعہ مسجد احمدیہ کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کیا۔ ایک رات وہ مسجد کے پاس گیا اور اپنا کالا علم پڑھنا شروع کیا تا کہ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ پڑ جائے۔ افریقنوں کو بعض جادوؤں کا بڑا وہم ہوتا ہے، تو اچانک وہ چیختا ہوا وہاں سے بھاگا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ اپنے اس علم کے دوران اسے ایک بڑا کالا سانپ نظر آیا جو اسکی طرف بڑھ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ احمدی مجھ سے بڑے جادوگر ہیں کیونکہ میرے جادو کے اثر کو ان کے جادو کے اثر نے توڑ دیا ہے اور مسجد کی حفاظت کیلئے وہاں سانپ چھوڑا ہوا ہے۔

یہاں حضرت صاحب کا وہ شعر یاد آ جاتا ہے:

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا

❁ ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ مورو گورو میں ایک آدمی ہمارے ہسپتال میں آیا اور آتے ہی بدزبانی شروع کر دی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی طرف اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر سخت دل آزار کلمات کہے اور کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ اس واقعہ کو ایک گھنٹہ بھی نہ ہوا تھا کہ ہمارے ہسپتال کے سامنے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اسی ہاتھ کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔

❁ امیر صاحب گیمبیا بیان کرتے ہیں کہ Kwiniella گاؤں اور اردگرد کے دیہات کے لوکل ہیڈز نے اجلاس کر کے فیصلہ کیا کہ اس علاقہ میں احمدیوں کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چیف نے یہاں تک کہا کہ میں نے احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن احمدی نماز میں اقامت نہیں کہتے اور سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ اللہ کی پکڑ ان لوگوں پر اس طرح نازل ہوئی کہ یہاں یہی چیف ایک دن اچانک گرا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ دوسرے گاؤں کے چیف نے بھی جماعت کے خلاف جھوٹ بولا، بیمار ہوا، اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹرز نے کہا کہ اسکی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اسکے بعد دردناک حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔ مرنے سے پہلے نہ وہ چل سکتا تھا اور نہ بات کر سکتا تھا۔ ایک علاقہ کے چیف نے بعض احمدی دوستوں کو مسجد تعمیر کرنے کے جرم میں جرمانے کی سزا دی اور بعض احمدیوں کو تین دن تک جیل میں بند رکھا۔ اسکے چند روز بعد ہی اس کو اس عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔ ان واقعات کے نتیجہ میں بہت سے لوگ جماعت میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس گاؤں میں جہاں یہ واقعہ ہوا ہے احمدیت قبول کر لی ہے۔ الحمدللہ۔

❁ ڈوری ریجن (بورکینا فاسو) میں وہابیوں نے سوڈان سے ایک مولوی حسن غِربہ کو احمدیت کے خلاف بولنے کیلئے بلوایا۔ موصوف کے متعلق انہیں یقین تھا کہ یہ شخص احمدیوں کی ترقی کو روک سکے گا۔ اس شخص نے تین صوبوں کا چکر لگایا۔ ہر جگہ احمدیت کے خلاف اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف زہر اگلتا رہا۔ ہم نے اسے مقابلے کیلئے بلایا لیکن وہ ٹالتا رہا۔ اس پر ہم نے اس کے سارے اعتراضات کو بیان کر کے یہ اعلان کیا کہ سب جھوٹ ہے اور ہم جھوٹے پر لعنت ڈالتے ہیں۔ یہ شخص چکر لگاتے ہوئے ایک احمدی گاؤں ''غَل غِنتُو'' میں جمعہ کے روز داخل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد کہنے لگا: لوگو! بات سنو! میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود جھوٹے ہیں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ تمام احمدیوں نے کہا کہ الحمدللہ اب فیصلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہے۔ ہم ضرور نتیجہ دیکھیں گے۔ ڈیڑھ ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ یہ شخص بیمار پڑا اور اسے ڈوری ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ پھر بورکینا فاسو کے سب سے بڑے ہسپتال واگوڈوگو میں لے جایا گیا وہاں بھی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اسے گھانا لے جاؤ۔ گھانا لے جایا گیا۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کا بھی کیسا انتقام ہوتا ہے کہ احمدیہ ہسپتال میں اسے داخل کروا دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر یہ شخص آج کی رات نکال گیا تو صبح اس کا آپریشن کر دیں گے۔ جماعت کے ڈاکٹروں نے تو بہرحال خدمت کرنی ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ مخالف ہے یا کہ حق میں ہے۔ یہ شخص رات کے وقت پیشاب کرنے کیلئے اٹھا، بیت الخلا گیا اور وہیں پر دم توڑ دیا۔ اس کی عبرتناک موت کا پورے علاقے پر اثر ہوا ہے اور اس واقعہ نے تمام مخالفین کے دلوں میں ہیبت ڈال دی ہے۔

❁ بورکینا فاسو کے مربی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت نے کایا (Kaya) شہر میں ایک غیر احمدی الحاج عبداللہ کا مکان کرائے پر لیا۔ یہ ملک سے باہر تھا واپس آیا اور اسے پتہ چلا کہ مکان احمدیوں کے پاس ہے اور اس میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس نے مکان خالی کروانے کی کوشش کی اور مکان خالی کروا لیا کہ میرے بچے آ رہے ہیں مجھے مکان چاہیے۔ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعا کی اور یہ معاملہ خدا پر چھوڑتے ہوئے اس مکان کو خالی کر دیا۔ چند ہی دن کے بعد ایسی تقدیر ظاہر ہوئی کہ اس مالک مکان کا داماد اور اس کے دو بھتیجے اور ایک فیملی ٹرک کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوئے اور سب نے موقع پر ہی دم توڑ دیا اور مخالف کی بیٹی بیوہ ہو کر اس کے گھر واپس آ گئی اور سارے علاقے میں عبرت کا نشان بن گیا اور الحاج عبداللہ کے خاندان کے لوگ بار بار آتے رہے اور اب کہتے تھے کہ مکان جماعت دوبارہ لے لے۔

❁ موضع سوسارہ ضلع گوالیار میں ہماری ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں تبلیغی جماعت کے مُلّاں پہنچے اور جماعت کو اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو گالیاں دینی شروع کیں۔ نومبایعین نے منع کیا اور کہا کہ گالیاں نہ دیں بلکہ قرآن حدیث سے بات کریں ورنہ گاؤں سے نکل جائیں۔ چنانچہ جب یہ تبلیغی ٹولہ گاؤں سے باہر نکلا تو ایک ٹرک سے ان کی جیپ ٹکرا گئی اور ان میں سے چار کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ گاؤں کے مخالف لوگ برملا کہہ اٹھے کہ یہ سب کچھ احمدیت کی مخالفت کے نتیجہ میں ہوا ہے۔

❁ امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ جمال پور کے ایک گاؤں کباڑیہ میں ایک تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ مُلّاؤں نے وہاں کے غنڈوں کو اکسایا۔ انہوں نے ہمارے وفد کو خوب لوٹ لیا۔ ان ظالموں میں ایک آدمی وسیم الدین عرف جسیم ڈاکو تھا۔ اس ڈاکو پر بعد میں فالج کا حملہ ہوا اور اس کا نچلا دھڑ مکمل طور پر بے حس ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو احساس ہو گیا کہ مجھے یہ سزا احمدیوں پر ظلم کی وجہ سے ملی ہے۔ چنانچہ اس نے ہمارے وفد کے ایک ممبر کو معافی کا خط لکھا اور یہ لکھا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ مجھے معاف کر دیں اور میرے لیے دعا کریں تو میں صحت یاب ہو جاؤں گا۔

❁ حسن بصری صاحب مبلغ کمبوڈیا لکھتے ہیں: ایک نوجوان شافی بن حسین صاحب نے جب بیعت کی تو وہابی ادارہ کا لیڈر اُن سے بہت ناراض ہوا اور کہا کہ تم نے ہمارے پاس چار سال تک پڑھا اور اب تم اندھے ہو گئے ہو؟ تمہارے دماغ میں کیڑے پڑ گئے ہیں؟ احمدیت ایک گمراہ فرقہ ہے تم اس سے بچ کر واپس آ جاؤ ورنہ بہت برا ہوگا۔ پھر اس نے وارننگ دی کہ کمبوڈیا میں کسی کو مروانا بہت آسان ہے۔ یک صد ڈالر خرچ کر کے تمہارا کام ہو جائے گا۔ اس پر اُس نو احمدی نوجوان نے جواب دیا کہ تم جو کرنا چاہتے ہو بے شک کرو تمہاری وارننگ کی مجھے کوئی پروا نہیں ہے۔ اسکے بعد دھمکی کا خط مشن ہاؤس بھی آیا اور ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی بے حرمتی بھی کی گئی۔ چنانچہ اس مخالف پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس طرح آئی کہ پولیس نے اس کو دہشتگردی کے جرم میں پکڑا اور اسکا ادارہ اور سکول حکومت نے بند کر دیا۔ اسکے چار ساتھیوں کو بھی پولیس نے پکڑ لیا اور اسکے باقی غیر ملکی اساتذہ کو حکومت نے ملک سے باہر نکالنے کی وارننگ دے دی۔

❁ اسی طرح حسن بصری صاحب ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک شخص حاجی سلیمان جو کمبوڈیا میں تبلیغی جماعت کا بڑا لیڈر ہے احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ ملک بھر میں اس کے مرید پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود کے بارہ میں بہت گندی زبان استعمال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ احمدیوں کے ساتھ مصافحہ کرنا اور سلام کرنا حرام ہے۔ احمدی تو کافروں کے باپ ہیں۔ ساری جماعت نے اس شخص کیلئے اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی بھی پکڑ ہوئی اور گزشتہ ماہ اس کو بھی پولیس نے دہشتگردوں کے ساتھ رابطہ رکھنے کے جرم میں پکڑ لیا ہے۔ یہ دونوں واقعات احباب جماعت کے ایمان کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے: اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ یہ بلغاریہ کی زمین میں بھی بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اپنے اپنے وقت میں ہر ملک میں ہم پورا ہوتا دیکھتے رہے ہیں۔

❁ بلغاریہ میں مسلمانوں کے مفتی کا نمائندہ اور مقامی امام ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہا۔ پولیس میں جماعت کے خلاف رپورٹ کرنا، احباب جماعت کو تنگ کرنا، دھمکیاں دینا اور احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنا اسکا شیوہ بن چکا تھا۔ جہاں بھی ہماری تربیتی کلاس ہوتی وہاں جا کر احباب جماعت کو پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس شخص پر اس طرح نازل ہوئی کہ اس کی بیوی بچوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ یہ شخص ایک کینٹین میں رہنے لگا جہاں سے پولیس نے اسے کئی مرتبہ نکالا۔ پورے شہر میں اس کی بدنامی ہوئی۔ آخرکار کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہوا اور وہاں سے احباب جماعت کو پیغام بھجواتا تھا (ابھی بھی سبق نہیں ملا) کہ مجھے باہر آنے دو پھر دیکھو مَیں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ احباب جماعت نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کے شر سے بچنے کیلئے دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ چنانچہ یہ شخص نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہو گیا۔ کسی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ دنیا پر مقامِ ختمِ نبوّت اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ واضح کرے، اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب جماعت احمدیہ کے ذریعے دنیا پر لہرائے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2011)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہم احمدیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیتِ نبوت پر اُس سے زیادہ اور کئی گُنا بڑھ کر یقین ہے اور اس کا فہم و ادراک ہے جتنا کسی بھی دوسرے مسلمان کو آپؐ کے خاتم النبیین ہونے کی حقیقت کا ادراک اور یقین ہے

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2011)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

نے جنازہ بھی نہیں پڑھا اور اسی طرح تدفین کردی گئی۔

داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کے واقعات

اب یہ دیکھیں داعیین الیٰ اللہ کی جو کوششیں ہیں اور ان کی دعائیں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کس طرح قبولیت سے نوازتا ہے۔

✿ امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد جب ایک تربیتی پروگرام کیلئے کوسٹ ایریا(Coast Area) کے علاقہ ''میری ہانی'' پہنچا تو نومبایعین نے بڑی شدت سے پانی کی قلت کی وجہ سے درپیش مشکلات کا ذکر کیا اور بتایا کہ پانی کی تلاش میں انہیں میلوں کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ فصلیں تباہ ہوچکی ہیں۔ جانوروں کا برا حال ہے کیونکہ ایک لمبے عرصہ سے بارشیں نہیں ہوئیں۔ جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے تو ہمارے مبلغ فیض احمد صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عاجز غلام آپ کے علاقہ میں آئے ہوئے ہیں اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے آج ضرور بارش ہوگی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت بارش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اسکے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کی کہ اے خدا! تو آج بارش کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بنادے۔ چنانچہ عصر کے بعد بادل نمودار ہونا شروع ہوئے اور مغرب کی نماز کے بعد بہت زور سے بارش شروع ہوگئی مگر زیادہ دیر تک نہیں رہی۔ نماز فجر کے بعد احباب جماعت نے بارانِ رحمت کے نزول پر خوشی اور شکر کا اظہار کیا۔ ہمارے مبلغ نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں آج پھر بارش ہوگی کیونکہ ابھی آپ کا حصہ باقی ہے۔ خدا کی بھی عجیب شان ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد موسلادھار بارش شروع ہوئی اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ اس واقعہ سے بھی علاقہ میں احمدیت کی صداقت کا لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔

✿ الحسن بشیر صاحب مبلغ گیانا بیان کرتے ہیں کہ سرینام کا دورہ مکمل کرکے گیانا واپس آنے سے پہلے ایک مخلص احمدی فیملی کو ملنے ان کے گھر گیا۔ وہاں جاکر معلوم ہوا کہ ہمارے احمدی دوست عبدالرشید صاحب کو اچانک پیٹ میں سخت درد شروع ہوگئی ہے اور درد ناقابل برداشت ہے۔ سب گھر والے پریشان تھے۔ میں نے ایک گلاس سادہ پانی لیا اور اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِیْ کی دعا پڑھی اور پانی ان کو پلا دیا۔ پھر اسی وقت حضور انور کو دعا کیلئے خط لکھا اور ساتھ والے گھر میں فیکس کرنے کیلئے گیا۔ کہتے ہیں کہ فیکس کرکے واپس آیا تو سب گھر والے مسکرا رہے تھے اور بہت خوش تھے۔ سب کی آواز بلند ہوئی کہ مولانا! ماموں ٹھیک ہوگیا۔ ادھر حضور انور کی خدمت میں دعا کے لیے فیکس کی اور اسی لمحہ اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

نو احمدیوں کی استقامت

نو احمدیوں کی مخالفت اور ان پر ظلم و ستم، لیکن اس کے باوجود جو صبر اور استقامت ہے اسکے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

✿ یوپی (انڈیا) کے ضلع ''لیکھم پور'' کے گاؤں ''کرن پور'' کے نومبایعین جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے بعد واپس آئے تو مولویوں نے شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاءِ کرام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات استعمال کیے۔ نومبایعین نے کہا کہ جو تم سے ہوسکتا ہے کرگزرو! ہم مرنے تک اب اِس جماعت سے الگ نہیں ہوسکتے۔ اِس پر مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا۔ اس پر نو احمدیوں نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر تمہیں ضرور پکڑے گی لیکن اپنے عہد بیعت پر وہ قائم رہے۔

✿ ضلع محبوب نگر (انڈیا) کی ایک جماعت گارلہ پہاڑ (Garla Pahad) میں ہمارے ایک نومبایع جمال الدین صاحب ہیں۔ محض احمدیت کی وجہ سے ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان کا بائیکاٹ کردیا اور دھمکی دی کہ کاروبار میں نقصان ہوگا اور بھوکوں مروگے تب پتہ لگے گا کہ احمدیت سے کیا ملا۔ موصوف نے کہا کہ انشاءاللہ میرا خدا مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور وہ ضرور میرے کاروبار میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل شامل حال ہوا اور کاروبار میں اس قدر برکت ملی کہ انہوں نے ایک ہی وقت میں پچیس ہزار روپے چندہ ادا کیا۔

✿ بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گاؤں زیگا (Ziga) میں تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔ تمام لوگ امام سمیت احمدیت میں داخل ہوگئے۔ کچھ عرصہ بعد شرپسند علماء نے اسی امام سے رابطہ کیا اور کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو ورنہ ہم تمہارا بائیکاٹ کریں گے۔ اس پر امام نے نہایت جرأت سے جواب دیا کہ میں اسی گاؤں میں پیدا ہوا، جوان ہوا اور امامت کے فرائض سنبھالے اور اب بوڑھا ہوگیا ہوں۔ میری ساری زندگی میں آج تک اسلام کی تبلیغ کیلئے کوئی ہمارے علاقہ میں نہیں آیا۔ آج ہماری تعلیم تربیت کیلئے یہ لوگ آئے ہیں تو کہتے ہو کہ انہیں چھوڑ دو؟ اب تو احمدیت کو چھوڑنا ممکن نہیں۔

رؤیا اور خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

اب میں چند مثالیں ایسے لوگوں کی دیتا ہوں جنہیں خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

✿ محمود احمد شاد صاحب مبلغ تنزانیہ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار موروگورو مشن میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرا نام محمد رمضان ہے۔ میں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے جماعت کا تعارف حاصل کیا ہے یا ویسے ہی آپ آئے ہیں؟ تو کہنے لگا میں پہلے ہی بہت وقت ضائع کرچکا ہوں۔ اب مجھے تیسری دفعہ خواب میں رہنمائی کی گئی ہے اس لیے آج مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ لازماً بیعت کرنی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس نے خدا سے رہنمائی مانگی تھی کہ سچے لوگ کون ہیں؟ خواب میں مجھے تین دفعہ موروگورو کی احمدیہ مسجد دکھائی گئی ہے اور آخری دفعہ تو میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں ایک پہاڑی پر ہوں جہاں نور ہی نور ہے اور میرے ساتھی جو مجھے احمدیت سے روکتے تھے بہت نیچے ہیں۔ چنانچہ آج میں بیعت کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے بیعت فارم پر کیا اور ساتھ ہی چندہ بھی ادا کردیا۔

✿ ایک شخص محمد علی نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید رنگ کے بزرگ نے اسے نماز پڑھائی ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھ کر انہیں روحانی تسکین ملی۔ اس کے چند دن بعد وہ موروگورو ہماری مسجد میں آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہنے لگا کہ یہی وہ بزرگ تھے جنہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھائی تھی۔ چنانچہ اسی وقت بیعت کرلی۔ بیعت کے بعد ان کی شدید مخالفت ہوئی۔ باپ نے جائداد سے محروم کرتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔ ایک دوسرے علاقہ میں آکر اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ پہلی فصل آنے پر دو بوریاں مکئی چندہ میں ادا کیں۔ اس کے بعد حالت بدلنی شروع ہوئی۔ باپ نے جو زمین چھینی تھی وہ ایک ایکڑ تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی برکت سے چھ ایکڑ زمین عطا فرمائی۔ اب وہ بہترین داعی الیٰ اللہ بن چکے ہیں اور چھ نئی جماعتیں بھی قائم کرچکے ہیں۔

✿ یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے، امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ الجزائر کے ایک دوست عبداللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال و جواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔ اس مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خطبہ الہامیہ اور الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ مطالعہ کیلئے دی گئیں۔ مطالعہ کے بعد آئے اور کہا کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہوسکتی اور اسکے ساتھ ہی ایک کپڑے کو پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ میں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا تھا جس کا چہرہ انتہائی پُرنور تھا اور اس نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا باندھا ہوا تھا۔ تب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں؟ وہ تصویر کو دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور کہا کہ یہ وہی شخص ہے جس کو میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ آج میں اس جماعت میں داخل ہوتا ہوں، میری بیعت لے لیں۔

✿ مراکش کی ایک خاتون ایک تبلیغی نشست کے بعد صدر جماعت کے گھر گئیں اور وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھتے ہی رونے لگیں اور کہتی جاتی تھیں کہ یہ کون شخص ہے یہ روز میری خواب میں آتا ہے۔ جب انہیں حضور کا تعارف کروایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ ہیں تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہے اسی وقت بیعت کرلی۔

✿ بریسال شہر کے ایک دوست ایک عرصہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دیکھتے تھے۔ ایک روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص انہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی طرف بلا رہا ہے۔ عجیب اتفاق ہے کہ جس روز انہوں نے خواب دیکھا اسی دن ہمارے صدر صاحب جماعت ان کے پاس پہنچے اور بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آج ہی صبح خواب دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

✿ اور اسی دن ایک اور زیرِ تبلیغ دوست نے خواب میں دیکھا کہ انہیں نماز کیلئے بلایا جارہا ہے اور قطار درست کرنے کیلئے کہا جارہا ہے۔ صدر صاحب اس دن اچانک ان کے گھر بھی پہنچے۔ انہوں نے خواب کی بنا پر بیعت کرلی۔ الحمدللہ۔

واقعات تو بہت ہیں مختصر کررہا ہوں۔

✿ بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں پُوئی ٹینگا میں تبلیغی دورہ کے دوران ایک بزرگ نے، جن کی عمر 65 سال ہوگی، بیعت کی۔ بیعت کے بعد وہ بتانے لگے کہ آپ لوگوں کے آنے سے پہلے میں نے رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا جو مجھے کہنے لگے کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ان کو قبول کرو۔ ایک ماہ کے وقفے کے بعد بعینہٖ وہی بزرگ دوبارہ مجھے رؤیا میں ملے اور یہی پیغام دیا کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ان کو قبول کرو۔ ان کو تفصیلاً بتایا گیا کہ حضرت مہدی علیہ السلام جن کی ابھی آپ نے بیعت کی ہے وہ آدم بھی ہیں۔ وہ بہت خوش ہوئے کہ ان کی رؤیا پوری ہوگئی۔ اب ان کا سارا خاندان اللہ کے فضل سے احمدی ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ری یونین آئی لینڈ کی ایک خاتون فرانس میں میٹنگ میں شرکت کیلئے آرہی تھیں۔ آنے سے قبل انہیں خواب میں بتایا گیا کہ فرانس جاکر اپنے عزیز 'لعین' سے ضرور ملنا۔ چنانچہ فرانس پہنچ کر وہ اپنے عزیز سے ملیں جو اللہ کے فضل سے پہلے ہی بیعت کرچکے تھے۔ وہ اس خاتون کو مشن ہاؤس لائے۔ تبلیغی مجلس کے بعد اس خاتون نے بیعت کرلی۔ اگلے روز جب اس خاتون کو ائرپورٹ پر چھوڑنے کیلئے اس کے قیام والی جگہ پر پہنچے تو وہاں اسکا خاوند اور بیٹے بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چل چکا ہے اب آپ ہماری بیعت بھی لیں۔ چنانچہ اب یہ پورا خاندان آگے تبلیغ بھی کررہا ہے۔

مالی قربانی میں اضافہ اور ایمان افروز واقعات

اب مختصر کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ عالم گیر کی مالی قربانی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کا قدم خدا کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں ہر سال پہلے سے آگے ہوتا ہے۔ امسال بھی جماعت نے اسی شان دار روایت کو قائم رکھتے ہوئے گزشتہ سال کے مقابلہ پر 19% سے زائد قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کا اس پیاری جماعت سے یہی سلوک ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کیلئے کسی رقم کی ضرورت پڑی ہے اسکے ساتھ ہی اس نے ضرورت پورا کرنے کے سامان بھی پیدا فرمادیئے ہیں اور یہ جلوے اس سال میں بھی نظر آئے ہیں۔ یہ تفصیل ملک وار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ: ایک دوست نے ایک لاکھ فرانک کی ادائیگی کی۔ ان کے مشن ہاؤس کیلئے شاید چندروز بعد دوبارہ آئے اور مزید ایک لاکھ فرانک ادا کیا اور کہا پہلی رقم ادا کرنے کے کچھ دنوں بعد مجھے بعینہٖ اتنی رقم ایک ایسی جگہ سے ملی جہاں سے مجھے ملنے کی قطعاً امید نہیں تھی اور میں اُسے بھول چکا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ رقم چندہ کی برکت کی وجہ سے ملی ہے۔ اسی وقت مَیں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم بھی جماعت کی امانت ہے۔ پس مَیں لے آیا ہوں۔

امام صاحب (عطاء المجیب صاحب راشد۔ ناقل) بتاتے ہیں کہ مسجد بیت الفتوح کے وعدوں کی فہرست پر نظر ڈالی تو سب سے زیادہ وعدہ مانچسٹر جماعت میں ایک خاتون کا تھا۔ میں نے اس کا ذکر اجلاس میں کرکے مردوں کو آگے بڑھنے کی تحریک کی۔ اس پر ایک مرد نے اس

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

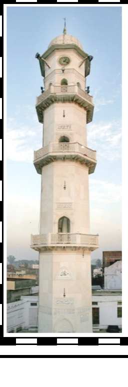
Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

خاتون سے زیادہ وعدہ لکھوادیا۔ ابھی اجلاس جاری تھا کہ اس خاتون کا پیغام آیا کہ میں اس وعدہ سے بھی زیادہ رقم کا وعدہ کرتی ہوں۔ اس پر ایک اور مرد نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اس خاتون کے آخری وعدہ 20 ہزار پاؤنڈ سے بھی زیادہ 21 ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کرتا ہوں۔ تو خاتون نے یہ عقلمندی کی کہ انہوں نے یہ لکھ کے دیا کہ اس طرح تو یہ بولی والا مقابلہ شروع ہو جائے گا جو مناسب نہیں ہے۔ تو انہوں نے یہ کہا کہ اس مقابلہ کی بجائے یوں کرتے ہیں کہ میں یہ وعدہ کرتی ہوں کہ اِس وقت اس جماعت میں جو کوئی بھی خواہ مرد ہو یا عورت، جو زیادہ سے زیادہ وعدہ کرے گا میں اس سے ایک ہزار پاؤنڈ زیادہ دوں گی۔

پھر اسی طرح ایک نوجوان دوست نے مسجد کی تعمیر کیلئے اس رنگ میں مالی قربانی کی کہ ایک ہفتہ کی تنخواہ جو اسے اسی روز ملی تھی اور اس کا لفافہ ابھی بند ہی تھا وہ لفافہ جیب سے نکال کر پیش کر دیا کہ یہ ساری تنخواہ مسجد فنڈ میں ڈال دیں۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ موصیان کی تدفین کیلئے ایک الگ قبرستان قائم کرنے کی تجویز پر جب جائزہ لیا جا رہا تھا تو اسکی اطلاع یہاں کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم بونسو صاحب کو ملی تو انہوں نے اپنی دو ایکڑ زمین جس پر چار دیواری پہلے سے تعمیر کی گئی تھی جماعت کو پیش کر دی۔ اس زمین کی مالیت کا اندازہ 250 ملین سیڈیز ہے۔

یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانی پیش کرنے کا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح محفوظ کرتا ہے اور کیسے بدلے دیتا ہے۔ آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی بڑھئی تھے انہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر تحریک جدید کا وعدہ لکھوایا اور باوجود مشکل حالات کے اپنا وعدہ مقررہ میعاد سے قبل ادا کر دیا۔ جس روز انہوں نے چندہ ادا کیا اسی رات اُس بازار میں جہاں انکی دکان تھی آگ بھڑک اُٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے تمام دکانوں میں پھیل گئی اور یہ دکانیں لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ ان کی دکان درمیان میں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بالکل محفوظ رہی اور دونوں طرف سے آگ نے سب کچھ جلا دیا۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ چندہ کی برکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ یہاں یہ الہام بھی پورا ہوتا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی بھی غلام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے۔ انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لیے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا طریقِ تقویٰ کے برخلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں وگرنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض یہود بھی اس میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانے میں تو یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ نمبر 399)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نورِ خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ یہ اُس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔ پھر بعد اس کے حسبِ بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔ تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظّمہ سے اہل مکّہ کے پاس خلافِ واقعہ باتیں کر کے میرے لیے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔ قتل کے فتوے دیئے گئے۔ حکام کو اُکسایا گیا۔ عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔ غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کی کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔ افسوس! کس قدر مخالف اندھے ہیں ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں؟ کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اَور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔ نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔ کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اُسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 242-241)

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

اب آخر میں مَیں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ مختلف لوگوں نے بھی توجہ دلائی ہے۔ مجھے بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات اور غلبہ اسلام کیلئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔ آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ اُن کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔ تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کیلئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔ تو یہ سوچ کے بعد میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ’’طاہر فاؤنڈیشن‘‘ کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کی انشاء اللہ ایک مجلس ہو گی، بورڈ آف ڈائریکٹرز ہوگا جو بیس ممبران پر مشتمل ہوگا۔ اور یہ کمیٹی جو ہے اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں پہ پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں۔ اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ تینوں مرکزی انجمنیں، صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید انجمن احمدیہ، یہ مل کر فنڈز مہیا کریں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے جو اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کیلئے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں ان کو اجازت ہوگی، وہ اس میں چندہ دے سکتے ہیں۔ تو دعا کریں کہ جو کمیٹی بنے گی اسکو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کے بعض تحریرات کے ایسے ہیں جو ابھی دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے، ان کو مکمل کرنے کی اسے توفیق ملے۔

اسکے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے۔ اس میں تو دعا نہیں ناں ہوتی (کسی نے کہا کہ دعا ہوتی ہے تو فرمایا:) دُعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 11 و 18/جنوری 2013)

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

مکرمہ اختر بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور

(شائستہ احمد بنت ڈاکٹر شبیر احمد ناصر صاحب قادیان واہلیہ مکرم مجیب احمد نثار صاحب)

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بہت سی ایسی معزز و مخلص شخصیات گزری ہیں جنہوں نے اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دے کر جماعت کی ترقی کیلئے پرخلوص دل سے بہت سے کام سرانجام دیئے۔ ایسی ہی نیک ہستیوں میں خاکسارہ ایک مخلص خاتون محترمہ اختر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب کا ذکر کرنا چاہتی ہے۔ موصوفہ بنگلور جماعت کے ایک مخلص خاندان کے ایک مخلص شخص محترم موسیٰ رضا صاحب کی سب سے چھوٹی بہو تھیں۔ آپ کی پیدائش حیدر آباد میں ہوئی اور حیدر آباد کے ایک نیک احمدی گھرانے میں آپ کا بچپن گزرا۔ مرحومہ میرے شوہر محترم مجیب احمد نثار صاحب کی دادی ماجدہ تھیں۔

آپ کو اپنی حیات مبارکہ میں 70 برس خدمت دین بجالانے کی توفیق ملی الحمدللہ۔ آپ نے بنگلور کی جماعت میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم کی۔ آپ بیک وقت کئی کئی عہدوں پر فائز رہیں اور انہیں اچھی طرح نبھایا۔

بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے متعلق جو شوق اور جذبہ آپ کے دل میں تھا اور اس کیلئے جو آپ نے کوشش کی اس تعلق میں ایک مختصر مضمون خود آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اسکا خلاصہ خاکسار آپ ہی کے الفاظ میں پیش کرتی ہے۔ آپ لکھتی ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم کرنے کا موقعہ ملا۔ میری شادی 1937 میں حیدر آباد میں ہوئی اور جب میں شادی کے بعد حیدر آباد سے بنگلور آئی تو یہاں لجنہ کی تنظیم قائم نہیں تھی۔ لجنہ کی تنظیم قائم کرنے کی میرے دل میں بہت حسرت جاگی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی رہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ کسی طرح یہاں لجنہ کی تنظیم قائم کرسکوں۔ اسی جستجو میں تھی کہ ایک دن میرے ابا حضور کا حیدر آباد سے تار آیا کہ قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اہلیہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ حیدر آباد تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں نے اپنے شوہر محترم بی ایم بشیر صاحب سے اجازت لی اور اپنی ساس محترمہ فاطمہ صاحبہ کو ہمراہ لیکر حیدر آباد پہنچی۔ وہاں کی جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آمد پر بہت بڑا جلسہ رکھا جس میں سکندر آباد جڑ چرلہ چنتہ کنٹہ اور دیگر کئی جماعتوں کی لجنہ اماء اللہ نے شرکت کی۔ جلسہ کے بعد مجھے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ مَیں نے اس ملاقات میں حضور کو بتایا کہ بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کا قیام نہیں ہے اور پھر اپنی خواہش کا اظہار کیا اور لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کی اجازت مانگی حضرت مصلح موعودؓ اور بیگم صاحبہ میری اس خواہش پر بہت خوش ہوئے۔ حضورؓ نے فرمایا آپ بنگلور میں لجنہ اماء اللہ بالکل قائم کرسکتی ہیں آپ قادیان سے رابطہ کریں اور اس سلسلہ میں رہنمائی لے لیں۔ آپ ضرور لجنہ قائم کریں اجازت ہے اور ساتھ ہی دعا بھی کی۔ یہ سن کر مَیں بہت خوش ہوئی۔ جلسہ سے واپس لوٹ کر مَیں نے یہ خوشخبری اپنے ابا حضور کو سنائی جو کہ حیدر آباد کے ایک مخلص احمدی تھے آپ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ دعا بھی دی اور مبارک باد بھی دی اور جب میں بنگلور لوٹی تو مَیں نے اپنے خاوند کو پوری بات بتائی وہ بھی یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ اب مَیں یہ سوچنے لگی کہ اس اہم کام کا آغاز کیسے کروں اور کیسے شروعات کی جائے۔ اس کا ذکر اپنے شوہر سے بھی کیا تو انہوں نے بتایا کہ چند دنوں میں قادیان سے مولوی صاحبان تشریف لانے والے ہیں ان کی موجودگی میں تم لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم کرسکتی ہو مَیں خوش ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کرنے لگی کہ اللہ تعالیٰ اس نیک کام میں میری مدد فرمائے آخر اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی۔

1942 میں مکرم مولوی عبداللہ صاحب، مکرم مولوی امینی صاحب اور مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب بنگلور تشریف لائے یہ تمام مولوی صاحبان میرے گھر مہمان تھے ان تمام مولوی صاحبان کی موجودگی میں اور ان کی رہنمائی سے بنگلور میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم کی گئی۔ لجنہ اماء اللہ بنگلور کے مختلف عہدوں پر عاجزہ کو 66 سال خدمت کی سعادت حاصل ہوئی جن میں 22 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

مَیں جس جگہ بھی جاتی احمدیت کی تبلیغ ضرور کرتی اس بنا پر میرا نام محلے میں قادیانی اختر کے نام سے مشہور ہوگیا۔ ہمارے گھر جب بھی کوئی مولوی صاحب قادیان سے آتے تو میں جلسہ ضرور رکھتی اور غیر احمدی عورتوں کو بلاتی تا کہ اُن کو تبلیغ ہو۔ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت محترمہ سیدہ امتہ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا وسیم احمد صاحب 4 مرتبہ بنگلور تشریف لائیں اور لجنہ کا کام دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور دعائیں دیں۔ آپ نے خاکسارہ کو 25 سال خدمت بجالانے پر خوشنودی کی سند دی، الحمدللہ۔

مرحومہ کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے مضمون میں سے کچھ خاکسارہ نے بیان کیا ہے۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ہر ماہ اپنے گھر پر ہی ایک دفعہ جلسہ ضرور رکھتیں اور تمام ضروری انتظامات خود کرتیں بعض دُور سے آنے والوں کو آٹو رکشا کا کرایا بھی دیتیں اور حسب توفیق بچیوں میں انعامات بھی تقسیم کرواتیں۔ بچیوں کو مفت قرآن پاک پڑھاتیں مہمان نوازی تو جیسے آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی قادیان دارالامان سے جتنے بھی مولوی صاحبان آتے آپ ہی کے گھر کے مہمان بنتے آپ کے قریبی رشتہ دار آپ کی بہت عزت کرتے، آج بھی آپ کی بہوئیں آپ کے حسن اخلاق کو یاد کرتی ہیں آپ کی زندگی کے آخر کے کچھ سال خاکسارہ کو بھی آپ کی خدمت کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ ضعف اور کمزوی کی حالت میں بھی آپ واکر کے ذریعہ چل کر کچن تک آتیں اور کہتی تھیں کہ کوئی کام ہے تو مجھے بتاؤ میں بیٹھے بیٹھے کر دوں گی اپنے اسی اخلاق اور سادگی کی وجہ سے آج بھی وہ ہمارے دلوں میں زندہ ہیں۔

مورخہ 7/اکتوبر 2010 بروز جمعرات صبح ساڑھے دس بجے آپ اپنے حقیقی مولیٰ سے جاملیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز جمعۃ المبارک کو احمدیہ مسجد بنگلور میں محترم محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بنگلور کے ہی احمدیہ قبرستان میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ کے جنازہ میں کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم بی ایم نثار صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ شمیم صاحبہ قادیان کے ایک مخلص درویش محترم عبد الحمید عاجز صاحب کی دختر ہیں اور خاکسارہ انہیں کی چھوٹی بہو ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی جنت میں میرا ساتھی، عثمان ہوگا

☆ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَ وَلِیِّ فِی الْاٰخِرَۃِ کہ اَے عثمان تم دنیا میں بھی میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی میرے دوست رہو گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19؍مارچ 2021 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عثمانؓ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیشگوئی فرمائی تھی؟

جواب حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے پر پہرہ دینے کا حکم فرمایا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اندر آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک اَور شخص آیا اور اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک اَور شخص آیا اور اجازت مانگی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا اسے آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تاہم ایک بڑی مصیبت اسے پہنچے گی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سوال حضرت عثمانؓ کے شہادت کے درجہ کو پانے کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے جبکہ آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے۔ احد پہاڑ ہلنے لگا تو آپؐ نے فرمایا احد ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا اور فرمایا تم پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے کیا اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضرت علیؓ نے فرمایا کہ وہ تو ایسا شخص تھا جو ملأ اعلیٰ میں بھی ذوالنورین کہلاتا تھا۔ پھر آپؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ ہم میں سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔

سوال حضرت عائشہؓ کو جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو آپؓ نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے آپؓ کو قتل کر دیا حالانکہ آپؓ ان سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور ان سب سے زیادہ ربّ کا تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامادوں کے حق میں کیا دعا فرمائی؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے ربّ عزّوجلّ سے یہ دعا مانگی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آگ میں داخل نہ کرے جو میرا داماد ہو یا جس کا میں داماد ہوں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عثمانؓ کے حلیہ کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا آپؓ نہ پست قد تھے نہ ہی بہت لمبے۔ آپؓ کا چہرہ خوبصورت، جلد نرم، داڑھی گھنی اور لمبی، رنگ گندمی، جوڑ مضبوط، کندھے چوڑے، سر کے بال گھنے تھے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کس موقع پر بنوائی اور اس پر کیا نقش کروایا؟

جواب جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اگر اس خط پر کوئی مہر نہ لگی ہوئی ہوگی تو بادشاہ آپؐ کا خط نہیں پڑھیں گے۔ اس پر آپؐ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس پر ’’محمد رسول اللہ‘‘ نقش تھا۔

سوال انگوٹھی کے متعلق مزید تفصیل حضور انور نے کیا بیان فرمائی؟

جواب انگوٹھی آپؐ کے ہاتھ میں رہی۔ آپؐ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رہی۔ حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر جب حضرت عثمانؓ کا دور آیا تو ایک بار اَرِیس نامی کنویں پر آپؓ بیٹھے تھے کہ آپؓ نے وہ انگوٹھی نکالی اور اس سے کھیلنے لگے تو وہ گر گئی حضرت عثمانؓ نے اسے ڈھونڈ کرلانے والے کیلئے مال کثیر دینے کا اعلان کیا اور اس انگوٹھی کے گم ہونے کا آپ کو بہت زیادہ غم ہوا۔ جب آپؓ اس انگوٹھی کے ملنے سے، اسکی تلاش سے مایوس ہوگئے تو آپؓ نے ویسی ہی چاندی کی ایک اَور انگوٹھی بنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ بالکل ویسی ہی ایک انگوٹھی تیار کی گئی جس کا نقش بھی ’محمد رسول اللہ‘ تھا۔ وہ انگوٹھی آپؓ نے اپنی وفات تک پہنے رکھی۔ آپؓ کی شہادت کے وقت وہ انگوٹھی کسی نامعلوم شخص نے لے لی۔

سوال جنّت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت عثمانؓ کی رفاقت کے بارے میں کیا روایت آتی ہے؟

جواب حضرت طلحہ بن عُبید اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی جنت میں میرا ساتھی، عثمان ہوگا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہم کفو کسے قرار دیا؟

جواب حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک گھر میں مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ تھے جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمٰن بن عوفؓ، اور سعد بن ابی وقاصؓ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے ہم کفو کے ہمراہ کھڑا ہو جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَ وَلِیِّ فِی الْاٰخِرَۃِ کہ تم دنیا میں بھی میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی میرے دوست ہو۔

سوال مصر کے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ پر کیا اعتراض کئے؟

جواب پہلا اعتراض اس شخص نے یہ کیا کہ حضرت عثمانؓ اُحد کے روز فرار ہو گئے تھے۔ دوسرا اعتراض یہ کیا کہ حضرت عثمانؓ جنگِ بدر سے غیر حاضر رہے اور اس میں شریک نہ ہوئے۔ تیسرا یہ کہ حضرت عثمانؓ بیعتِ رضوان سے بھی غیر حاضر رہے اور اس میں بھی شریک نہ ہوئے۔

سوال حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس شخص کو کیا جواب دیا؟

جواب جہاں تک جنگِ اُحد کے دن اُن کے بھاگ جانے کا تعلق ہے، تو مَیں یہ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو معاف کر دیا تھا اور آپؓ سے مغفرت کا سلوک فرمایا تھا۔ بدر سے حضرت عثمانؓ کے غائب رہنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی جو آپؓ کی بیوی تھیں وہ بیمار تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا تھا کہ تم اپنی بیوی کے پاس ہی رہو۔ تمہارے لیے بدر میں شامل ہونے والوں کی مانند اجر اور مال غنیمت میں سے حصہ ہو گا۔ بیعتِ رضوان سے آپؓ کی غیر حاضری کے متعلق فرمایا، یاد رکھو اگر وادیٔ مکہ میں حضرت عثمانؓ سے بڑھ کر کوئی اَور شخص معزز ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمانؓ کی جگہ اس شخص کو کفار کی طرف سفیر بنا کر بھیجتے۔ بیعتِ رضوان اس وقت ہوئی جب آپؓ مکہ والوں کی طرف گئے ہوئے تھے۔ بیعتِ رضوان کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ پر زور سے رکھتے ہوئے فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔

سوال حضور انور نے مسجد نبویؐ کی توسیع میں حضرت عثمانؓ کے کردار کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے مسجد نبویؐ کی توسیع اور تعمیرِ نَو کی تو۔ دیواریں پتھر کی بنوائیں جن پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے اور مسجد نبویؐ میں پہلی بار سفیدی کیلئے چونے کا استعمال بھی کیا گیا۔ چھت میں شیشم کی لکڑی استعمال کی۔ جنوب میں قبلہ کی جانب وسعت دی اور اس کی قبلہ کی دیوار کو اس جگہ تک لے آئے جہاں کہ آج تک ہے۔

سوال حضرت عثمانؓ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اخلاق میں مشابہت کے متعلق کونسی روایت حضور انور نے بیان فرمائی؟

جواب حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے میری بیٹی! ابوعبداللہ یعنی عثمان سے بہترین سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ وہ میرے صحابہ میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔

سوال پہلا اسلامی بحری بیڑا کس کے زمانے میں بنایا گیا؟

جواب پہلا اسلامی بحری بیڑا 28 ہجری میں حضرت عثمانؓ کے زمانے میں بنایا گیا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کن مرحومین کے اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم مبشر احمد رِند صاحب ابن احمد بخش صاحب معلم وقف جدید ربوہ، مکرم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر جماعت ضلع اسلام آباد، بریگیڈیئر ریٹائرڈ محمد لطیف صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی، مکرم کُونوک بیک اومُر بیکُوف (Konokbek Omurbekov) صاحب، کے اوصافِ حمیدہ بیان فرمائے اور نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

بات کر کے مُکر جانے، وعدہ کر کے ٹال مٹول کرنے اور عہد کر کے اُسے توڑ دینے کی بیماری عام ہوگئی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

☆ جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں

☆ منافق کی تین علامتیں ہیں جب گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے

قرآن وحدیث کے حوالہ سے ایفاءِ عہد کی فضیلت واہمیت پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20؍فروری 2004 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کس آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب خطبہ جمعہ کے ابتداء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ (سورۃ آل عمران آیت 77) کی تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معاشرے کی کونسی بیماری کا ذکر کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا آج کل کے معاشرے میں ایک یہ بھی بیماری عام ہے کہ بات کرو تو مکر جاؤ، وعدہ کرو تو اسے پورا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لو، جب کوئی عہد کرو تو اس کو توڑنے کے بہانے تلاش کرو کیونکہ دوسری طرف بہتر مفاد نظر آ رہا ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جو شخصی معاہدوں سے لے کر بین الاقوامی معاہدوں تک حاوی ہے۔

سوال اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ کی امام رازی نے کیا تفسیر فرمائی ہے؟

جواب امام رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ خداوند تعالیٰ کے اس حکم کے مشابہ ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اور اس میں تمام عقد مثلاً عقد بیع، عقد شرکت، عقد یمین، عقد نظر، عقد صلح اور عقد نکاح وغیرہ سب شامل ہیں۔

سوال حضور انور نے آیت اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ کا کیا خلاصہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت کا منشاء یہ ہے کہ

دوانسانوں کے درمیان جو بھی عقد ہو اور جو عہد قرار پائے اسکے مطابق دونوں پر اس کا پورا کرنا واجب ہے۔

سوال وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ کی حضرت مصلح موعودؓ نے کیا تفسیر بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ جو تم عہد کرتے ہو اس کو بھی پورا کرو اور جو تمہارے آپس میں معاہدات ہوتے ہیں ان کو بھی مت توڑو۔ خدا کا نام لے کر کئے گئے معاہدے کو اگر تم توڑو گے تو گویا خدا تعالیٰ کو بدنام کرنے والے ہو گے اور خدا تعالیٰ کو غیرت آئے گی اور اسے تمہیں سزا دینی پڑے گی

سوال کسی عہد پر اللہ تعالیٰ کے ضامن ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ کے ضامن ہونے سے مُراد یہ ہے کہ وہ تمام عہد جو عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کے مطابق ہوں انہیں پورا کرو اور وہ عہد جن میں فحشا، منکر اور بغی کا رنگ پایا جاتا ہو انہیں پورا نہ کرو ان کے بارے میں تم سے کوئی سوال نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن نہیں بلکہ ان سے منع کرتا ہے۔ مذکورہ بالا حکم میں ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو اگر کسی ناجائز امر پر قسم کھا لیتے ہیں تو عہد کی پابندی کے نام سے اس پر مصر رہتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔

سوال وعدہ اور وعیدہ کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسن اخلاق میں داخل ہے مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ میں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں ترک وعدہ پر باز پرس ہوگی مگر ترک وعید پر نہیں۔

سوال حقوق اللہ اور حقوق العباد کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرو، اس کی عبادت کرو، ہمیشہ اس کے آگے جھکو اور چھوٹے سے چھوٹے رنگ میں بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تمہاری نوکریاں، تمہارے کاروبار، تمہاری مصلحتیں اس کی عبادت سے تمہیں نہ روکیں۔ اس کے علاوہ قرابت داروں سے، عزیزوں سے، دوستوں سے، ہمسایوں سے ایک تعلق پیدا کرو، ایسا مضبوط پیار اور محبت کا تعلق پیدا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

سوال جو لوگ خدا تعالیٰ کے عہد کے توڑتے ہیں قرآن کریم ان کے متعلق کیا بیان کرتا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو پختگی سے باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اسے قطع کرتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے بدتر گھر ہوگا۔

سوال ایفائے عہد نہ کرنے والوں کے متعلق رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا ایمان کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

سوال رسول کریم ﷺ نے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو۔

سوال رسول کریم ﷺ نے منافق کی کونسی تین علامتیں بیان فرمائیں؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے، جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

سوال حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے بچپن کے متعلق کونسی بات بیان فرمائی؟

جواب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہمارے بزرگ اصحاب جبکہ ہم ابھی بچے تھے جھوٹی قسمیں کھانے اور جھوٹی گواہی دینے اور عہد کر کے پورا نہ کرنے پر ہماری سرزنش فرمایا کرتے تھے۔

سوال رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام نے آپؐ سے کیا عہد باندھا اور اسے کس طرح پورا کیا؟

جواب حضرت ابو امامہ باہلی بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا مجھ سے کون عہد باندھتا ہے تو رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبانؓ نے عرض کیا حضورؐ میں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں، حضورؐ نے فرمایا عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، اس پر ثوبان نے عرض کیا حضور اس عہد کا اجر کیا ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا جنت۔ اس پر ثوبان نے حضورؐ کے اس عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا اور پوری زندگی اس عہد کو نبھایا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ سے متعلق رسول کریم ﷺ کے ایفائے عہد کی کونسی مثال بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ صلح حدیبیہ میں ایک شق یہ تھی کہ مکے سے جو مسلمان ہو کر مدینے چلا جائے گا وہ اہل مکہ کو واپس کر دیا جائے گا تو عین اس وقت جب معاہدے کی شرطیں زیر تحریر تھیں اور آخری دستخط نہ ہوئے تھے حضرت ابوجندل پابہ زنجیر مکہ کی قید سے فرار ہو کر آ گئے اور رسول اللہؐ سے فریادی ہوئے اور تمام مسلمان اس دردانگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے اطمینان سے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ابوجندل! صبر کرو ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ان کے ساتھ مل گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

انہیں دنوں میں **ایک بے نصیب نالائق مسلمان ایڈیٹر نے** لاہور سے اپنے اخبار میں آتھم کو مخاطب کر کے اور میرا نام لے کر لکھا کہ :

"آتھم صاحب خلق اللہ پر احسان کریں گے اگر نالش کر کے اس شخص کو سزا دلائیں گے"

اس نادان نے اپنے اِن پُر جوش لفظوں سے مُردہ کو ہلانا چاہا مگر چونکہ وہ مر چکا تھا اس لئے ہل نہ سکا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں خود چاہتا تھا کہ اگر آتھم نے قسم نہیں کھائی تو بارے نالش ہی کرتا مگر آتھم تو مُردہ تھا زندہ خدا کی پیشگوئی کا رعب اسکو ہلاک کر گیا تھا گو بظاہر جیتا نظر آتا تھا مگر اس میں جان نہ تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سب لوگ اس کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیتے تب بھی وہ کبھی نالش نہ کرتا اور اگر میں ایک کروڑ روپیہ بھی اسکو دیتا تو کبھی قسم نہ کھاتا۔ اسکا دل میرا قائل ہو گیا تھا اور زبان پر انکار تھا۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس معاملہ میں آتھم سے زیادہ میری سچائی کا اور کوئی گواہ نہ تھا۔ غرض پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی کی اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناچتے پھرے اور بہروپ نکالے اور ایسا شوروغوغا کیا کہ ابتداء عملداری انگریزی سے آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی۔ اور اس جھوٹی خوشی میں جس کے مقابل انہیں کا کانشنس ان کے منہ پر طمانچے مارتا تھا بہت بُرا نمونہ دکھایا۔ اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح ان کے نصیب ہو گئیں اور ہزاروں اشتہار چھپوائے مگر پھر بھی اتنے اور اس قدر جوش کے ساتھ آتھم کا مردہ جنبش نہ کر سکا اور اس جھوٹی فتح کی خوشی میں اس نے کوئی دو ورقہ رسالہ بھی شائع نہ کیا۔ بلکہ ایک اخبار میں شائع کر دیا کہ یہ تمام فتنہ اور شوروغوغا جو عیسائیوں کی طرف سے ہوا یہ میری خلافِ مرضی ہوا میں ان کے ساتھ متفق نہیں۔ اور گو سچی گواہی کو چھپایا مگر مخالفانہ تیزی اور چالاکی سے بھی چپ رہا یہاں تک کہ الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے 7 مہینہ کے اندر فوت ہو گیا۔ غرض بڑا بھاری فتنہ یہ تھا جس میں دین اسلام پر ٹھٹھا کیا گیا اور **جس میں بدبخت مولویوں اور دوسرے جاہل مسلمانوں نے پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا کر اپنا مُنہ کالا کیا۔** (نشان آسمانی رُخ ج 12 صفحہ 54)

نیم عیسائیوں کے منہ پر سیاہی

اور **نیم عیسائی** یاد رکھیں کہ آتھم صاحب کبھی قسم نہیں کھائیں گے بلکہ اس عذر کو چھوڑ کر کوئی اور دجّالی حیلہ نکالیں گے کیونکہ ہماری نسبت وہ اپنے دل میں جانتے ہیں کہ ہم سچے **اور ہمارا الہام سچا ہے** لیکن کوئی عذر پیش نہیں جائے گا جب تک میدان میں آکر ہمارے روبرو آکر قسم نہ اٹھاویں یقیناً آتھم صاحب تمام پادریوں **اور نیم عیسائیوں کے منہ پر سیاہی مل رہے ہیں جو قسم نہیں کھاتے۔** (انوار الاسلام رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 112)

یہودی صفت مسلمان جو دجال کے ساتھ ہو جائیں گے

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی، یہ وہ یہودی ہیں جن کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔ ساتھ ہونا یہی ہے کہ ان کی بات کا تصدیق کرنا اور حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ **وہ یہودی دراصل مسلمان ہوں گے لیکن یہودیوں کی طرح اپنی غلطیوں پر جمیں گے اور ظاہر پرست ہوں گے اس لئے یہودی کہلائیں گے** اور حدیثوں کو بنظر تتبع دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ یہودی اس وقت دجال کے تابع ہوں گے جب ایک فتنہ ہوگا اور مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ کچھ مقابلہ آ پڑے گا۔ (انوار الاسلام رُوحانی خزائن جلد 9 صفحہ 45)

مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اور مسلمان مخالفوں کو چاہئے جو خدا تعالیٰ سے ڈریں اور تعصب اور انکار میں دوسری قوموں کے شریک نہ بن جائیں کیونکہ دوسری قومیں خدا تعالیٰ کی سنتوں اور عادتوں سے ناواقف ہیں اور اس کے ابتلاؤں اور آزمائشوں سے بے خبر مگر اسلامی تعلیم پانے والے اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ کیونکر خدا تعالیٰ پیشگوئیوں میں اپنی شرائط کی رعایت رکھتا ہے بلکہ بعض وقت خدا تعالیٰ ایسی شرائط کا بھی پابند ہوتا ہے جو پیشگوئیوں میں بتصریح بیان نہیں کی گئی تا کہ اپنے بندوں کی آزمائش کرے۔ (انوار الاسلام رُخ جلد 9 صفحہ 12)

آئندہ انشاء اللہ ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

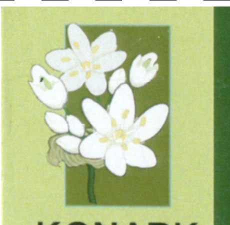
KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

ملکی رپورٹیں

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

احمد آباد: مورخہ 14/فروری 2021 بروز اتوار صبح 11:30 جلسہ یوم مصلح موعود احمد آباد مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جلسہ سے قبل مجلس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ نیز لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کی مختلف کھیلیں کروائی گئیں۔ جلسہ کی صدارت مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر ضلع احمد آباد نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم صورت جمال صاحب معلم سلسلہ نے کی بعدہ نظم مکرم افروز احمد صاحب نے بڑی خوش الحانی سے پڑھی۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عظمت خان صاحب مربی سلسلہ نشر واشاعت نے حضرت مصلح موعودؓ اور خدمت قرآن کریم کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم سید کلیم ارشد احمد صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عنوان پر کی۔ تیسری تقریر مکرم صہیب احمد آصف صاحب نمائندہ بیت المال آمد اور چوتھی تقریر خاکسار نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ اور اسکا پس منظر کے عنوان پر کی۔ بعدہ سوال وجواب کا ایک مختصر پروگرام رکھا گیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ کے بعد حاضرین نے اجتماعی طور پر دوپہر کا کھانا تناول کیا۔

(سید عبد الہادی کاشف، مربی سلسلہ، احمد آباد، صوبہ گجرات)

سنتوش پور: مورخہ 25/فروری 2021 بروز بدھ احمدیہ مسلم جماعت سنتوش پور میں بعد نماز مغرب یوم مصلح موعود کا جلسہ منعقد ہوکر بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں کافی تعداد میں مرد وخواتین نے شمولیت اختیار کی۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔ آخر میں مجلس سوال جواب بھی منعقد کی گئی۔ خاکسار اور مکرم عجیب الرحمن صاحب مبلغ انچارج ضلع 24 پرگنہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ جلسہ میں تقریر کرنے والوں کے نام یہ ہیں: مکرم عجیب الرحمن صاحب مبلغ انچارج وامیر ضلع 24 پرگنہ زون B، مکرم شہادت احمد حسین راج صاحب انسپکٹر بیت المال آمد، مکرم عرفان احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید، مکرم محمد ادریس صاحب صدر جماعت سنتوش پور، مکرم قاضی ناصر احمد صاحب امیر جماعت ضلع 24 پرگنہ زون A اور خاکسار رشید احمد خان معلم سلسلہ جماعت احمدیہ سنتوش پور۔ (رشید احمد خان، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ سنتوش پور، 24 پرگنہ، صوبہ بنگال)

خانپور ملکی: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں مورخہ 20/فروری 2021 بروز ہفتہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا، نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا اور احمدیہ مسجد میں وقار عمل کیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء بچوں نے متن پیشگوئی مصلح موعود زبانی سنایا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سید عبد النصیر صاحب نے کی، نظم اردو مکرم معین الرحمن صاحب نے نہایت ہی خوش الحانی سے پیش کی۔ پہلی تقریر مکرم سید عبد العزیز صاحب نے اور دوسری تقریر مکرم مظفر احمد صاحب نے اور آخری تقریر خاکسار نے کی۔ پھر صدارتی خطاب کے بعد متن پیشگوئی سنانے والے اطفال کو انعامات سے نوازا گیا۔ اجتماعی دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ الحمد للہ۔ (یامین خان، انچارج ضلع مونگیر، صوبہ بہار)

گوہر چوراہا: مورخہ 20/فروری 2021 کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گوہر چوراہا ضلع بھنڈ صوبہ ایم.پی میں جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا جس میں اللہ کہ فضل سے احمدیوں کے علاوہ بعض غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ مکرم عثمان خان صاحب امیر جماعت ضلع بھنڈ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم کرشن احمد خان صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ نظم مکرم رمضان علی صاحب قائد مجلس گوہر چوراہا نے خوش الحانی سے سنائی۔ اسکے بعد مکرم کرشن احمد خان صاحب معلم سلسلہ جماعت سروا نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر خاکسار نے کی، دوسری تقریر مکرم عبد الحسن صاحب معلم سلسلہ مہگاؤں نے کی۔ تیسری تقریر مکرم کرشن احمد معلم سلسلہ نے کی۔ اسکے بعد مکرم مبلغ انچارج ضلع بھنڈ نے خطاب فرمایا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع بھنڈ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الیاس احمد، معلم سلسلہ، جماعت احمدیہ گوہر چوراہا، ضلع بھنڈ، صوبہ ایم.پی)

سروا: مورخہ 21/فروری 2021 کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ سروا (صوبہ مدھیہ پردیش) میں جلسہ یوم مصلح موعود منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت امیر صاحب ضلع بھنڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم الیاس احمد صاحب معلم سلسلہ گوہر چوراہا نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ نظم عزیزم سفیر خان نے پڑھی۔ اسکے بعد مکرم کرشن احمد خان صاحب معلم سلسلہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم الیاس احمد صاحب معلم سلسلہ گوہر چوراہا نے کی۔ دوسری تقریر مکرم کرشن احمد خان صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ آخر میں مکرم عثمان خان صاحب امیر جماعت ضلع بھنڈ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(کرشن احمد خان، معلم سلسلہ جماعت سروا، ضلع بھنڈ، صوبہ ایم.پی)

ننگلہ گھنو: مورخہ 20/فروری 2021 کو جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم صفدر خان صاحب سیکرٹری ضیافت نے کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم حافظ عمران احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اسکے بعد مکرم سہیل احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد نظم مکرم نسیم خان صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی اسکے بعد مکرم تعریف احمد صاحب نے خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے علمی وقلمی کارناموں کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کے موضوع پر ہوئی۔ تیسری تقریر خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں جماعت کی ترقی کے موضوع پر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے دعا کروائی۔ (گلزار خان، مبلغ انچارج ایٹہ ومین پوری، صوبہ یو.پی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

سونگڑہ: مورخہ 23/مارچ 2021 بروز منگل بعد نماز مغرب وعشاء جامع مسجد احمدیہ کوسبی (سونگڑہ) میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد زیر صدارت مکرم جناب صدر صاحب جماعت احمدیہ سونگڑہ کیا گیا۔ مکرم مولوی سید عطاء الوھاب صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت سے جلسے کا آغاز کیا گیا۔ مکرم سید جمیل احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم حافظ سید اعجاز احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی ہوئی اور دوسری تقریر مکرم مولوی سید عطاء الوھاب صاحب کی ہوئی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب مبلغ دعوت الی اللہ صوبہ اڈیشہ نے کی۔ بعدہ مکرم سید نعیم احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ چوتھی تقریر خاکسار کی ہوئی۔ صدارتی خطاب وشکریہ احباب کے بعد ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاس کے آخر پر خدام واطفال میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ دعا کے ساتھ اس جلسے کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ حاضرین جلسہ کیلئے شبینہ کھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقع پر مسجد کو روشنی اور قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ (شیخ ھارون رشید، مبلغ سلسلہ سونگڑہ، ضلع کٹک، صوبہ اڈیشہ)

عثمان آباد: جماعتی روایات کے مطابق مورخہ 23/مارچ کو جماعت احمدیہ عثمان آباد میں بعد نماز مغرب وعشاء مسجد بیت الغالب میں زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سابق امیر ضلع عثمان آباد جلسہ کا انعقاد ہوا۔ مکرم عبد النعیم صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ مکرم عبد الصمد صاحب ناظم انصار اللہ شولہ پور وعثمان آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اسکے بعد خاکسار کی تقریر بعنوان ''23 مارچ کی اہمیت وصداقت مسیح موعود علیہ السلام'' ہوئی بعدہ صدر اجلاس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر مختصر روشنی ڈالی اور دعا کروائی۔ الحمد للہ۔ اس جلسہ میں سو فیصد حاضری رہی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپکا سلطان نصیر بنائے۔ آمین۔ (اکبر خان، مبلغ انچارج ضلع عثمان آباد، صوبہ مہاراشٹرا)

تیماپور: مورخہ 23/مارچ 2021 کو جماعت احمدیہ تیماپور میں بمقام مسجد حسن بعد نماز مغرب وعشاء مکرم سید الیاس احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تیماپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت مع ترجمہ مکرم سید ریاض احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے کی، نظم مکرم سید فیاض احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ وسیکرٹری مال نے خوش الحانی سے سنائی۔ پہلی تقریر مکرم ریاض احمد صاحب نے 23/مارچ کی اہمیت پر کی اسکے بعد ایک نظم عزیزم عبد الباسط قریشی نے سنائی، دوسری تقریر مکرم ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ تیماپور نے جلسہ یوم مسیح موعودؑ کے پس منظر کے عنوان پر کی۔ بعدہ ایک نظم مکرم محمد اسحاق احمد صاحب گڈو نے خوش الحانی سے پڑھی۔ تیسری تقریر خاکسار سید محمود احمد عجب شیر سیکرٹری اصلاح وارشاد نے کی۔ بعدہ ایک نظم مکرم شفیق احمد صاحب نے سنائی جلسہ یوم مسیح موعود کے بابرکت موقع پر اطفال کے مابین علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ان مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والوں نیز دیگر اطفال کو بھی انعام خصوصی سے نوازا گیا۔ آخر پر مکرم صدر جلسہ نے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ جماعت تیماپور کی حقیر مساعی کو قبول کرے۔ آمین

(سید محمود احمد عجب شیر، سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ تیماپور، ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک)

شموگہ: جماعت احمدیہ شموگہ صوبہ کرناٹک کے زیر اہتمام مورخہ 28/مارچ 2021 بروز اتوار دوپہر ٹھیک 4 بجے سے جلسہ یوم مسیح موعود کا شاندار پروگرام عمل میں آیا، الحمد للہ۔ اس دن کی مناسبت سے صبح ٹھیک 4:50 پر نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جلسہ کی صدارت مکرم میر موسیٰ حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ نے کی اور مہمان خصوصی کے طور پر مرکزی نمائندہ مکرم رئیس الدین خان صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم طارق احمد ادریس صاحب ایڈیٹر کنڑ اخبار بدر نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا، شرائط بیعت مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد شموگہ نے سنائیں، نظم مکرم سید جلید احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ تقریر اول خاکسار نے کی۔ تقریر دوم مکرم منصور محمود نوجوان صاحب نے کی۔ اسکے بعد ایک نظم ہوئی جو مکرم میر معراج الحق صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ تقریر سوم مکرم عبید اللہ قریشی صاحب نائب زعیم مجلس انصار اللہ شموگہ نے کی۔ اسکے بعد ایک ترانہ اطفال کی جانب سے پیش کیا گیا۔ خصوصی تقریر مکرم رئیس الدین خان صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان کی ہوئی۔ دس شرائط بیعت زبانی سنانے والے اطفال، اسی طرح قرآن کریم کا آخری پارہ مکمل حفظ کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح ایک ناصر کی جانب سے تمام ممبران مجلس انصار اللہ کو تحفہ پیش گیا کیا۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔ (عبد الغنی اشرف، زعیم مجلس انصار اللہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

دیوگاؤں: مورخہ 23/مارچ 2021 کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد دیوگاؤں میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ مکرم مقصد الاسلام صاحب صدر جماعت دیوگاؤں کی صدارت میں یہ پروگرام شروع ہوا۔ مکرم بذل الرحمن صاحب معلم سلسلہ دیوگاؤں نے تلاوت کی اور مکرم مقصد الاسلام صاحب نے نظم پڑھی۔ پھر یوم مسیح موعود کی مناسبت سے مکرم مقصد الاسلام صاحب صدر جماعت دیوگاؤں، مکرم ذاکر حسین صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد دیوگاؤں اور مکرم بذل الرحمن معلم سلسلہ دیوگاؤں اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے دعا کروائی اور اس طرح جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد احباب نے اجتماعی طور پر کھانا تناول فرمایا۔

(محمد نور جمال، مبلغ انچارج ضلع علی پور دوار، صوبہ بنگال)

آمدہ رپورٹ کے مطابق جلسوں میں احباب جماعت نے تمام سرکاری احکامات مثلاً ماسک لگا کر رکھنا اور شوشل ڈسٹنسنگ وغیرہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے جلسہ کی کارروائی سنی۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 70 Thursday 3 - June - 2021 Issue. 22

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہمارے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے ہمیں جھکنے والا ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے

خلافت سے کامل اطاعت کا عہد ہمیں آخری سانس تک نبھانے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے تبھی ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو خلافت کا مطیع بنانے کا حق ادا کر سکتے ہیں

جو لوگ خالص ہو کر خلافت کے فرمانبردار ہوں گے یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں، خلافت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے، خلیفہ وقت کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی ان کی تکلیفیں خلیفہ وقت کو ان کیلئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرنے والی ہوں گی

مسلمان دُنیاوی حیلوں اور تدبیروں سے خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں اس طرح خلافت قائم نہیں ہوسکتی جتنا چاہے یہ کوشش کر لیں

خلافت کی ضرورت، اہمیت و برکات پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ فرمودہ 28 رمئی 2021ء کا خلاصہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نور کی آیات 56 اور 57 کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا کہ تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کیلئے ان کے دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں اس میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمکنت عطا فرمانے خوف کی حالت کو امن میں آنے کا وعدہ کیا ہے وہاں یہ وعدہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ مضبوط ایمان والے ہوں نیک اعمال بجا لانے والے ہوں عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے نہ ہوں۔ اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز بہت ضروری ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت ضروری ہے۔ پس یہ آیت مؤمنوں کیلئے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن ساتھ ہی ہمارے لئے فکر کا مقام بھی ہے کیونکہ جو شرائط ہیں اگر اس پر پورا نہیں اتر رہے تو پھر اس انعام سے حقیقی طور پر فیض نہیں پا سکتے۔ اگر نماز، زکوۃ، حقوق اللہ، حقوق العباد کی ادائیگی نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرنے والے نہیں بن سکتے۔ پس صرف زبانی باتیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہوگا کہ وہ ایمان لانے والے فیض اٹھائیں گے جن کے عمل صالح ہوں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی رکھا ہے۔ عملِ صالح اسے کہتے ہیں کہ جب ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریاء، تکبر حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ اگر اس حالت کو حاصل کر لیا تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے سے فیض اٹھانے والے بن گئے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کے عہد کو بھی پورا کرنے والے ہیں نہ کہ وہ لوگ کہ جب ان کے اپنے مفاد سامنے آئیں تو عمل صالح کی خود تشریح کرنے لگ جائیں۔ جو لوگ خالص ہو کر خلافت کے فرمانبردار ہوں گے یہی لوگ حقیقی رنگ میں خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے ہیں۔ خلافت کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خلافت ان کی حفاظت کرنے والی ہے۔ خلیفہ وقت کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی ان کی تکلیفیں خلیفہ وقت کو ان کیلئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ کرنے والی ہوں گی۔ یہ اعمال صالحہ بجا لانے والے ہی ہیں جن کا خلافت سے رشتہ اور خلافت کا ان سے رشتہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے۔ یہی وہ خلافت ہے جو تمکنت اور امن کا باعث ہے۔ دوسرے مسلمان خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں لیکن دنیاوی حیلوں سے دنیاوی تدبیروں سے اور یہ حیلے اور تدبیریں انہیں کبھی فائدہ نہیں دے سکتیں اور نہ اس طرح خلافت قائم ہوسکتی ہے جتنا چاہے یہ کوشش کر لیں اب خلافت اسی طرح جاری رہنی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ پس جہاں اس بات سے ہمارے اندر شکر گزاری کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے وہاں ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنے اعمال پر ہر وقت نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ جب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو آپؓ کے بارے میں اخبار کرزن گزٹ نے لکھا کہ اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سرکٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے اور تو کچھ نہیں ہوگا ہاں یہ ہوگا کہ وہ تمہیں مسجد میں قرآن سنایا کرے گا۔ ان کی یہ بات سن کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ خدا کرے کہ یہی ہو کہ میں تمہیں قرآن ہی سنایا کروں۔ یہ کام تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے خوب کیا لیکن دشمن کا جو یہ خیال تھا کہ اب جماعت میں انتظامی کمزوریاں پیدا ہو جائیں گی اور اس کا شیرازہ بکھر جائے گا اسکے دیکھنے کی انہیں حسرت ہی رہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے منافقین اور انجمن کے بعض عمائدین کے فتنوں کو اس سختی سے دبایا کہ کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ کسی قسم کا شر پیدا کر سکے۔

پھر جب مارچ 1914ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا وصال ہوا تو اس وقت جماعت میں پھر ایک زلزلہ کی کیفیت پیدا ہوئی۔ مؤمنین کی جماعت نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر انجمن کے عمائدین جو چند لوگ تھے انجمن کا تمام خزانہ لے کر وہاں سے غائب ہو گئے لیکن دنیا نے دیکھا کہ کس طرح خلافت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تمکنت عطا فرمائی۔ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کا باون سالہ دور خلافت اس بات کا گواہ ہے کہ وہ نوجوان جس کے سپرد اللہ تعالیٰ نے خلافت کی باگ ڈور کی کس تیزی سے جماعت کو لے کر ترقی کی منزلوں پر قدم مارتے ہوئے بڑھتا چلا گیا۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان پر حملے کے منصوبے ہوں یا تبلیغ کا میدان ہو یا ہجرت کا وقت ہو ہر موقع پر اس اولوالعزم خلیفہ نے جماعت کی کشتی کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ کامیابی کی منزلوں تک پہنچایا اور محفوظ رکھا۔

آخر الٰہی تقدیر کے مطابق نومبر 1965ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو الٰہی وعدوں کے مطابق پھر جماعت کو اللہ تعالیٰ نے خوف سے امن میں لاتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور پھر جماعت ترقی کی منزلوں پر قدم مارنے لگی۔ افریقہ میں احمدیت کے تعارف کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ دنیا میں جماعت کا تعارف بڑھنے لگا۔ 1974ء میں حکومت وقت نے احمدیوں کے خلاف ایک سخت مہم چلا کر احمدیوں کے خلاف غیر مسلم ہونے کا قانون پاس کیا تو خلافت کی ڈھال کے پیچھے اس خوفناک حملے سے بھی جماعت کامیاب ہو کر نکلی اور دشمن کی جماعت کی ترقی کو روکنے کی کوشش ناکام و نامراد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش کے نئے نئے رستے کھول دیئے۔ پس وہ لوگ جو جرمنی میں اور بعض دوسری جگہوں پر 74ء کے بعد آئے ہیں اور ان کو مالی کشائش ملی ہے ان کو یہ باتیں اپنی نسلوں اور اولاد کو بھی بتانی چاہئیں کہ کس طرح دشمن نے ہاتھ میں کشکول پکڑانے کی کوشش کی تھی اور کس طرح خلافت کے سائے تلے اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے نئے رستے کھولے اور پہلے سے ہزاروں گنا زیادہ مالی کشائش عطا فرما دی۔

پھر جون 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی ہم سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے وعدے کے مطابق حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے ذریعہ جماعت کے خوف کو امن میں بدلا۔ غیر معمولی تائید و نصرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پاکستان سے ہجرت کروائی اور دشمن دیکھتا رہ گیا اور پھر ہجرت کے بعد خلافت رابعہ میں ترقیات کا ایک نیا دور شروع ہوا اور سیٹلائٹ کے ذریعہ خلیفہ وقت اور احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام احمدیوں کے گھروں کے ساتھ ساتھ غیروں کے گھروں میں اور ہر ملک میں پہنچنا شروع ہوا اور تبلیغ کے نئے رستے کھلے۔

پھر الٰہی تقدیر کے مطابق اپریل 2003ء میں خلیفۃ المسیح الرابع کا وصال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر جماعت کو سنبھالا اور ایسا سنبھالا کہ مخالف مولوی بھی کہنے لگے کہ باوجود اس کے کہ ہم تمہیں سچا نہیں سمجھتے لیکن خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ ہے، یہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ دشمن سمجھتا تھا کہ اب تو جماعت کی قیادت اتنی مضبوط ہاتھوں میں نہیں ہے لیکن ان کو کیا پتہ کہ اصل ہاتھ تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جس کی تائید میں اور جس کے ساتھ ہو اسے مضبوط کر دیتا ہے۔ آج دشمن کی حسد کی آنکھ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقیات کو دیکھ رہی ہے۔ جماعت کا تعارف دنیا میں غیر معمولی طور پر اس دور میں ہوا ہے۔ میں تو ایک بہت کمزور انسان ہوں میری کسی خوبی کی وجہ سے یہ ترقی نہیں ہو رہی۔ دنیا کی حکومتوں کے سرکردہ لوگوں اور ایوانوں میں جماعت احمدیہ کا تعارف ہو رہا ہے تو یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس وقت دنیا میں ایم.ٹی.اے کے آٹھ مختلف چینل کام کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ایم.ٹی.اے سٹوڈیو بن گئے ہیں جہاں سے ایم.ٹی.اے کے پروگرام جاری رہتے ہیں۔ پھر خلافت سے تعلق قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک نیا رستہ بھی سمجھا دیا ہے۔ کووڈ کی وجہ سے آن لائن ملاقاتیں ہو رہی ہیں جس سے براہ راست جماعتوں سے رابطہ ہو رہا ہے خلیفہ وقت سے براہ راست لوگ رہنمائی لے رہے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے ہیں۔ پس خلافت سے کامل اطاعت کا عہد ہمیں آخری سانس تک نبھانے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہئے تبھی ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو خلافت کا مطیع بنانے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ ہم خلافت کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو اس بارے میں بتانے والے ہوں تا کہ قیامت تک ہماری نسلیں اس نعمت سے فیضیاب ہوتی چلی جائیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مظلوم احمدیوں اور مظلوم مسلمانوں کیلئے دعا کی تحریک کی اور فرمایا اللہ کرے کہ تمام دنیا میں ہم جلد از جلد اسلام کا جھنڈا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھیں اور تمام دنیا میں ہم توحید کو قائم ہوتا ہوا دیکھیں۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad